معمولاتِ مصطفیٰ ﷺ

پروفیسر محمد اکرم مدنی

Marfat.com

معمولاتِ مصطفٰےؐ

صوفی محمّد اکرم مدنی
ایم-اے اِسلامیات - فاضلِ عربی

بُک کارنر مین بازارِ جہلم
فون نمبر ـــــ ۴۸۸۵

Marfat.com

297.7921
م 628 ا
143589

اشاعت ---------- جولائی 2001

اہتمام ---------- شاہد حمید

کمپوزنگ ---------- امر شاہد

پروف ریڈنگ ---------- چوہدری محمد اشرف بوڑا جنگل

مطبع ---------- فرینڈز پرنٹرز جہلم

ہدیہ ---------- روپے صرف

۱۴۳۵۸۹

مراکز فروخت

کتب خانہ شانِ اسلام اُردو بازار لاہور

عوامی کتاب گھر اُردو بازار لاہور

حیدر پبلی کیشنز ۳۸ اُردو بازار لاہور

دُعا پبلی کیشنز ۲۵ سی لوئر مال لاہور

عمر سنز قذافی مارکیٹ اُردو بازار لاہور

کتب خانہ خورشیدیہ اُردو بازار لاہور

الحمد پبلی کیشنز پرانی انارکلی لاہور

گوہر پبلی کیشنز ۶۳ راوی روڈ لاہور

Marfat.com

فہرست

باب	عنوان	صفحہ
۱۔	فضائلِ سیّد المرسلینؐ	۲۱
فصلِ اوّل :	قرآنی فضائل	۲۲
فصلِ دوم :	سابقہ کتبِ آسمانی میں مذکورہ فضائل	۳۴
فصلِ سوم :	مشکوٰۃ شریف سے ماخوذ فضائل	۳۹
۲۔	نقشۂ آخرت	۴۵
۱۔	موت	۴۶
۲۔	عذابِ قبر	۴۹
۳۔	قیامت	۵۲
۴۔	میدانِ محشر	۵۵
(ا)	میدانِ محشر میں مسلمانوں پر خصوصی عنایات	۵۶
(ب)	دیدارِ الٰہی	۵۸
(ج)	میدانِ محشر میں حوضِ کوثر	۵۹
(د)	رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعتِ کُبرٰی	۵۹
(ہ)	مُسلمانوں کی شفاعتِ صُغرٰی	۶۳
(س)	پُلصراط	۶۴
(ش)	رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی میدانِ محشر میں مصرُوفیات	۶۵
۵۔	جنّت	۶۶
فصلِ اوّل :	قرآن کے پیش فرمُودہ جنّت کے مناظر	۶۶
فصلِ دوم :	رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زبانی جنّت کی بہاریں (مشکوٰۃ شریف)	۷۰

Marfat.com

صفحہ	عنوان	باب
۷۷	جہنم	۲۔
۷۷	فصلِ اوّل : جہنم کا قرآنی نقشہ	
۷۹	فصلِ دوم : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمودہ نقشۂ جہنم	
۸۳	دُنیا کی حقیقت (نگاہِ رسالت میں)	۳۔

حصّہ دوئم

صفحہ	عنوان	باب
۹۱	حُلیۂ مُبارک ، رفتار	۴۔
۹۸	لباس مُبارک	۵۔
۱۰۵	آرائش و زیبائش	۶۔
۱۰۵	تیل لگانا اور کنگھی کرنا	
۱۰۶	بال تراشنا اور سنوارنا	
۱۰۷	خوشبو لگانا	
۱۰۷	سُرمہ لگانا	
۱۰۸	آئینے کا استعمال	
۱۰۸	ناخن ترشوانا	
۱۰۹	مہندی اور خضاب	
۱۱۰	سفید بالوں کی فضیلت	
۱۱۰	اندازِ بیان	۷۔
۱۱۱	گفتگو	
۱۱۴	خطابت	
۱۱۶	بیان کی اثر آفرینی	

Marfat.com

صفحہ	عنوان	باب
۱۱۷	مزاح اور خوش طبعی	
۱۱۹	**۸۔ آدابِ مجلس**	
۱۲۲	**۹۔ مساوات**	
۱۲۵	**۱۰۔ متعلّقاتِ بشری**	
۱۲۵	۱۔ کھانا	
۱۳۴	۲۔ مشروبات	
۱۳۶	۳۔ قضاءِ حاجت	
۱۳۷	۴۔ سونا اور جاگنا	
۱۴۲	۵۔ چھینک اور جمائی	
۱۴۴	۶۔ مباشرت	
۱۴۶	۷۔ شادی مُبارک۔ ازواجِ مطہّرات	
۱۴۸	(ا) مہر	
۱۴۸	(ب) ولیمہ	
۱۵۰	(ج) اہل و عیال سے محبّت آمیز بے تکلفی	
۱۵۳	(د) گھریلو سامان	
۱۵۳	(س) رقّتِ قلبی	
۱۵۴	۸۔ تفریحات	
۱۵۷	**۱۱۔ اخلاقِ حسنہ**	
۱۵۹	بچّوں سے شفقت	
۱۶۰	بُوڑھوں کا احترام	

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ
۱۲۔ سماجی رابطہ		۱۶۰
۱۔	سلام	۱۶۰
۲۔	مصافحہ و معانقہ	۱۶۱
۳۔	عیادت	۱۶۳
۴۔	تعزیّت	۱۶۴
۵۔	استیذان	۱۶۴
۶۔	حقوق العباد	۱۶۵
۱۳۔ عبادات		۱۶۶
۱۔	وُضُو	۱۶۷
۲۔	مِسواک	۱۷۰
۳۔	غُسل	۱۷۱
۴۔	الصّلوٰۃ	۱۷۲
(ا)	ادائیگی نماز	۱۷۳
(ب)	رکوع	۱۷۵
(ج)	سجدہ	۱۷۵
(د)	قعدہ	۱۷۶
(ہ)	سلام	۱۷۶
(س)	دُعا	۱۷۷
(ش)	جماعت اور ذِکر	۱۷۹
(ص)	سُنّتوں کی فضیلت	۱۸۰
(ض)	وِتر اور نمازِ تہجّد	۱۸۰
(ط)	رات میں رحمتِ خُداوندی	۱۸۱

Marfat.com

صفحہ	عنوان	باب
۱۸۱	(ظ) شبِ برأت کو خصوصی انعامات	
۱۸۲	(ع) دیگر نفل نمازیں: صلوٰۃِ ضحیٰ، اشراق، تسبیح	
۱۸۴	(ف) جمعۃ المبارک	
۱۸۴	۱۔ یومِ جمعہ کے فضائل	
۱۸۴	۲۔ ترکِ جمعہ پر وعید	
۱۸۵	۳۔ نمازِ جمعہ کا ثواب	
۱۸۵	۴۔ ادائیگی جمعہ کا طریقہ	
۱۸۶	(ق) عیدین کی نماز اور فضائل	
۱۸۶	(ل) قربانی	
۱۸۷	(م)۔ نمازِ کسوف وخسوف	
۱۸۷	(ن) نمازِ استسقاء	
۱۸۷	۵۔ اذان	
۱۸۸	(ا) اذان دینے والے کی فضیلت	
۱۸۹	۶۔ مسجد کی قدر و منزلت	
۱۹۳	۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ تلاوت	
۱۹۴	(ا) فضائلِ تلاوتِ قرآن	
۱۹۶	۸۔ روزہ	
۱۹۶	(ا) فضائلِ روزہ	
۱۹۷	(ب) روزے میں معمولاتِ نبوی	
۱۹۸	(ج) عورتوں کے لئے ہدایت	
۱۹۹	(د) روزہ کے فوائد	
۱۹۹	(س) یومِ عاشورہ کی فضیلت	
۲۰۰	۹۔ اعتکاف	
۲۰۱	۱۰۔ زکوٰۃ	

Marfat.com

باب	عُنوان	صفحہ
۱۱۔	حج و عُمرہ	۲۰۲
	(الف) اہمیت	۲۰۳
	(ب) طریقۂ ادائیگیِ حج	۲۰۳
۱۲۔	جہاد	۲۰۸
	(الف) سفرِ جہاد	۲۰۹
	(ب) غزوات و سرایا	۲۱۲
۱۴۔	اَوراد	
	۱۔ استغفار	۲۱۳
	۲۔ افضل کلمات	۲۱۵
	۳۔ اللہ کے نام کا ذِکر اور ذاکر	۲۱۷
	۴۔ نفی اور اثبات کا ذکر	۲۱۸
	۵۔ اللہ کی رحمت کی انتہا	۲۱۹
۱۵۔	مسنون دُعائیں	۲۱۹
۱۶۔	متفرقات	۲۲۶
۱۷۔	سیرت ایک نظر میں	۲۳۲
۱۸۔	خاندانی معلومات	۲۳۶

Marfat.com

انتساب

اپنے قارئین کے نام جن کے
حوصلہ افزا خطوط میری کتابوں
کی تعداد میں اضافہ کرتے گئے۔

صوفی محمد اکرم مدنی

Marfat.com

زبردست رعایت

آپ کی پسندیدہ

اسلامی، تاریخی اور ادبی کتابوں کی خرید پر

زبردست رعایت

ایک بار تشریف لائیے
بار بار آنے کے لئے

بک کارنر مین بازار جہلم

فون نمبر ــــــ ۲۸۸۵

Marfat.com

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بعد

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا شکر و حمد جس کی توفیق حسنہ سے زیر نظر کتاب "معمولاتِ مصطفےٰ" کو مرتب کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی پیش کی گئی ہے تاکہ اہل محبت اسے خضرِ راہ بنا سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا ہی آپ کی پیروی ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کا اعزاز گراں حاصل ہوتا ہے۔

ویسے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر بے شمار کام ہوا ہے۔ چند صفحات کی کتابوں سے لے کر ضخیم جلدوں تک اصحاب ذوق کی تشنگی کو بجھانے کے لیے مواد موجود ہے لیکن میرے خیال میں جس پہلو کو زیادہ اجاگر کرنے کی ضرورت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا عملی پہلو ہے۔ جو بلاشبہ ہمارے لیے روشنی کا مینار ہے۔ میں نے سیرت طیبہ کا یہی درخشندہ پہلو انتخاب کیا ہے۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ادائیں ہیں۔ پسندیدہ اور ناپسندیدہ امور کی نشاندہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کے ساتھ ساتھ میں نے فرامین کو بھی شامل کیا ہے کیوں کہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہؒ آپ کے قول مبارک کو فعل شریف پر ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل سنت نہیں ہے بلکہ بعض آپ کی خصوصیات میں جو امت کے لیے ممنوع ہیں۔ مثلاً چار سے زیادہ بیویاں رکھنا۔ نمازِ عصر کے بعد نوافل ادا کرنا وغیرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو مکمل، تابندہ اور نورِ ہدایت بخشنے والا ہے آپ کے اخلاق دیکھیں تو خلق عظیم کی جھلک نظر آتی ہے۔ اطوار کو دیکھا جائے تو حسن ادا

Marfat.com

سے مزین ہیں۔ عادات مطہرہ پر نظر ڈالی جائے تو نفاست اور اعلیٰ ذوق کی آئینہ دار ہیں۔ شیخ سعدیؒ نے کیا خوب فرمایا۔

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ　　　کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

وہ اپنے کمال سے بلندی پر پہنچے　　　اندھیرے کو جمال سے دور فرمادیا

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　　صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

ان کی ہر عادت ہی اچھی ہے　　　ان پر اور ان کی اولاد پر درود بھیجو

سیدالمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جو جامعیت پائی جاتی ہے وہ کسی اور نبی کی زندگی میں مفقود نظر آتی ہے۔ کوئی حاکم ہو یا محکوم، امیر ہو یا غریب، جوان ہو یا بوڑھا، مجرد ہو یا شادی شدہ۔ ہر آدمی کیلئے ہی ان کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی ایسا گوشہ نہیں جو تجلیات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منور نہ ہو۔ یہی وہ روشن حقیقت ہے جس کا بیان اللہ کریم نے یوں بیان فرمایا۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

(البتہ تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی ذات و زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا اتنی پیاری اور دلنواز ہے کہ جو بھی انہیں اپناتا ہے دین و دنیا میں شادکام ہو جاتا ہے پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنا تاج محبوبیت اس کے سر پر سجا دیتے ہیں اور ساتھ بخشش کا سرٹیفکیٹ بھی عطا فرماتے ہیں قرآن پاک میں ارشاد گرامی ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ۔

اے میرے محبوب فرما دیجئے کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع

Marfat.com

کرو پھر اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی بخش دے گا۔

یہ کام کوئی مشکل نہیں۔بہت آسان ہے اور بہت ہی آسان۔پس اگر اللہ کا قرب حاصل کرنا ہے تو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا کو اپناتے چلیے۔اپنی پوری زندگی کو اسوۂ حسنہ کے سانچے میں ڈھال لیجیے۔اپنا کھانا پینا۔چلنا پھرنا۔عادات معمولات،عبادات اور اخلاقیات کو ان کی نورانی کرنوں سے منور کر لیجیے اور اپنی چوبیس گھنٹے کی زندگی کو عبادت اور لازوال بنا لیجیے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

میری اس ساری کوشش کا مقصد صرف یہی ہے کہ ہر وہ آدمی جس کا دل محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہو۔اور آپ کے نورانی طریقوں پہ چلنے کی امنگ رکھتا ہو۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کو سینے سے لگانے اور ان کی ناپسند سے بچنے کا شوق رکھتا ہو اس کے لیے ایک ایسی مختصر اور جامع کتاب مرتب کر دی جائے کہ جس کو پڑھ لینے کے بعد ایک مسلمان پر اتباع مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ جگمگا اٹھے۔اس کام کو شروع کرنے سے قبل میرا یہی خیال تھا کہ مشکوٰۃ شریف سے فوراً کتاب اخذ کر لوں گا اور میرے لیے یہ چند ہفتوں کا کام ہے۔لیکن جب عملی طور پہ اسے ہاتھ لگایا تو پھر محسوس ہوا کہ یہ کتنا وسیع کام ہے اور سیرت نگار اپنی انتھک اور لاانتہا کوششوں کے باوجود اس نتیجے پہ کیوں پہنچتے ہیں کہ۔

ع حق یہ ہے کہ حق ادا نہیں ہوا

بلاشبہ یہ جملہ حق ہے کہ سیرت نگار کبھی بھی اپنے دل کی حسرت نہیں مٹا سکتا۔حضور کی حیات طیبہ انوار کا سمندر ہے اس کی ہر لہر ہی سمندر ہے۔میں نے اس سمندر سے صرف ایک لہر "معمولات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کا انتخاب کیا تھا اور جب میں نے اسے روشن کرنا چاہا تو اس کا ہر قطرہ سمندر بن گیا۔بڑی مشکل سے دامن اختصار تھاما مگر پھر بھی کتاب توقعات سے زیادہ ضخیم ہو گئی۔

Marfat.com

معجزاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

صوفی محمد اکرم مدنی
ایم اے اسلامیات۔ فاضل عربی

کتاب پر شب و روز سے محنت جاری ہے عنقریب
آپ کے ہاتھوں میں ہوگی۔

Marfat.com

کچھ کتاب کے بارے میں:

میں نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ فضائل سید المرسلین نقشہ آخرت اور دنیا کی حقیقت پر مشتمل ہے۔ فضائل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دو مقاصد کے لیے درج کیے۔ ایک تو یہ کہ قارئین کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے پیارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا مقام ہے۔ قرآن حکیم اور سابقہ کتب شان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس طرح نغمہ سنج ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کو کس طرح دامن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ کر دیا ہے۔ دوسرا مقصد یہ تھا کہ جب لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام جان لیں گے تو آپ سے محبت کریں گے اور محبت کرنے سے اتباع مصطفےٰ آسان ہو جائے گا نقشہ آخرت اس لیے مرتب کیا کہ لوگوں کا موہوم تصورِ آخرت یقین محکم میں بدل جائے۔ موت، قبر، حشر، جنت و دوزخ کا واضح نقشہ دیکھ لینے کے بعد آدمی اپنی زیست ناپائیدار کے لیے نیکی کا راستہ منتخب کرے دنیا کی حقیقت اس لیے سپردِ قلم کی کہ قارئین کو علم ہو جائے کہ یہ دنیا جس کی رنگینیوں پر وہ دل و جان سے فریفتہ ہو چکے ہیں اور جس کی ایک لذت کی خاطر وہ ایمان جیسی دولت ضائع کر لینے میں ذرا ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے، بالکل عارضی ہے، کھیل ہے، مشغلہ ہے اور دھوکہ ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہو جائے کہ دنیا کی حرص و آرزو رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنے ذلیل ہیں۔

دوسرا حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک، لباس مبارک، آرائش و زیبائش اخلاق حسنہ۔ عبادات اور معمولات وغیرہ پر مشتمل ہے۔ یہی حصہ کتاب کا اصل مقصود ہے ہر مسلمان کے لیے رحمتوں، مسرتوں، بخششوں اور رفعتوں کا پیام ہے۔ انشاء اللہ اس حصے پر جو بھی عمل کرے گا اللہ کے نزدیک مقبول و محبوب ہو جائے گا۔

Marfat.com

اس حصے کے آخر میں ایک چھوٹا سا باب "سیرت ایک نظر میں" شامل کیا ہے جو کہ بہت معلوماتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات طیبہ کے نشیب و فراز اور احوال چند لمحات میں آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ نسبی معلومات بھی مہیا کی گئی ہیں یہ سب کچھ میرے رب کی مہربانی و توفیق حسنہ سے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

یاالٰہی تیری بارگاہ عالیہ میں عرض پرداز ہوں کہ میری اس کوشش کو قبول فرما لینا جو آدمی بھی اس کو پڑھے یا سنے اس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع محبت فروزاں فرما دینا۔ اور ہم سب پر اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسان فرما دینا۔ آمین۔

بجاہِ طٰہٰ ویٰسٓ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ؚالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

Marfat.com

حصّہ اوّل

Marfat.com

Marfat.com

باب نمبر ۱

فضائل سید المرسلین

سید الانبیاء مالکِ دوسرا شفیعِ روزِ جزا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی وہ ذات ستودہ صفات ہے جو محبوبِ ربِ کائنات کے اعزاز سے نوازی گئی۔ وہی تمام انبیاء و رُسُل میں خلعت انتخاب ہیں کہ مطلوب و محبوب بنے ساری کائنات کیلئے رسول رحمت اور طبیب قلوب بنے۔ ان کے سر پر ہی لولاک لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا تاج سجا۔ انہی کے نور کی تعظیم کے لیے ملائکہ سر افگندہ ہوئے۔ ان ہی کے ظہور کے لیے بزم کائنات سجی۔ وہی مقصودِ کائنات ہیں اور مبداء کائنات۔ ان کی شانِ رسالت کا یہ عالم ہے کہ سید المرسلین ہیں۔ ان کی رحمت کا یہ حال ہے کہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ شانِ شفاعت یہ ہے کہ شفیع المذنبین ہیں۔ اس لیے سب انبیاء و رسل ان ہی کا کلمہ پڑھتے اور تعریفیں سناتے رہے ہیں۔ اپنے متبعین سے ان کی اطاعت کا عہد لیتے رہے ہیں۔ اس طرح دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا پرچار اللہ تعالیٰ اپنی بہترین مخلوق انبیاء سے کرواتا رہا ہے۔ اب ان کی شانِ محبوبیت کا بھرپور مظاہرہ میدان محشر میں ہونے والا ہے جب اولین و آخرین مہر بلب کھڑے ہوں گے تو ان کی ہی جنبشِ لب سے سب کی مشکل کشائی ہوگی۔ سبھی آپ کی تعریف کریں گے اور یہی مقام محمود ہے۔ سابقہ انبیاء کی تعلیمات گو دنیا سے تقریباً ناپید ہو گئی ہیں وحی الٰہی کو بھی محرف کر دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود جہاں کہیں کلام الٰہی کے آثار ملتے ہیں اور انبیاء کا کلام بگاڑ سے پاک نقل ہوتا ہے تو وہاں نعت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ملتی ہے۔ اس کے چند نمونے آپ اسی باب کی فصل دوم میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

Marfat.com

اس وقت اہل دنیا کے پاس کلام الہٰی کا صرف ایک اور آخری صحیفہ ہی رہ گیا ہے جو قرآن پاک کے نام سے موسوم ہے اور جس کی حقانیت کے سامنے سب اپنے پرائے سر تسلیم خم کر چکے ہیں۔ یہ صحیفہ آسمانی بھی مدحتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین نظر آتا ہے اہل نظر تو کہتے ہیں کہ یہ اوّل سے آخر تک نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے[1]

لیکن اگر ہمیں نظر نہ بھی آئے تو اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں بھی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں فرمائی ہیں۔ جن میں سے چند قلمبند کر رہا ہوں۔ ان آیات کو پڑھ کر ایک طرف عبد محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کمال کا پتہ چلتا ہے تو دوسری طرف ان کمالات کو بخشنے والے کی شانِ کریمی اور بندہ پروری دیکھ کر آدمی بے ساختہ سبحان اللہ کہہ اٹھتا ہے لیجئے قرآنی فضائل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فصل اوّل میں ہیں۔ سابقہ کتب میں بیان فرمودہ فضائل کی ایک جھلکی فصل دوم میں ہے اور فصل سوم احادیث نبوی پر مشتمل ہے۔

فصل اوّل

۱۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہ

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

شرح: مفسرین فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں جو کمالاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صفاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم متفرق اور منتشر طور پر بیان ہوئی تھیں ان سب کو اس آیت میں یکجا کر دیا گیا ہے اس آیت میں حسن محمدیؐ اور جمالِ احمدیؐ کی ساری رعنائیاں اور دلربائیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اس آیت میں تین الفاظ غور طلب ہیں ۱؎ اَرْسَلْنٰكَ میں لفظِ رسالت (۲) لفظِ رحمت اور (۳) لفظِ عالمین۔ ان کی مختصر تشریح کرنے کے بعد پھر وہ فضائل ضبط تحریر میں لاتا ہوں جو اس میں جگمگا رہے ہیں۔

---

[1] روح البیان میں ایک درویش کا ایسا قول نقل کیا گیا ہے۔

۱۴۳۵۸۹

Marfat.com

رسالت: رسالت کے معنی ہیں پیغام رسانی۔ اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ کا پیغام مخلوق تک پہنچانا ہے۔ رسالت ایک منصب ہے جس کے تین مرتبے ہیں (۱) نبوت (۲) رسالت (۳) مرسلیت۔ یہ تینوں بہت اعلیٰ مناصب ہیں جس کسی کو ان میں سے ایک بھی مل جاتا ہے وہ باقی مخلوق سے اعلیٰ و افضل ہو جاتا ہے۔ ان مناصب میں مرسلیت کی شان سب سے اونچی ہے۔

منصب تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) وھبی (۲) عطائی (۳) کسبی۔ وھبی وہ جو محض عنایت ربانی سے مل جائے جس پر نگاہ انتخاب پڑ جائے اسے ہی نواز دیا جائے اس میں کمائی یا سفارش کا کوئی تعلق نہیں۔ اس کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ یہ عالم ارواح میں دیا جاتا ہے دنیا پر نہیں ملتا۔ عطائی منصب وہ ہے جو کسی کی سفارش سے مل جائے یا وھبی منصب والا کسی کو عطا کرے۔ کسبی منصب وہ ہے جو کمایا جائے جتنی محنت اتنا ثمر۔

نبوت، رسالت، مرسلیت سب وہبی منصب ہیں۔ ان کا کمائی سے کوئی تعلق نہیں جس کو یہ منصب ملے۔ عالم ارواح میں ملے۔ جسے مل گئے اس سے چھنے نہیں۔ یہ خوش قسمت افراد عالم ارواح میں بھی نبی، باپ کی پشت میں بھی نبی، ماں کے رحم میں بھی نبی۔ بچپن میں بھی نبی (خواہ اسکا اعلان کتنی ہی دیر سے کیوں نہ ہو) جوانی اور بڑھاپے میں بھی نبی اور عالم برزخ میں بھی نبی ہوتے ہیں۔ ان سب کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ لیکن نبی اپنا قانون نافذ نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسے تبلیغ کا حکم ہوتا ہے۔ وہ کسی سابقہ رسول کی پیروی کرتا ہے۔ انبیاء کی تعداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ رسول صاحب شریعت ہوتے ہیں اور تبلیغ کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد ۳۱۳ ہے اور یہ باقی انبیاء سے افضل ہیں۔ مرسل صاحبِ شریعت صاحب کتاب اور صاحبِ امت ہوتے ہیں ان کی تعداد صرف ۴ ہے اور یہ رسولوں سے افضل ہیں (۱) حضرت موسیٰؑ (۲) حضرت داؤدؑ (۳) حضرت عیسیٰؑ (۴) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان چاروں میں سے آخری سید المرسلین یعنی مرسلین کے بھی سردار ہیں۔ ان کی شریعت تمام سابقہ شرائع اور ادیان

Marfat.com

کی ناسخ ہے۔ اب اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں کیا جائے گا۔

یہاں ایک عجیب و لطیف لفظہ ہے دیکھو انبیار کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعداد بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار، رسولوں کی تعداد ۳۱۳ اور صحابہ بدر کی تعداد بھی ۳۱۳، مرسلوں کی تعداد ۴ تو خلفائے راشدین کی تعداد بھی ۴ - مرسلوں میں سے ایک سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ تو خلفائے راشدین میں ایک سید الخلفار حضرت ابوبکر صدیق رضہ۔ جیسے انبیار باقی مخلوق سے افضل ہیں اسی طرح حضورؐ کے ۱۲۴۰۰۰ صحابہ امت سے افضل ہیں جس طرح رسول انبیار سے افضل ہیں اسی طرح ۳۱۳ بدری صحابہ باقی صحابہ سے افضل ہیں۔ جیسے مرسلین رسولوں سے اعلیٰ ہیں خلفائے راشدین بدری صحابہ سے افضل ہیں۔ پھر مرسلوں پر جیسی فضیلت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ایسے ہی باقی خلفا پر حضرت ابوبکر صدیق رضہ فضیلت رکھتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

اس ساری بحث کی روشنی میں رسالت کی تعریف یوں کر سکتے ہیں کہ یہ مخلوق کا بلند ترین منصب ہے جو خوش قسمت افراد کو وہبی طور پر عطا ہوتا ہے۔ رسالت کے ماتحت جتنا علاقہ اور جو جو مخلوق کر دی جاتی ہے ان سب پر رسول کی اطاعت لازم ہو جاتی ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (سورۃ نسار) ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر صرف اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

رحمت: رحمت رقت، احسان و مہربانی کے مجموعے کا نام ہے لیکن رب کی رحمت میں رقت نہیں وہ اس سے پاک ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت دونوں مفہوموں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ میں رقت کا اظہار ہے۔ تو بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ میں احسان و لطف کا۔ یعنی دردمند کے درد کا احساس بھی ہے اور درد کا درمان بھی۔ بقول اقبالؒ

Marfat.com

۵ تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے ‏ عقل غیاب و جستجو، عشق حضور و اضطراب
شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود ‏ فقرِ جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا کہ "میں وہ رحمت ہوں جو اللہ نے اپنی مخلوق کو بطور تحفہ دی ہے۔" دوسرے موقع پر فرمایا "میں صرف رحمت بن کے آیا ہوں عذاب بن کر نہیں آیا۔" لہٰذا کفار پر بد دعا نہیں کروں گا۔ پھر اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا کبھی یہ نہیں کہا کہ یا رب کفار کو تباہ و برباد کر دے بلکہ ہمیشہ یہی فرمانے یا رب انہیں سمجھ دے یہ مجھے پہچانتے نہیں ہیں یا الٰہی ہمیں اپنے محبوب کی رحمتوں سے وافر حصہ عطا فرما اور اس کے لطفِ پیہم سے ہمارے دین و دنیا کے کام آسان فرما دے۔

عالمین: عالمین عالم کی جمع ہے جس کے معنی جہان کے ہیں۔ عالمین کی وسعت کا اندازہ یہاں سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ نے خود فرمایا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن" سب خوبیاں اس کو سزاوار ہیں جو عالمین کا رب ہے۔ یہاں سے اندازہ لگا لو کہ کیا شے ہو گی جو عالمین میں شامل نہ ہو گی۔

اب ساری آیت کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل مختصراً یوں بیان کیے جا سکتے ہیں۔

"اے میرے محبوبؐ! تم سب جہانوں کے رسول ہو۔ جس کا میں رب ہوں اس کے رسول تم ہو۔ عرش تا فرش سب کچھ آپ کے احاطۂ رسالت میں دے دیا ہے اس لیے میری مخلوق تیری اطاعت کرنے کے لیے بے چین رہے گی۔ تیری انگلی اٹھے گی تو مہتاب دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ تیرا اشارہ ہو جائے گا تو سورج پلٹ جائے گا تو سید المرسلین ہے اور خاتم النبیین شجر و حجر تجھے سلام کریں گے۔ فرشتے تیری خدمت کو سعادت سمجھیں گے۔ صبح و شام تیرے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھا کریں گے۔ سب دین مٹ جائیں گے پر تیرا دین تابندہ رہے گا۔ سب اذکار ختم ہو جائیں گے لیکن تیرا ذکر ہمیشہ رہے گا۔ تجھے میں اتنا اہم بنایا ہے کہ تو

Marfat.com

مخلوق کی تکلیف پر بے تاب ہو جائے گا۔ کافروں کے کراہنے کی آوازیں بھی تیری رحمت گوارا نہ کرے گی۔ تجھے امت کی یادیں ستاتی رہیں گی۔ ان کی خفیف سی چبھن بھی تجھ کو گراں گزرے گی۔ ان کے گناہوں پر تیری آنکھیں پرنم ہو کر ان کی بخشش کا ساماں کرتی رہیں گی تیری رحمتیں اتنی وسیع ہوں گی کہ اس سے سب اپنے پرائے مستفیض ہوں گے۔ جو اپنے ہیں ان کے درجات و کمالات میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ جو بیگانے ہیں انہیں مہلتِ توبہ ملتی رہے گی۔ اب پہلی قوموں کی طرح عذاب کی بجلیاں نہیں کوندھیں گی۔ بلکہ اب عنایاتِ خسروانہ کی بارشیں بلا امتیاز برستی رہیں گی:۔

(۲) اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

ترجمہ: (اے محبوب) ہم نے آپ کو گواہ۔ خوشخبری دینے والا۔ ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکتا ہوا سورج بنا کر بھیجا ہے۔

لفظی تشریح: شاھد: گواہ۔ مشاہدہ کرنے والا۔ حاضر

مبشر: خوشخبری سنانے والا۔ نذیر: ڈرانے والا۔ داعی: دعوت دینے والا۔ پکارنے والا۔ سراج: چراغ (سورج کو بھی کہتے ہیں۔ منیر: چمکتا ہوا۔ چمکا دینے والا۔ مزید تفصیلات سے دامن بچاتے ہوئے اب اس گلشن آیت میں کھلے ہوئے فضائل کے پھولوں کو دامنِ قرطاس میں سمیٹتا ہوں۔

۱۔ اے میرے محبوبؐ! ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔ تم اولین و آخرین کے حالات مشاہدہ فرماؤ گے اور قیامت کے دن ان سب پر گواہی دو گے۔ جب سابقہ امتیں اپنے انبیاء کے دعویٰ تبلیغ کو جھٹلا دیں گی اور تیری امت انبیاء کی تصدیق کرے گی تو آخر میں تیری ہی گواہی کو سند بنا دوں گا۔ تیرے دامن سے وابستہ ہو جانے والے لوگوں کو بھی امتِ وسط بنا کر لوگوں پر گواہ کر دوں گا۔ اے میرے لاڈلے محبوب! آپ میرے دیوانوں کو مژدہ وصال سنانے والے ہو

Marfat.com

گنہگاروں کو رحمت و مغفرت کی بشارت دینے والے ہو۔ متقی پرہیز گاروں کو اجر عظیم کی خوشخبری دینے والے ہو۔ تم ظالموں اور مشرکوں کو میرے عذاب سے ڈرانے والے ہو۔ صاحب حضور کو غیبت کے عذاب سے، ہدایت یافتہ کو گمراہی کے عذاب سے خوف دلانے والے ہو۔ اے میرے حبیبؐ! آپ لوگوں کو میری طرف دعوت دینے والے ہو۔ میں صاحب خانہ ہوں اور میں نے دستر خوان لگایا ہے اس پر ایسی نادر نعمتیں چنی ہیں کہ نہ دیکھی گئیں۔ نہ سننے میں آئیں اور نہ ہی دلوں پر ان کا شائبہ گزرا۔ تم میرے مقرب، رازدار، اور میرے حکم سے بلانے والے ہو جو آپ کی دعوت پر لبیک کہے گا اسے یہ نعمتیں کھلاؤں گا۔ جو تیری دعوت کو ٹھکرائے گا اسے دوزخ کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈال دوں گا۔ تمام عزتیں و شرافتیں تیرے لیے ہیں یا تیری اطاعت کرنے والے افراد کے لیے۔ میرے پیارے تم چمکتے ہوئے آفتاب ہو۔ باقی انبیاء ستاروں کی طرح تھے تو تم بدر کمال ہو۔ آپ خود روشن اور دوسروں کو روشن کر دینے والے ہو۔ جیسے سورج خود روشن ہوتا ہے اور باقی ستارے اس کے نور سے چمکتے ہیں ایسے ہی آپ منبع نور ہیں اور باقی انبیاء آپ کے فیض یافتہ۔ ستاروں کی چمک اطلاع دیتی ہے کہ سورج کہیں چمک رہا ہے۔ ایسے ہی پہلے انبیاء کی نبوتیں اور رسالتیں اس بات کی شہادت دیتی رہی ہیں کہ آفتاب نبوت و رسالت کہیں چمک رہا ہے۔ جیسے سورج کی روشنی کروڑہا سال کے بعد بھی کم نہیں ہوئی اسی طرح تمہارے انوار بھی پوری آب و تاب سے ابدالاباد تک درخشندہ رہیں گے۔"

اس آیت میں فضائل کا جو سمندر موجزن تھا اس کی چند لہروں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ حق یہ ہے کہ حق ادا نہیں ہوا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ۔

ترجمہ: اے میرے محبوب فرما دیجیے کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ پھر تم سے اللہ محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی بخش دے گا۔

Marfat.com

اس آیت کریمہ میں دو لفظ اتباع اور محبت تشریح طلب ہیں ان میں ایک عجیب ولطیف تعلق پیدا کیا گیا ہے۔ جس کی تشریح انشاء اللہ آگے آئے گی۔ پہلے ان الفاظ کی تشریح کرتا ہوں پھر پوری آیت کریمہ کا مفہوم بیان کروں گا۔ اللہ کریم ہمارا حامی وناصر ہو۔

اتباع: اتباع کے معنی ہیں پیچھے پیچھے آنا کسی کے نقش قدم کو خضرِ راہ بنا لینا۔ بعض لوگ اتباع اور اطاعت میں فرق نہیں کرتے حالانکہ یہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ اطاعت کے معنی فرمانبرداری کے ہیں۔ یہاں جس لفظ کو محبت سے منسلک کیا جا رہا ہے وہ اتباع ہے نہ کہ اطاعت۔ عام طور پر اطاعت اتباع پر مقدم ہوتی ہے۔

محبت: محبت کے معنی دل و جان سے چاہنے کے ہیں۔ انسان کے دل میں جو چیز جگہ پا لیتی ہے پھر اس کے بغیر آدمی بے چین و بے تاب ہو جاتا ہے۔ یہی بے چینی و بے تابی یہی تڑپ و تا ہنگ محبت کہلاتی ہے۔ یہ جس سے ہو جاتی ہے۔ اس کے لیے دل میں تقدس۔ عزت۔ وقار۔ مہربانی۔ ایثار، اطاعت اور اتباع کے جذبات موجزن کر دیتی ہے پھر جوں جوں شدت اختیار کرتی جاتی ہے توں توں اس کے متعلقات بھی پھلتے پھولتے چلے جاتے ہیں۔ یہ زیادہ تر تین وجہوں سے پیدا ہوتی ہے جنہیں محبت کے اصول کہتے ہیں۔

محبت کے تین اصول

۱۔ روحانی اصول: اس اصول کا تعلق روح سے ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے روح کی مختصر سی تشریح کر دی جائے۔

روح: انسانی جسم دو چیزوں سے مرکب ہے (۱) روح (۲) جسد۔ جسد یہ ظاہری جسم ہے جو سر سے پاؤں تک عطایائے الٰہی کا مظہر ہے۔ اسے ادراک کے لیے پانچ حواس دیئے گئے ہیں۔ اس جسم میں گوشت کے دو لوتھڑے دل و دماغ ایسے رکھے گئے ہیں جو اپنی ساخت، وسعت اور صفت کے لحاظ سے بے نظیر و بے مثال ہیں۔ ان کے افکار و تصورات

Marfat.com

کی پرواز لامحدود ہے لیکن یہ ظاہری سب کچھ تقدیر الٰہی سے ملتا ہے اس میں ذاتی کسب وکمال کا تعلق نہیں ہوتا۔

جسم کا دوسرا جزو روح ہے جو جسد کی ہیبت پر ہوتا ہے۔ لیکن یہ لطیف ہے یعنی محسوس نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں زبردست کمالات رکھے ہیں اسے بھی حواس خمسہ سے توانا ہے لیکن ان کے ظہور میں انسانی کوشش کا بڑا ہاتھ ہے۔ گو اس کوشش کی توفیق بھی رب کریم ہی عطا فرماتے ہیں اور بعض اوقات بغیر کوشش بھی نواز دیتے ہیں۔ یہاں بتانا یہ مقصود ہے کہ ہر آدمی کی روح کو پیدائشی طور پہ یہ کمالات نہیں دیئے جاتے بلکہ بعد میں اپنی محنت سے اجاگر کرنے پڑتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے دو چیزوں کی اشد ضرورت پڑتی ہے (۱) مرشد کامل (۲) ذکر اللہ پہلے مرشد کامل کی نسبت حاصل کی جاتی ہے پھر اپنے ساتوں لطائف پر اللہ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پانچ لطائف سینے میں چھٹا پیشانی میں اور ساتواں پورے جسم میں ہے ان کے نام اور صحیح پوزیشن ذیل کے نقشے سے سمجھ لیجیے۔

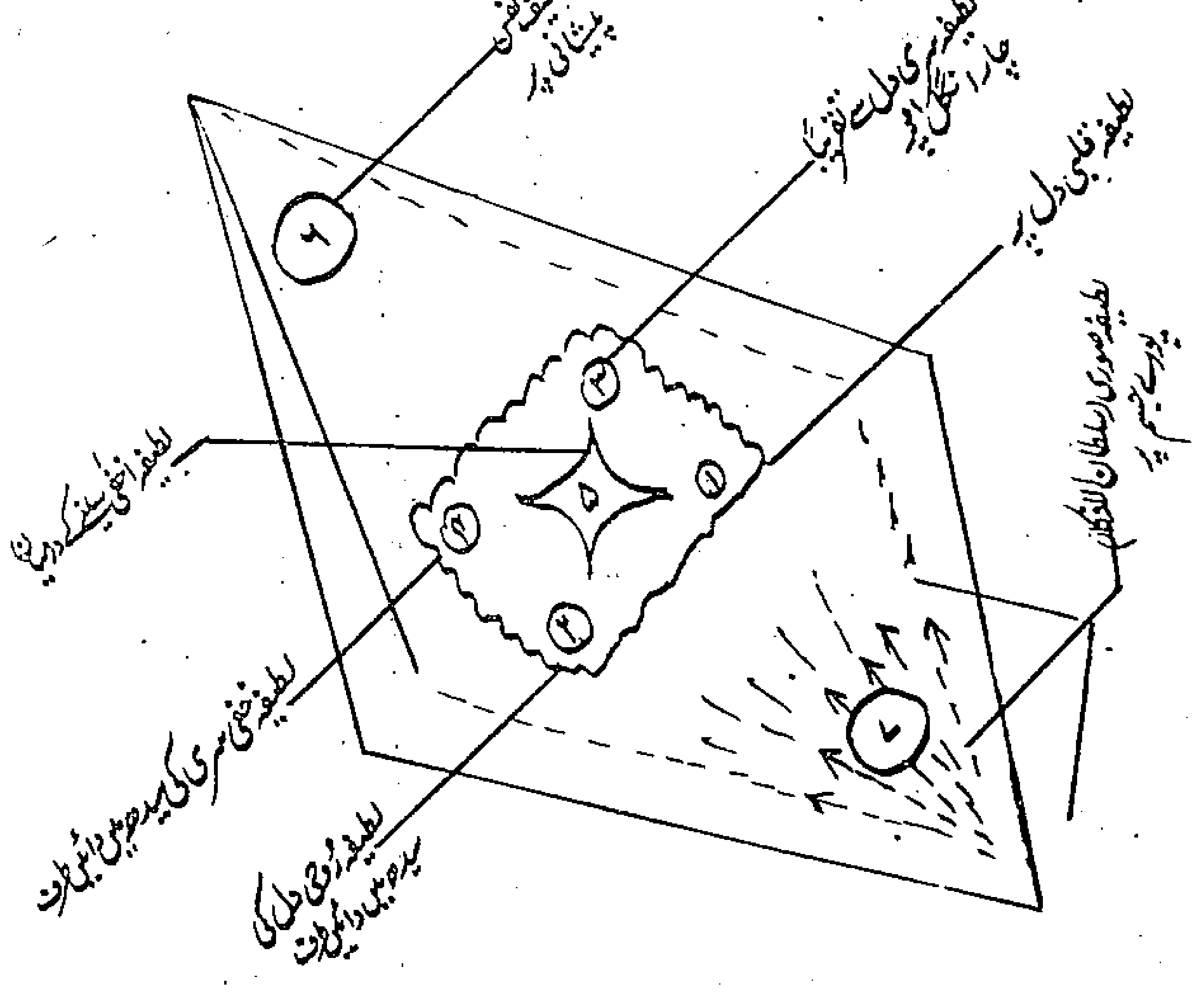

Marfat.com

بعض لوگ مرشد کامل کا نام سن کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں کہ جی آج کے دور میں مرشد کامل کہاں حالانکہ اس وہم وگمان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مثال بارش کی طرح ہے جیسے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بارش کا پہلا حصہ زیادہ مفید تھا یا بعد والا ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولین و آخرین بابرکت ہیں۔ یہ امت قیامت تک صالحین سے خالی نہ ہوگی۔ آج بھی طلبِ صادق ہو تو مرشد کامل کی تلاش کوئی مشکل نہیں۔ چلو اتنی جستجو نہیں تو کم ازکم ذکر تو کریں جو اپنے بس کی بات ہے صبح وشام نماز کے بعد ان لطائف پہ اللہ کے نام کا ذکر کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے لطیفے سے لفظ اَل اٹھائیں اور عرش تک بلند کریں پھر لہ کی ضرب اسی پہ لگائیں تھوڑی دیر اس پر کریں پھر ترتیب وار آگے چلتے جائیں۔ جب ساتواں لطیفہ کر چکیں تو پھر پہلے پہ آجائیں۔ اگر آدمی ہر روز دو مرتبہ ۵۰۱ منٹ اس ذکر کے لیے مخصوص کر دے تو مجھے اللہ کی رحمتوں سے قوی امید ہے کہ اس کا سینہ روشن ہو جائے گا۔ ساتھ درود شریف کی کثرت کریں جو لوگ زیادہ درود شریف پڑھتے ہیں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی نگاہِ کرم میں رکھتے ہیں۔ اور قیامت کے دن یہ لوگ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوں گے۔

جب آدمی تقوٰی اختیار کر لیتا ہے۔ نیکیوں سے اپنا دامن سجانے لگتا ہے۔ ذکر اللہ سے دل چمکانے لگتا ہے تو اللہ کی رحمتیں اس کی طرف دیوانہ وار بڑھتی ہیں۔ پھر ایک وقت آجاتا ہے کہ روح اتنی قوی ہو جاتی ہے کہ پلک جھپکتے میں عرش سے پار گزر جاتی ہے پھر لطف کی بات یہ ہے کہ جسم سے بھی تعلق استوار رکھتی ہے۔ اس کے ادراک اتنے تیز ہو جاتے ہیں کہ جہاں کوئی اسے یاد کرتا ہے اسے خبر ہو جاتی ہے۔ اس کی رفتار اتنی تیز ہو جاتی ہے کہ جہاں کا خیال آتا ہے وہاں فوراً پہنچ جاتی ہے۔ اس کے حواس ایسے بیدار ہوتے ہیں کہ ایسی چیز دل کو دیکھ لیتی ہے جو ظاہری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ ایسی آوازیں سن لیتی ہے جن سے

Marfat.com

ظاہری سماعت عاجز ہے ایسے ذائقے چکھ لیتی ہے جن سے زبان بالکل نا آشنا ہوتی ہے ایسی خوشبوئیں سونگھ لیتی ہے جو ظاہری قوت شامعہ سے ماورا ہوتی ہیں۔ اور وہ کچھ محسوس کر لیتی ہے جسے ظاہری قوت لامسہ محسوس نہیں کر سکتی۔ آدمی بیداری میں وہ چیزیں دیکھ لیتا ہے جو باقی لوگ خواب میں دیکھتے ہیں۔ اسی کیفیت کو ہی کشف کہتے ہیں۔

یہ باتیں ضمناً آگئیں لیکن انشاء اللہ فائدے سے خالی نہ ہوں گی۔ بحث یہ ہو رہی تھی کہ محبت کا ایک اصول روحانی بھی ہے۔ یہ محبت روح کی وابستگی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس کے دو بڑے سبب دین اور ارادت ہیں۔ یہ اصول محبت بہت پختہ ہیں۔ جس وقت یہ محبت کامل ہو جاتی ہے تو اس کی شدت اوّل سے آخر تک یکساں رہتی ہے باقی سب محبتیں اس پر قربان کی جا سکتی ہیں۔ یہی محبت دین کا مقصود ہے اور تکمیل ایمان کی علامت ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک میرے ساتھ اپنے والدین اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبت نہ کرے۔

۲۔ رحمی اصول: محبت کا دوسرا اصول رشتوں پر استوار ہے اس کی شدت ماں باپ بہن بھائیوں۔ بیوی اور بچوں میں پائی جاتی ہے۔ پھر جوں جوں رشتے ہٹتے جاتے ہیں اس کی شدت کم ہوتی جاتی ہے یہ اصول بھی بہت پختہ ہے۔

۳۔ نفسانی اصول: محبت کا تیسرا اصول نفسانی ہے یہ زیادہ تر ذاتی اغراض پر مشتمل یا حسن سے متاثر ہوتا ہے۔ یہ اصول کوئی زیادہ پختہ نہیں۔ کبھی کبھار اس میں بھی شدت آجاتی ہے لیکن زیادہ تر اس کا اثر وقتی ہوتا ہے اس اصول کی انفرادیت یہ ہے کہ یہ اختیاری ہے۔

محبت کے تقاضے

جب شجرِ محبت مذکورہ بالا کسی اصول پر پروان چڑھ جاتا ہے تو یہ ہمیشہ تین تقاضے

Marfat.com

پورے کیا کرتا ہے۔

۱۔ محبت یک طرفہ نہیں رہتی۔

۲۔ محبوب کی ہر ادا اپنانے کو جی چاہتا ہے۔

۳۔ محبوب میں عیب ونقص نظر نہیں آتے۔

اگر محبت یہ تقاضے پورے نہ کرے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ محبت کا دعوای جھوٹا ہے ابھی یہ دل کی گہرائیوں میں نہیں اتری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو یہ تقاضے ضرور پورے ہونے چاہئیں اگر ایسا نہیں ہے تو یہ ایمان میں نقص کی علامت ہے۔

محبت کرنے والے کو محب کہتے ہیں جس سے محبت کی جائے اسے محبوب کہتے ہیں محبوب کا کام ناز و شوخی۔ فرمائش و آزمائش ہے جبکہ محب کا کام ناز برداری، اطاعت اور امتحانات سے گزرنا ہے۔ محبت اور اتباع کی تعریف اور محب و محبوب میں فرق معلوم کر لینے کے بعد اب ہم آیت مذکورہ کی تشریح کرتے ہیں۔

اللہ کریم اپنے محبوب کی زبانی لوگوں میں یہ اعلان کروا رہا ہے اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو یعنی اللہ کو محبوب بنانا چاہتے ہو اور خود صفِ محبان میں شامل ہونا چاہتے ہو تو یہ کام تم سے نہ ہو سکے گا۔ کیوں کہ تم میں زاریٔ آدمؑ ہے نہ حوصلہ نوحؑ، ایثار ابراہیمؑ ہے نہ تسلیم اسماعیلؑ، صبر ایوبؑ ہے اور نہ ضبط ذکریاؑ۔ اللہ کی محبت کے تقاضے بہت شدید ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے تم پر آسانی فرما دی ہے۔ آؤ اور میرے نقشِ قدم پہ چلو تو تم اللہ کریم کے محبوب بن جاؤ گے۔ پھر تم فرمائشیں و آزمائشیں کرو گے تو رب پوری فرمائے گا۔ تم ناز کرو گے تو وہ ناز برداری کرے گا۔ اگر تم سے کوئی کوتاہی ہو جائے گی۔ یا تم پر کوئی حکم گراں گزرے گا۔ تو وہ قانون ہی بدل دے گا[1]۔ اگر تمہارا مقام ابراہیم کے پاس نفل پڑھنے کو جی چاہے گا تو

---

[1] رمضان کی راتوں میں رفث وسحری کھانے کی ممانعت اور حضور سے مسئلہ پوچھنے کے قبل صدقہ دینے والے احکامات کی طرف اشارہ جو بعد میں منسوخ کر دیئے گئے۔

Marfat.com

رب کریم اسے حکماً مُصلّی بنا دے گا۔ پھر عطاءِ ربانی اسی پر اکتفا نہیں کرے گی بلکہ تمہارے سیاہ اعمال پر قلم تکفیر بھی پھیر دے گی۔

ساری بحث کو چند الفاظ میں یوں سمیٹا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے ایسے محبوب اعظم ہیں کہ ان کی پیروی کر لے والا بھی اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر معمولاتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو مرتب کیا گیا ہے کہ ہر آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری اداؤں کو اپنا کر یہ اعزاز گرانقدر حاصل کرے اور اپنی چوبیس گھنٹے کی زندگی کو عبادت بنا لے۔

۴۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔

بے شک آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے تشریف فرما ہوئے۔ قرآن پاک میں جن اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی گئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کی عملی تفسیر تھے۔ میں انشاء اللہ آگے چل کر اس پر ایک مستقل باب سپرد قلم کروں گا۔

۵۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان فرمایا ہے کہ ان میں ان ہی میں سے رسول مبعوث فرمایا ہے جو ان پر اللہ کی آیتیں تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بندے پر ان گنت احسانات فرمائے ہیں وہ خود ہی فرماتا ہے کہ " وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (اگر تم اللہ کی نعمتیں گننے لگو تو انہیں گن نہ سکو گے) لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پوری کائنات پر احسانِ عظیم

ؔ شانِ فاروقی کی طرف اشارہ ہے۔

Marfat.com

ہے اس سے بڑھ کر نہ کوئی نعمت اہل دنیا کو ملی اور نہ ہی ملے گی۔ وہ تشریف لائے اللہ کی آیات پڑھ کر ہمیں سنائیں ہمارے باطن پاک کیے۔ کتاب و حکمت کی تعلیم دی۔ ان کی نگاہ میں ایسی تاثیر تھی کہ ذرے کو آفتاب بنا دیتی تھی۔ تاریک دل جگمگا دیتی تھی اور ایسا تزکیہ کرتی تھی جو جنت کا زادِ راہ تھا۔ ان کا فیض ان کی حیاتِ طیبہ میں ظاہری طور پر تھا اور اب باطنی طریق سے ہے لیکن ان فیوض و برکات میں کوئی کمی نہیں آئی۔

۶۔ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی سے بولتے ہی نہیں وہ جو کچھ فرماتے ہیں وحی الٰہی ہی ہوتی ہے۔

یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال۔ کہ آپ کی گفتگو کا کوئی ٹکڑا وحی الٰہی کے سوا نہیں ہے۔ وحی کی دو قسمیں ہیں (۱) وحی خفی (۲) وحی جہری۔ وحی خفی وہ ہے جو الہام کی صورت میں ہو یا عام گفتگو میں راہنمائی۔ وحی جہری قرآن پاک ہے۔ یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قرآن تو قرآن ہے لیکن ان کے باقی ارشادات بھی کوئی کم اہمیت کے حامل نہیں ہیں۔ ان کی ہر بات ہی وحی خدا ہے ؎

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

فصل دوم

سابقہ مشہور کتب تورات، انجیل اور زبور ہیں۔ تورات یہودیوں کی گرفت میں رہی اس لیے انہوں نے اپنے تعصب کے باعث اسے خوب بگاڑا۔ انجیل اور زبور بھی تحریف سے پاک نہ رہ سکیں۔ مگر اس کے باوجود ان کتابوں میں کئی ایسی آیات اب بھی موجود ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر دلالت کرتی ہیں۔ ایسے اشارات واضح طور پر موجود ہیں جو نعت

Marfat.com

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے بھری ہیں۔ آیئے ان تینوں کتابوں کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمایئے۔

توراتِ شریف

۱۔ حضرت کعب احبار رضؓ فرماتے ہیں کہ

ہم تورات میں لکھا ہوا پاتے ہیں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میرے بندہ مختار ہیں۔ نہ سخت دل ہیں اور نہ سخت زبان۔ نہ بازاروں میں آوازیں کسنے والے ہیں۔ نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے لیتے ہیں بلکہ معاف فرما دیتے اور بخش دیتے ہیں۔ وہ مکہ میں پیدا ہوں گے ان کی ہجرت گاہ طیبہ (مدینہ منورہ) ہے ان کا ملک شام میں ہوگا۔ ان کی امت حمادون پر مشتمل ہے یعنی بہت تعریفیں کرنے والے۔ وہ آرام و تکلیف میں اللہ کی تعریفیں کریں گے۔ ہر بلندی پر تکبیر کہیں گے۔ سورج کی رعایت رکھیں گے۔ وقت پر نماز ادا کریں گے کمر پر تہہ بند باندھیں گے اطراف پر وضو کریں گے۔ ان کا مؤذن آسمان کی فضاؤں میں اذان دے گا۔ ان کی صفیں نماز و جہاد میں سیدھی ہوں گی۔ رات کو ان کی گنگناہٹ شہد کی مکھیوں کی طرح ہوگی۔

اے امت مسلمہ ذرا دیکھ لے اپنا کردار اس حدیث کی روشنی میں۔ اللہ نے ہماری تعریفیں کیسی فرمائیں اور ہم کیا سے کیا ہو گئے۔

۲۔ حضرت عطا بن یسار رضؓ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے عرض کی کہ مجھے حضورؐ کی کچھ وہ تعریفیں سنائیں جو تورات میں مذکور ہیں۔ تو انہوں نے جواباً فرمایا کہ تورات میں بھی ان کی تعریفیں قرآن پاک کی ہی طرح تھیں (سنو)

اے نبیؐ! ہم نے آپ کو گواہ، خوشخبری دینے والا، عذاب الٰہی سے ڈرانے والا اور ان پڑھوں (عربوں) کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے تم میرے بندے اور رسول ہو، میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے۔ تم نہ سخت دل ہو نہ سخت زبان۔ اور نہ ہی بازاروں میں فضول گھومنے والے

Marfat.com

ہو۔ نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہو بلکہ معاف فرما دیتے ہو اور بخش دیتے ہو (اب غائب کے صیغے سے ثناءِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم شروع ہوتی ہے) میں انہیں اس وقت تک نہیں اٹھاؤں گا جب تک ٹیڑھے دین کو سیدھا نہ کر دوں اور وہ سب لا الٰہ الا اللہ نہ کہہ لیں۔ اور ان کی برکت سے اندھی آنکھیں بینا، بہرے کان سننے والے اور ڈھکے دل کھل جائیں گے۔

انجیل

موجودہ دور میں دنیا میں کئی اناجیل دستیاب ہیں۔ ان میں سے ایک انجیل برناباس حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں رطب اللسان ہے۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی پیاری تعریفیں ہیں کہ آدمی پڑھ کر جھوم اٹھتا ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ جب آدم کھڑا ہوا تو اس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی جو سورج کی طرح چمکتی تھی کہ خدا ایک ہے اور محمدؐ خدا کا رسول ہے۔ اس پر حضرت آدمؑ نے کہا اے خداوند میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی۔ مگر میں منت کرتا ہوں کہ مجھے بتا کہ ان الفاظ کا مطلب کیا ہے کہ محمدؐ اللہ کا رسول ہے۔ کیا مجھ سے پہلے بھی انسان ہوئے ہیں۔

(باب ۳۹ آیت ۴۵-۴۶)

۲۔ آدمؑ نے خدا تعالیٰ کی منت کی کہ یہ تحریر میرے ناخنوں پر درج فرما دے۔ تب اللہ نے پہلے انسان کے انگوٹھوں پر تحریر فرما دیا۔ دائیں ناخن پر لا الٰہ الا اللہ اور بائیں ناخن پر محمد رسول اللہ تب آپ نے یہ الفاظ پدرانہ شفقت سے چومے اور اپنی آنکھوں پر ملے اور کہا مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے (آیت ۳۹)

۳۔ پس میں تم کو سچ کہتا ہوں کہ خدا کا رسول ایک شان ہے جو تقریباً پوری مخلوق کو مسرت بخشے گا کیوں کہ وہ فہم و اصلاح سے، عقل و طاقت سے، خوف اور محبت سے، انصاف اور

Marfat.com

تقوای سے، شرافت اور صبر سے آراستہ ہے۔ اسے خدا نے یہ عطایٔں مخلوقات سے تین گنا زیادہ دی ہیں۔ کیا ہی مبارک ہے وہ وقت جب وہ دنیا میں آئے گا یقین جانو میں نے اسے دیکھا ہے اور اس کی تعظیم کی ہے۔۔۔۔۔ اللہ مجھے اس لائق بنا دے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھول سکوں۔ یہ پاکر میں بڑا نبی اور خدا کا قدوس ہو جاؤں گا۔ یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا۔ (باب ۴۴ صفحہ ۵۳)

۴۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس کے بچپن میں چاند اس کو لوریاں دے کر سلائے گا اور جب وہ بڑا ہوگا تو چاند کو اپنے ہاتھ میں پکڑے گا۔ دنیا اس کو ٹھکرا دینے پر خبردار رہے۔ (باب ۷۲ ص۸۵)

زبور

زبور کے باب ۴۵ میں آیات ۲-۱۷ یوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر رہی ہیں۔ "تو بنی آدمؑ میں سب سے زیادہ حسین ہے۔ تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے خدا نے تجھے مبارک کیا ہے۔ اے زبردست تو اپنی تلوار جو تیری حشمت وشوکت ہے اپنی کمر سے حمائل کر اور سچائی حلم و صداقت کی خاطر اقبال مندی پر سوار ہو۔ تیرا داہنا ہاتھ تجھے مہیب کرے گا۔ تیرے تیر تیز ہیں وہ بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگے ہیں امتیں تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں۔۔۔۔ تیرے ہر لباس سے مراد۔ عود اور تج کی خوشبو آتی ہے۔ ہاتھی دانت کے محلوں میں سے تار دار سازوں نے تجھے خوش کیا ہے۔ تیری معزز خواتین شہزادیاں ہیں بلکہ تیرے داہنے ہاتھ میں اوفیر کے سونے سے آراستہ کھڑی ہے۔ تیرے بیٹے باپ دادا کے جانشین ہوں گے۔ جن کو تو تمام روئے زمین پر سردار مقرر کرے گا۔ میں تیرے نام کی یاد کو نسل در نسل قائم رکھوں گا۔ اس لیے امتیں ابدالآباد تک تیری شکرگزاری کریں گی۔

(یاد رہے ان اقتباسات کی تصدیق قرآن و حدیث سے ہوتی ہے)

Marfat.com

Marfat.com

فصل سوم

(ماخوذ من مشکوٰۃ شریف)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فضائل بیان فرماتے ہوئے یوں گوہر افشانی فرمائی۔

۱۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بر سر منبر فرمایا بے شک اللہ نے مخلوق پیدا فرمائی تو مجھے بہترین مخلوق (انسانوں) میں رکھ دیا پھر اس مخلوق کے دو فرقے (عرب وعجم) بنائے تو مجھے بہتر فرقے (عرب) میں رکھ دیا پھر قبائل بنائے اور مجھے بہتر قبیلہ (قریش) میں رکھ دیا۔ پھر گھر بنائے تو مجھے بہترین گھر (بیت حضرت عبداللہ) میں رکھ دیا۔ پس میں اچھی ذات والا اور اچھے گھر والا ہوں۔ (حضرت عباس رض)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمٰعیل میں کنانہ کو چنا۔ بنی کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور مجھے بنی ہاشم سے چن لیا ہے۔ (واثلہ بن اسقع رض)

۳۔ میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ سب سے پہلے میری ہی قبر کھلے گی سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (ابوہریرہ رض)

۴۔ میں قیامت کے دن دروازہ جنت پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا تو خازن کہے گا آپ کون ہیں تو میں کہوں گا محمدؐ وہ کہے گا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ سے قبل کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔ (حضرت انس رض)

یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے دروازہ جنت پر نہ جائیں گے بلکہ امت کی مدد کے لیے کبھی میزان کے پاس ہوں گے تاکہ ان کے اچھے اعمال میں اضافہ کریں۔ کبھی حوض کوثر پر ہوں گے تاکہ پیاسی امت کو پانی پلائیں۔ کبھی پُلصراط پر رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ (میرے رب میری امت کو سلامتی سے گزار) کی صدا لگا رہے ہوں گے۔ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مختلف رفتاروں سے جنت کے ان دروازوں پر پہنچ...

Marfat.com

جائے گی جو ان کے داخلے کے لیے مخصوص ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری امتی جس وقت تک پلصراط سے پار نہیں اترتا آپ جنت کی طرف توجہ نہ فرمائیں گے۔ پھر جب امت جنت کے دروازوں پر پہنچ جائے گی اور دروازوں پر اژدھام ہو جائے گا مگر دروازے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے اور "باب تقرب" کی زنجیر ہلائیں گے جو ان کے لیے کھولا جائے گا پھر سب دروازے کھل جائیں گے۔ یہ بھی بات قابل یاداشت ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن کے مختلف نام ہیں مثلاً باب الصلاۃ، باب الصدقہ۔ باب الجہاد۔ باب الریان وغیرہ آدمی پر جس عبادت کا غلبہ ہوگا وہ اسی دروازے سے گزرے گا سبحان اللہ۔ کیا سہانا منظر ہوگا۔ یا الٰہی اپنے کرم سے وہ منظر دیکھنا نصیب فرمانا۔

۵۔ مجھے چھ چیزیں عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں یعنی میرے امتیازات ہیں (۱) ایک مہینے کی مسافت پر رعب سے میری مدد کی جاتی ہے یعنی ابھی ایک مہینے کا سفر باقی ہوتا ہے تو دشمنوں پر میرا رعب پہلے ہی جم جاتا ہے (۲) پوری زمین میرے لیے مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی ہے۔ میری امت کا جو شخص جہاں نماز کا وقت پالے وہیں پڑھ سکتا ہے۔ پانی نہ ہونے کی صورت میں مٹی پر تیمم کر سکتا ہے (۳) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئی ہیں جو مجھ سے قبل کسی کو حلال نہیں ہوئیں (۴) مجھے شفاعتِ عامہ عطا ہوئی ہے (۵) نبی اپنی خاص قوموں کی طرف مبعوث ہوتے رہے ہیں اور میں سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں (۶) مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی ہے (حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ رض)

۶۔ مجھے جامع کلمات عطا فرمائے گئے ہیں اور رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ میں سو رہا تھا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں

(حضرت ابوہریرہ رض)

۷۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی اور میں نے اس کی مشرقیں اور مغربیں

Marfat.com

دیکھ لیں میرے امتی کا ملک وہاں تک پہنچے گا جہاں تک میرے لیے سمیٹ دی گئی ہے مجھے سُرخ اور سفید (قیصر و کسریٰ) خزانے عطا کیے گئے ہیں (ثوبان رض)

(یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ جتنا کسی کا ملک وسیع ہوتا ہے اس حساب سے اسے تیز رفتار سواری دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے ملک کی سیر کر سکے۔ حضرت سلیمان رض کو وسیع ملک عطا ہوا تو ہوائیں آپ کے لیے مسخر کر دی گئیں جو آپ کو صبح و شام مہینہ بھر کی راہ کی سیر کراتی تھیں۔ لیکن ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملک چونکہ بہت وسیع تھا اور زمین و آسمان سب ان کے زیر نگین تھے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری "براق" عطا فرمائی گئی جس کی تیزی بجلی کو پیچھے چھوڑ جائے۔ جس کا پہلا قدم تا حدِ نظر پڑے۔ یہ عطا تو محض اعزازی تھی اصل عطا کا ذکر یہاں ہے کہ میرے لیے زمین سمیٹ دی گئی ہے جس جگہ کو چاہوں ملاحظہ فرمالوں نہ جانے کی زحمت نہ سواری کی ضرورت۔ سبحان اللہ کیا شانِ احمدی کا ظہور ہے۔ اس حدیث کا عملی مظاہرہ معراج کی صبح کو ہو چکا ہے جب بیت المقدس حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو گیا تھا اور حضور اسے مشاہدہ فرما رہے تھے اور اس کی ہر چیز گن گن کر بیان فرما رہے تھے۔ اگر بیت المقدس بارگاہِ رسالت میں سمٹ گیا ہے تو اور کون سا خطہ ہے جو ان کی بارگاہِ اقدس میں شرف حاضری پانے میں ذرا بھی تامل کرے۔ اہل بصیرت کے لیے بہت کچھ چھپا ہے اس حدیث میں۔ یا اللہ! اپنے کرم سے شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے کی توفیق عطا فرما)

۸۔ صحابہ رض نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر نبوت کب واجب ہوئی فرمایا جب آدم روح ؑ اور جسد کے درمیان تھے (ابوہریرہ رض)

۹۔ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا اور آدم ؑ اپنے خمیر میں لوٹ رہے تھے اور میں تمہیں اپنے پہلے معاملے کی خبر دیتا ہوں میں دعاءِ خلیل، بشارت عیسیٰ اور اپنی ماں کا وہ نظارہ ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا۔ ان

Marfat.com

سے ایک نور نکلا تھا جس سے شام کے محلات نظر آنے لگے تھے (عرباض بن ساریہ رضؓ)

سہ
ہوئے پہلوئے آمنہؓ سے ہویدا
دعائے خلیلؑ اور نویدِ مسیحا
مُعلّمِ خلائق کے وہ بن کے آئے
جھکے ان کے آگے سب اپنے پرائے

۱۰۔ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں فخر یہ نہیں کہتا۔ میرے ہاتھ میں لواءالحمد (تعریف والا جھنڈا) ہو گا اور میں فخر نہیں کرتا حضرت آدمؑ اور ان کے سوا سبھی میرے جھنڈے تلے جمع ہوں گے میں پہلا شخص ہوں جس کی قبر پھٹے گی لیکن فخر یہ نہیں کہتا (بلکہ تحدیثِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں) (ابو سعید خدری رضؓ)

۱۱۔ میں پہلا شخص ہوں جو جنت کی زنجیر ہلاؤں گا۔ میرے لیے دروازہ کھلے گا۔ میں اس میں داخل ہو جاؤں گا اور میرے ساتھ فقیر مسلمان ہوں گے اور میں فخر یہ نہیں کہتا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اوّلین و آخرین سے زیادہ عزت والا ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔ (حضرت ابن عباس رضؓ)

۱۲۔ میں رسولوں کا پیشوا ہوں اور فخر نہیں کرتا۔ خاتم النبیّن ہوں مگر فخر نہیں کرتا۔ (حضرت جابر رضؓ)

۱۳۔ جب لوگ قیامت کو اٹھیں گے تو میں سب سے پہلے اٹھوں گا۔ جب وفد بنیں گے تو میں ان کا پیشوا ہوں گا جب خاموش ہو جائیں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا جب لوگ روک لیے جائیں گے تو میں ان کا شفیع ہوں گا۔ جب نا امید ہو جائیں گے تو میں ان کو خوشخبری سنانے والا ہوں گا۔ اس دن عزت اور چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی لواءُالحمد بھی میرے ہاتھ میں ہو گا۔ میں اپنے رب کے نزدیک اولادِ آدمؑ میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں۔ ایک ہزار خادم میرے ارد گرد طواف کر رہے ہوں گے جیسے وہ

Marfat.com

چھپائے ہوئے انڈے یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ (حضرت انس رضؓ)

۱۴۔ مجھے جنتی حلہ پہنایا جائے گا اور میں عرش کی داہنی جانب (مقام محمود پر) کھڑا ہوں گا اور مخلوق سے کوئی بھی اس مقام پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

۱۵۔ ایک دن صحابہ رضؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے وسیلہ مانگو تو وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے۔ فرمایا جنت کا اعلیٰ ترین مقام جو صرف ایک آدمی کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ (حضرت ابوہریرہ رضؓ)

۱۶۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے مکارم اخلاق اور محاسنِ افعال کی تکمیل کے لیے بھیجا ہے۔

(حضرت جابر رضؓ)

۱۷۔ میرے دو وزیر آسمانوں میں ہیں اور دو وزیر زمین پر۔ آسمانی وزیر جبرائیل و میکائیل ہیں اور زمینی وزیر ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ ہیں (باب مناقب ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ)

یہاں یہ نقطہ سمجھ لیں کہ وزارت وہیں ہوتی ہے جہاں حکومت ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ پاکستان کے وزیر لندن میں بیٹھیں۔ یہاں سے عیاں ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت زمین پر بھی ہے اور آسمان پر بھی۔ یہ رب کریم کی عطا فرمودہ ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

باب نمبر ۲

نقشہ آخرت

اسلام کے بنیادی عقائد میں آخرت پر ایمان لانا بھی شامل ہے لیکن افسوس کہ ہم زبان سے تو آخرت کا بہت ذکر کرتے ہیں اور قیامت کے دن پر پختہ ایمان کا دعوای بھی کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارا آخرت پر پختہ ایمان نہیں۔ اگر یہ ایمان پختہ ہو اور آدمی کے سامنے منظر آخرت آشکارا ہو اور آدمی دل و جان سے اس کے حق ہونے کی تصدیق کر رہا ہو تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ آدمی ایسے عمل کرے جو اس کی آخرت سے روگردانی کی شہادت دیتے ہوں۔ یا احوال آخرت سن کر یا پڑھ کر اس کا دل پسیج نہ جاتا ہو۔ آخرت پر پورا ایمان نہ ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ آدمی احوال آخرت کا صحیح علم نہیں رکھتا اور نہ ہی اس کے سامنے کوئی واضح نقشہ آخرت ہے بس ایک موہوم سا تصور ہے جو آباؤ اجداد سے سن رکھا ہے۔ اسی بے یقینی کا کرشمہ ہے کہ آدمی دنیاوی فوائد کو بہت عزیز رکھتا ہے دنیا کی خاطر آخرت قربان کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ اگر آخرت کا صحیح منظر پیش نظر ہو اور اس پر پختہ یقین بھی ہو تو انشاء اللہ آدمی کا کردار سنورتے کوئی دیر نہیں لگتی۔ معاشرتی برائیاں قلیل عرصے میں محو ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے لوگوں کے دلوں میں خوف الٰہی اور خوف آخرت اس قدر کوٹ کوٹ کر بھرا تھا کہ لوگ جرم کرنے کے بعد خود عدالت میں حاضر ہو جاتے تھے کہ ہمیں سزائیں دے کر پاک کر دیجئے تاکہ آخرت کی المناک سزاؤں سے ہم دوچار نہ ہوں۔ اسی فکر کو پھر زندہ کرنے کے لیے میں نے نقشہ آخرت مرتب کیا ہے کہ پڑھنے سننے والوں کے دل میں خوف آخرت گھر کر جائے۔ یہ نقشہ موت۔ عالم برزخ، میدان محشر، جنت اور

Marfat.com

دوزخ کے حالات پر مشتمل ہے۔

۱۔ موت

حضرت براء بن عازب رض فرماتے ہیں کہ ہم ایک انصاری کے جنازے کے ساتھ گئے تو قبر ابھی تیار نہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم آپ کے اردگرد یوں ساکت بیٹھے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں چھڑی تھی جس سے آپ زمین کریدنے لگے پھر اپنا سر مبارک اٹھایا پھر فرمایا کہ عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔ پھر فرمایا جب بندہ مؤمن دنیا سے روانہ ہو کر آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو اس پر آسمان سے سفید چہروں والے فرشتے اترتے ہیں گویا ان کے چہرے سورج ہیں ان کے ساتھ جنت کے سفید کفن اور جنت کی خوشبوئیں ہوتی ہیں وہ اس کے سامنے تا حد نظر بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت (حضرت عزرائیل ع) تشریف لاتے ہیں اور اس کے سرھانے کے قریب بیٹھ کر کہتے ہیں۔ اے پاک روح ! اللہ کی بخشش اور رضا کی طرف چل۔ تو وہ نکلتی ہے جیسے بھری مشک سے پانی بہتا ہے[۱] (یعنی بہت آسانی سے نکل جاتی ہے) ملک الموت اسے لے لیتے ہیں تو منتظر فرشتے ان کے ہاتھ میں پل بھر بھی نہیں چھوڑتے۔ اسے لے کر کفن اور خوشبو میں ڈال دیتے ہیں۔ اس سے ایسی نفیس قسطوری کی سی خوشبوئیں آتی ہیں جنھیں روئے زمین پر پایا جاتا ہے۔ پھر وہ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو وہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں یہ کتنی پاکیزہ روح ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے اچھے نام لیتے ہیں جو دنیا پر

---

[۱] تو اس پر زمین و آسمان کے سارے فرشتے دعا کرتے ہیں اور آسمان کے سارے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر دروازے والے یہ تمنا کرتے ہیں کہ وہ روح ان کے پاس سے جائے۔

Marfat.com

اس کے نیچے پھر وہ آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں تو اس کے لیے دروازہ آسمان کھلواتے ہیں جو کھول دیا جاتا ہے۔ اسے ہر آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان پر پہنچاتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر اللہ کریم فرماتے ہیں میرے بندے کا نامۂ اعمال علیین میں لکھو اور اسے زمین کی طرف لوٹا دو۔ میں نے انہیں اسی سے پیدا کیا اور اسی کی طرف لوٹاؤں گا اور پھر اسی سے دوبارہ نکالوں گا۔ تب روح جسم میں واپس کی جاتی ہے تو وہ فرشتے آجاتے ہیں (منکر و نکیر) وہ اسے بٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں "مَنْ رَّبُّكَ" تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے رَبِّيَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہے پھر وہ کہتے ہیں "مَا دِيْنُكَ" تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے پھر وہ کہتے ہیں مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ" یہ آدمی کون ہے جو تمہاری طرف رسول بن کے آیا۔ وہ کہتا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ یہ تجھے کس نے سکھایا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی تھی اس پر ایمان لایا تھا اور اس کی تصدیق کی تھی پھر آسمان سے آواز آتی ہے میرے بندے نے سچ کہا ہے اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھا دو۔ اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دو۔ پھر اسے جنت کی خوشبو اور راحت پہنچتی ہے۔ اس کی قبر تا حدِ نظر کھل جاتی ہے اور اس کے پاس ایک بہت حسین چہرے والا آدمی آتا ہے بہترین خوشبو والا اور بہترین لباس والا ہوتا ہے۔ وہ آدمی مرنے والے کو کہتا ہے تجھے خوشخبری ہے اس کی جو تجھے آج خوش کرے گی تیرا یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ تھا۔ وہ کہتا ہے تو کون ہے تیرا چہرہ بھلائی لاتا ہے وہ کہے گا میں تیرا عمل ہوں۔ پھر وہ مرنے والا کہتا ہے یا رب قائم کر قیامت، یا رب قائم کر قیامت تاکہ میں اپنے اہل و عیال اور مال میں پہنچوں یعنی جنت میں پھر فرمایا جب بندہ کافر کا دنیا سے کوچ اور آخرت کی تیاری کا وقت آتا ہے اس کی طرف کالے چہروں والے فرشتے اترتے ہیں جن کے ساتھ ٹاٹ ہوتے ہیں وہ اس کے سامنے تا حدِ نظر بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت تشریف لاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے سر کے قریب

Marfat.com

بیٹھ جاتے ہیں پھر فرماتے ہیں اسے خبیث روح نکل اللہ کے غضب کی طرف تو وہ جان اس کے جسم میں (ڈر کے مارے) پراگندہ ہو جاتی ہے پھر عزرائیل اسے کھینچتے ہیں جیسے گرم سیخ بھیگی اُون سے کھینچی جاتی ہے (یعنی بہت تکلیف سے) کافر کی روح رگوں کے ساتھ نکالی جاتی ہے زمین و آسمان کے سارے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور آسمان کے دروازے بند کر دیتے ہیں اور ہر دروازے والے یہی دعا کرتے ہیں کہ ان کے پاس یہ خبیث نہ آئے۔ پھر وہ اسے پکڑتے ہیں تو فرشتے فوراً ان سے لے لیتے ہیں اور اسے ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں اور پوری روئے زمین پر بدبو پھیل جاتی ہے پھر وہ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو فرشتوں کی جو جماعت بھی ملتی ہے وہ کہتی ہے کہ کتنی خبیث روح ہے۔ پھر جانے والے کہتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے اس کے بدترین نام لیتے ہیں جو اس کے دنیا میں تھے پھر اسے آسمان دنیا تک پہنچاتے ہیں اس کے لیے دروازہ کھلواتے ہیں لیکن کھولا نہیں جاتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ۔

(ان کفار) کے لیے آسمانوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ سوئی کے ناکے سے اونٹ گزرے (یعنی یہ محال اور ناممکن ہے)

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کی کتاب سجین میں لکھو پھر اس کی روح زمین کی طرف پھینک دی جاتی ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائی۔

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ فِىْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ۔

اور جو اللہ سے شرک کرے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آسمان سے گرے اور پرندے

Marfat.com

اسے اچک لیں یا ہوائیں اسے دور دراز کسی مقام پر پھینک دیں۔

پھر اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے بٹھا لیتے ہیں اور فرماتے ہیں مَنْ رَّبُّكَ وہ کہتا ہے ھَاهْ ھَاهْ لَا اَدْرِیْ پھر وہ کہتے ہیں مَا دِیْنُكَ پھر وہ کہتا ہے ھاہ ھاہ لا ادری پھر وہ کہتے ہیں یہ شخص کون ہے جو تمہاری طرف رسول بن کر آیا۔ پھر وہ کہتا ہے ھاہ ھاہ لا ادری (سنو سنو میں نہیں جانتا) پھر آسمان سے ندا آتی ہے اس کے لیے دوزخ کا بچھونا بچھا دو اور اس کے لیے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو پھر اس کو اس کی گرمی اور بدبو آتی ہے۔ قبر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ اس کے پاس بدشکل، بدبودار اور برے لباس والا ایک آدمی آتا ہے کہتا ہے اس کی خبر ہے جو تجھے آج غمگین کرے گی یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ تھا۔ وہ مرنے والا کہتا ہے تیرا چہرہ برائی لاتا ہے تو وہ کہے گا میں تیرا عمل ہوں پھر وہ کہتا ہے کہ یارب نہ قائم کر قیامت۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ مسلمانوں کی روحیں سبز پرندوں کی طرح جنت کے درختوں سے لٹکائی جاتی ہیں۔ قیامت کے دن جسموں میں لوٹیں گی۔ مُردوں کے قریب سورۃ یٰسین۔ لا الٰہ الا اللہ پڑھا جائے۔

۲۔ عذابِ قبر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھانے کے لیے تشریف لائے تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہنس رہے ہیں۔ فرمایا اگر تم لذتیں ختم کرنے والی موت کا ذکر زیادہ کیا کرو تو وہ تم کو اس سے روک دے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ تو لذتیں ختم کرنے والی موت کا ذکر زیادہ کیا کرو کیونکہ

Marfat.com

قبر پر کوئی دن نہیں آتا مگر وہ کلام کرتی ہے کہتی ہے میں مسافری کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر۔ میں مٹی کا گھر ہوں۔ میں کیڑوں کا گھر۔ جب بندہ مومن دفن کیا جاتا ہے تو اس سے قبر کہتی ہے تو خوب ہی آیا تو اپنے گھر آیا۔ جو لوگ میری پشت پر چلتے تھے تو ان سب میں سے مجھے پیارا تھا۔ آج جبکہ میں تیری والی بنائی گئی ہوں اور تو میرے پاس لوٹا ہے تو میرا سلوک اپنے ساتھ دیکھ لے گا۔ پھر قبر تا حدِ نظر فراخ ہو جاتی ہے اور قبر میں جنت کی طرف دروازہ کھل جاتا ہے اور جب بدکار یا کافر بندہ دفن کیا جاتا ہے تو اس سے قبر کہتی ہے تیرے آنے پر کوئی خوش آمدید نہیں اور نہ ہی تو گھر آیا ہے۔ جتنے لوگ میری پشت پر چلتے تھے ان سب میں سے تو ہی مجھے ناپسند تھا تو آج جبکہ میں تیری والی بنائی گئی ہوں اور تو میری طرف لوٹا ہے تو میرا معاملہ اپنے ساتھ دیکھ لے گا۔ پھر قبر سکڑ جاتی ہے حتیٰ کہ مردے کی پسلیاں ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض انگلیوں کو بعض کے اندر داخل فرما دیا۔ پھر فرمایا کہ اس پر ۷۰ تتلے سانپ مسلط کیے جاتے ہیں جن میں سے اگر کوئی زمین پر پھونک مار دے تو رہتی دنیا تک زمین کچھ نہ اگائے وہ اسے کاٹتے اور نوچتے ہیں حتیٰ کہ اسے حساب تک پہنچا دیا جائے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں پھر اسے کہتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے پھر وہ پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے پھر وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے پھر وہ کہتے ہیں کہ یہ صاحب کون ہیں جو تمہاری طرف رسول بن کے آئے تھے تو وہ کہتا ہے کہ یہ محمد رسول اللہ ہیں۔ تو فرشتے کہتے ہیں کہ تجھے یہ

Marfat.com

کیسے معلوم ہو گیا وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی ہے۔ اس پر ایمان لایا ہوں اور اس کی تصدیق کی ہے۔ یہ ہے اس آیت کی تفسیر جو رب تعالیٰ نے فرمایا يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ پھر آسمان سے پکارنے والے کی پکار آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے۔ اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ اسے جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دو۔ پس دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اسے جنت کی ہوا اور خوشبو پہنچتی ہے اور قبر تا حد نظر کھل جاتی ہے (یاد رہے قبر میں نظر اعمال کے مطابق ہو گی جس کے اعمال بہت اچھے اس کی نظر بھی دور جائے گی پس قبر بھی وسیع ہو گی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کافر کی موت کو یاد فرمایا۔ کہا جب اس کی روح اس کے جسم کی طرف لوٹتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے افسوس ہائے افسوس مجھے معلوم نہیں پھر وہ کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے تو وہ بولتا ہے افسوس مجھے معلوم نہیں پھر وہ کہتے ہیں کہ یہ صاحب کون ہیں جو تمہاری طرف رسول بن کے آئے وہ کہتا ہے کہ افسوس مجھے معلوم نہیں پھر آسمان سے آواز دینے والا کہتا ہے اس نے جھوٹ بولا اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اسے آگ کا لباس پہناؤ اس کے لیے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو (دروازہ کھول دیا جاتا ہے) پھر اس دروازے سے دوزخ کی حرارت اور بدبو پہنچتی رہتی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں پھر اس پر اندھے اور بہرے فرشتے مسلط کیے جاتے ہیں جن کے پاس لوہے کے گرز ہوتے ہیں اگر ان سے پہاڑ کو مارا جائے تو وہ بھی مٹی بن جائے۔ اس سے اسے مارتے ہیں (اس مارسے وہ اس زور سے چیختا ہے اور چلاتا ہے) کہ مشرق و مغرب کی ہر شے اسے سن لیتی ہے

Marfat.com

مگر جن وانس نہیں سن سکتے۔ وہ ایک ہی وار سے مٹی بن جاتا ہے اس میں پھر روح ڈالی جاتی ہے (اور یوں ہی پھر عذاب کیا جاتا ہے)

حضرت عثمان رضہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنے روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی عرض کیا گیا حضور آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر پر روتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ بے شک قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے آدمی نجات پا گیا تو اگلی اس سے آسان تر ہیں اور اگر یہاں نجات نہ پا سکا تو اگلی منزلیں اس سے سخت تر ہیں پھر فرمایا کہ میں نے کوئی منظر نہیں دیکھا مگر قبر اس سے زیادہ وحشت ناک ہے۔

حضرت ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر پر قبر میں ۹۹ اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں جو اسے قیامت تک نوچتے اور ڈستے رہیں گے۔ اگر ان میں سے ایک سانپ زمین پر پھونک مارے تو کبھی سبزہ نہ اگے۔

نوٹ: یاد رکھیں قبر میں عذاب آدمی کے گناہوں کے مطابق ہوتا ہے۔ بڑے کافروں کی قبروں میں ۹۹ سانپ اور ذرا کم متشدد کفار کی قبروں میں ۷۰ سانپ مسلط کیے جاتے ہیں اسی طرح حساب و کتاب میں بھی ہلکا پھلکا فرق دیکھنے میں آیا ہے یہ حدیثوں کا تضاد نہیں بلکہ مختلف مراتب کے عذابوں کا بیان ہے۔

۳۔ قیامت

جب قیامت کی دس بڑی نشانیاں (۱) دخان (۲) یاجوج و ماجوج (۳) دجال کا خروج (۴) حضرت عیسیٰ ع کا نزول (۵) دابۃ الارض کا ظہور (۶) سورج کا مغرب سے طلوع (۷) صنعاء (یمن) سے ایک بڑی آگ کا شہود (۸-۹-۱۰) مشرق، مغرب اور حجاز میں لوگوں کا خسف (زمین میں دھنسنا) پوری ہو جائیں گی۔ زمین پر کوئی

Marfat.com

اللہ کرنے والا نہ رہے گا۔ زنا کاری عام ہو جائے گی۔ لوگ لات ومنات کی دوبارہ پوجا شروع کر دیں گے۔ یمن میں پھر ایک کعبہ بنا دیا جائے گا جس کے گرد مرد اور عورتیں طواف بھی کریں گی۔ ظلم، فسق اور کفر سے زمین بھر جائے گی لوگ مکمل طور پر خدا فراموش بن جائیں گے تو حضرت اسرافیلؑ ایک صور (راجفہ) پھونکیں گے جس کی دہشت اور چیخ سے دنیا کا سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا ستارے ٹوٹ جائیں گے۔ سورج اور چاند تاریک ہو جائے گا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے زمین کی فلک بوس عمارتیں راکھ بن کر زمین کے ذرات میں مل جائیں گی۔ سمندر بھڑک اٹھیں گے اور انسانوں کے اعضاء دور دور بکھر جائیں گے۔ دنیا کی ہر زندہ شے مردہ ہو جائے گی اور ہر موجود معدوم ہو جائے گا پھر ۴۰ سال زمین پر بارش برستی رہے گی چالیس سال کے بعد حضرت اسرافیل دوسرا صور (رادفہ) پھونکیں گے تو پھر لوگ اپنی قبروں سے ایسے اگیں گے جیسے ساگ اگتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی سے دوبارہ جسم مرکب ہو جائے گا۔ زمین بالکل چٹیل ہموار میدان بنا دی جائے گی اسی پر لوگوں کا حشر ہوگا۔ آیئے قرآن کا پیش فرمودہ نقشہ قیامت ملاحظہ کریں۔

سورۃ تکویر: جب سورج لپیٹ لیا جائے (بے نور کر دیا جائے) اور ستارے جھڑ جائیں اور پہاڑ چلائے جائیں (غبار کی طرح ہوا میں اڑیں) جب حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں (ایسی قیمتی اونٹنیاں بھی بے بان ونگران پھریں) اور جب تمام وحشی جانور بھی جمع کر دیئے جائیں اور سمندروں کو آگ لگا دی جائے اور لوگ جوڑے جوڑے بن جائیں (نیک نیکوں کے ساتھ اور بد بدوں کے ساتھ) جب زندہ دبائی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے کہ وہ کس گناہ میں قتل کی گئی تھی اور جب نامۂ اعمال کھول دیئے جائیں اور آسمان کو اپنی جگہ سے کھینچ لیا جائے اور جہنم بھڑکا دیا جائے اور جنت (متقیوں کے) قریب کر دی جائے اس وقت ہر آدمی کو معلوم

Marfat.com

ہو جائے گا کہ اس کے پاس کیا حاضر ہے۔

سورۃ انفطار: جب آسمان پھٹ جائے اور ستارے جھڑ جائیں۔ جب سمندر بہا دیئے جائیں اور قبروں سے مردے زندہ کر دیئے جائیں پھر ہر جان جان لے گی کہ اس نے آگے کیا بھیجا اور پیچھے کیا چھوڑا۔

سورۃ انشقاق: جب آسمان پھٹ جائے اور اپنے رب کا حکم مانے اور اسے یہی سزاوار ہے اور جب زمین دراز کر دی جائے اور جو کچھ اس میں ہے باہر ڈال دے اور خالی ہو جائے اور اپنے رب کا حکم مانے اور اسے یہی سزاوار ہے۔ اے انسان! تو نے اپنے رب کی طرف ضرور دوڑنا ہے اور اسے ملنا ہے پس جسے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں پکڑوا دیا گیا اس سے تو عنقریب آسان حساب لیا جائے گا (یعنی اعمال پیش کیے جائیں گے گناہوں پر نظر کر کے درگزر فرما دیا جائے گا اور کوئی پوچھ گچھ نہ ہو گی۔ اور وہ اپنے جنتی گھر والوں کی طرف خوش خوش لوٹے گا اور جس کا نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے (بائیں ہاتھ میں) دیا گیا تو وہ عنقریب موت مانگے گا اور بھڑکتی آگ میں ڈالا جائے گا۔ بے شک وہ اپنے (دنیا کے) گھر میں خوش تھا اور سمجھتا تھا کہ اس نے اپنے رب کی طرف پھرنا نہیں۔

سورۃ القارعہ: دل دہلا دینے والی (قیامت) کیا ہے وہ دل دہلا دینے والی اور آپ کیا جانتے ہیں اس کھڑکھڑا دینے والی کے متعلق۔ اس دن آدمی بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہو جائیں گے اور پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح۔

سورۃ الزمر: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے۔ وہ پاک اور اعلیٰ ہے ان شرکوں سے جو یہ مشرکین کرتے ہیں اور صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان کی ہر شے بے ہوش ہو جائے گی مگر جسے اللہ ہوش میں رکھنا چاہے۔ پھر دوبارہ

Marfat.com

صور پھونکا جائے گا تو سب کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔

۴- میدانِ محشر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تین طریقوں سے جمع کیے جائیں گے۔ سوار، پیدل اور منہ کے بل۔ ان کو آگ جمع کرے گی۔ ان کے پیچھے لگ جائے گی اور سرزمین شام میں پہنچا دے گی۔ لوگ قبروں سے ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھیں گے (صرف ہمارے نبی پاک قبر سے حُلّہ زیب تن فرما کر باہر آئیں گے) لیکن وہ دن اتنا سخت ہے کہ کسی کی طرف دیکھنے کی ہوش نہ ہوگی۔ پھر محشر میں کپڑے پہنائے جائیں گے سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو جوڑا پہنایا جائے گا۔ سورج مخلوق کے قریب کیا جاوے گا یہاں تک کہ ایک میل کی مقدار رہ جائے گا۔ بعض محدثین نے میل سے مُراد سُرمے کی سلائی لی ہے یعنی سورج بہت قریب ہو جائے گا۔ لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے۔ کسی کا پسینہ ٹخنوں تک کسی کا گھٹنوں تک۔ کسی کا کمر تک اور کسی کا پسینہ اس کی لگام بن جائے گا۔ بعض کا پسینہ زمین میں ستر گز چلا جائے گا۔

حضرت ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے آدمؑ! وہ عرض کریں گے یا رب میں تیری خدمت کے لیے حاضر ہوں ساری بھلائیاں تیرے قبضہ میں ہیں فرمائے گا اپنی اولاد سے آگ کا حصہ نکالو۔ وہ عرض کریں گے کتنا۔ تو فرمایا جائے گا ۱۰۰۰ میں سے ۹۹۹ تو اس وقت بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی تم لوگوں کو نشہ میں دیکھو گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا شدید عذاب ہو رہا ہوگا۔[له]

له قرآن پاک کی آیات کا ترجمہ ہے۔

Marfat.com

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ہم میں سے ایک کون ہو گا۔ فرمایا خوش ہو جاؤ تم میں سے ایک شخص اور یاجوج ماجوج سے ایک ہزار (یاجوج ماجوج بھی حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں) پھر فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں امید کرتا ہوں کہ تم لوگ جنتیوں کا ۱/۴ حصہ ہو گے۔ تو ہم نے نعرۂ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم جنتیوں کا ۱/۳ حصہ ہو گے تو ہم نے پھر تکبیر کہی پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں میں آدھے ہو گے ہم نے پھر تکبیر کہی۔ تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے سفید بیل کی کھال میں ایک کالا بال یا کالے بیل کی کھال میں ایک سفید بال۔

ایک اور حدیث میں ارشاد مصطفوی ہے کہ جس کا قیامت کے دن حساب لیا جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ خوش قسمت ہے جس کے نامۂ اعمال دیکھ کر درگزر فرما دیا جائے جس سے پوچھ گچھ شروع ہو گئی اس کی خیر نہ ہو گی۔ یہ دن ۵۰۰۰۰ سال کا ہو گا لیکن مومن پر فرض نماز سے بھی زیادہ ہلکا ہو جائے گا (یعنی اس سے بھی کم دیر لگے گی)

زمین ہر آدمی کے متعلق گواہی دے گی کہ اس نے فلاں فلاں دن فلاں عمل اس کی پشت پر کیا۔ حشر میں ہر شخص ہی شرمندہ ہو گا۔ نیکو کار اس لیے کہ اس نے نیکی میں زیادتی کیوں نہ کی اور گنہگار اس لیے کہ وہ باز کیوں نہیں آیا۔

(د) میدانِ محشر میں مسلمانوں پر خصوصی عنایات

(ماخوذ من مشکوٰۃ)

۱۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کو قریب کرے گا اور اس پر اپنا پردہ رکھ دے گا اور اسے چھپا لے گا پھر فرمائے گا تو فلاں گناہ پہچانتا ہے کیا تو فلاں گناہ پہچانتا ہے وہ کہے گا کہ ہاں یا رب۔ حتیٰ کہ اس کے سارے گناہوں کا اقرار کرا لے گا وہ اپنے دل میں کہے گا

Marfat.com

کہ وہ ہلاک ہوا۔ رب فرمائے گا میں نے یہ تیرے عیوب دنیا میں چھپا لیے تھے اور آج انہیں بخشتا ہوں۔ پھر اسے نیکیوں کی تحریر دے دی جائے گی لیکن کفار و منافقین کو مخلوق کے سامنے پکارا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب پر جھوٹ بولے۔ آگاہ رہو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے (مسلمانوں کی پردہ پوشی اور کفار کی رسوائی کا کیا حسین نقشہ ہے) (حضرت ابن عمرؓ)

واعظ ان کا میں گنہگار وہ میرے شافع
اتنی نسبت مجھے کیا کم ہے تو سمجھا کیا ہے

۲۔ قیامت کے دن اللہ ہر مسلمان کو ایک عیسائی یا یہودی عطا فرمائے گا اور کہے گا یہ تیرا فدیہ ہے آگ سے۔ (یعنی تیرا دوزخی گھر یہ آباد کرے گا)

۳۔ قیامت کے دن حضرت نوح ؑ کو لایا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا آپ نے تبلیغ کی تھی وہ عرض کریں گے ہاں یارب۔ لیکن ان کی اُمت انکار کر دے گی۔ پھر اللہ فرمائے گا کہ اے نوح! تمہارے گواہ کون ہیں؟ عرض کریں گے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے امتی۔ پھر تمہیں بلایا جائے گا تم گواہی دو گے کہ انہوں نے تبلیغ کی تھی۔ پھر ان کی امت یہ کہہ دے گی کہ یارب! یہ ہمارے بعد آئے یہ ہم پر کیسے گواہی دے رہے ہیں پھر تم سے سوال ہو گا تو تم کہو گے یارب ہم نے قرآن پڑھا اس کی روشنی میں گواہی دے رہے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لیا جائے گا وہ اپنی امت کی تصدیق فرما دیں گے تو فیصلہ ہو جائے گا۔[1]

۴۔ مجھ سے میرے رب نے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا پھر ہر ہزار کے طفیل ستر ہزار۔ اور پھر

---

[1] اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی فیصلہ کن ہو گی یہ ان کے شاہد ہونے کا عملی مظاہرہ ہو گا۔

Marfat.com

میرے رب کی لپوں میں سے تین لپ۔ (حضرت ابوامامہ رض)

۵۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو مخلوق کے سامنے چھانٹے گا تو اس کے سامنے گناہوں کے ۹۹ دفتر پھیلا دیئے جائیں گے اور ہر دفتر تا حدِ نظر پھیلا ہو گا۔ پھر اللہ فرمائے گا کیا تو اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا تجھ پر میرے نگران کاتبین نے ظلم کیا ہے؟ عرض کرے گا نہیں پھر رب فرمائے گا کہ تیرے پاس کوئی عذر ہے عرض کرے گا نہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی بھی ہے اور تجھ پر آج ظلم نہ ہو گا تو ایک کاغذ نکالا جائے گا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ لکھا ہو گا۔ رب فرمائے گا تو اپنے میزان پر حاضر ہو۔ وہ کہے گا یا رب یہ کاغذ ان دفتروں کے مقابلے میں کیا ہے۔ رب فرمائے گا تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا پھر یہ دفتر ایک پلڑے میں اور یہ کاغذ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو دفتر ہلکے ہو جائیں گے اور یہ پرچہ بھاری ہو جائے گا۔ اللہ کے نام کے مقابل کوئی شے وزنی نہ ہو گی۔ (حضرت عبداللہ بن عمر رض)

(ب) دیدارِ الٰہی

حضرت ابوہریرہ رض بیان فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے۔ فرمایا کیا تم دوپہری میں جب سورج بادل میں نہ ہو تو اس کو دیکھنے میں کوئی تردد کرتے ہو لوگ بولے نہیں پھر فرمایا تو کیا تم چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو جبکہ وہ بادل میں نہ ہو۔ عرض کیا گیا نہیں فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم اپنے رب کے دیکھنے میں مشکل محسوس نہ کرو گے جیسا کہ تم ان دونوں کو دیکھنے میں مشکل محسوس نہیں کرتے۔

Marfat.com

(ج) میدانِ محشر میں حوضِ کوثر

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میدان محشر میں میرا حوض ایلہ اور عدن کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ وسیع ہوگا۔ وہ برف سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ ملا ہوگا اس کے سونے چاندی کے آبخورے تعداد و چمک میں آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گے میں دوسرے لوگوں کو اس سے ایسے روکوں گا جیسے کوئی شخص دوسرے لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس دن آپ ہمیں پہچان لیں گے فرمایا ہاں تمہاری وہ نشانی ہوگی جو کسی دوسری امت کی نہ ہوگی تم آثار وضو سے روشن چہرہ اور پنجکلیان آؤگے۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس پر موجود ہوں گے جو بھی وہاں جائے گا اس سے پیئے گا اور جو پیئے گا پھر پیاسا نہ ہوگا۔ میرے پاس کچھ قومیں آئیں گی جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے لیکن میرے اور ان کے درمیان ایک پردہ کر دیا جائے گا تو میں کہوں گا یا رب یہ میرے ہیں فرمایا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا باتیں پیدا کیں۔ میں کہوں گا دوری ہو اس کے لیے جو میرے بعد (دین میں) تبدیلی کرے۔

(د) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعتِ کبریٰ

قیامت کے دن تین جماعتیں شفاعت کریں گی پہلے انبیاء۔ پھر علماء، پھر شہداء۔ سب سے پہلے بارگاہِ الٰہی میں لب کشائی فرمانے والے اور باب شفاعت کھلوانے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ انبیاء بھی آپ کی شفاعت کے

Marfat.com

طالب ہیں۔ انشاء اللہ قیامت کے دن شانِ رسالت کا پرچم پوری آن بان سے لہرا رہا ہو گا۔ اللہ کریم ہمیں وہ منظر دیکھنا اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے مستفیض ہونا نصیب فرمائے۔

حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ قیامت کے دن غمگین ہو جائیں گے تو کہیں گے رب کی بارگاہ میں کوئی شفیع لاتے ہیں جو اس جگہ سے راحت دے۔ پھر لوگ خلط ملط ہو جائیں گے اور حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے۔ عرض کریں گے آپ انسانوں کے باپ ہیں اللہ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا۔ اپنی جنت میں ٹھہرایا اور مسجود ملائکہ بنایا اور آپ کو ہر شے کے نام سکھائے۔ ہمارے لیے رب کے ہاں شفاعت کیجئے کہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دے وہ کہیں گے میں اس قابل نہیں کیونکہ میں نے ممنوعہ درخت سے کھایا تھا تم حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ وہ جائینگے تو وہ کہیں گے میں اس قابل نہیں کیوں کہ میں نے اپنے بیٹے (کنعان کی نجات) کے لیے لاعلمی سے سوال کیا تھا تم ابراہیم خلیل الرحمان کے پاس جاؤ وہ ابراہیم کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے میں اس قابل نہیں کیوں کہ میں نے تین جھوٹ بولے تھے۔ تم حضرت موسیٰؑ کے پاس جاؤ۔ اللہ نے انہیں تورات دی ان سے کلام فرمایا اور انہیں قرب بخشا۔ وہ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس قابل نہیں میں نے ایک قبطی کو مار دیا تھا۔ تم حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اس کے رسول۔ اللہ کی روح اور اس کے کلمے کی طرف جاؤ۔ وہ حضرت عیسیٰ کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے میں اس قابل نہیں بلکہ تم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ جو بندۂ خدا ہیں ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں تم سب میرے پاس آؤ گے تو میں اپنے رب کے گھر حاضری کی اجازت مانگوں گا جو مجھے دے دی جائے گی۔ جب رب کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا پھر جتنا اللہ چاہے

Marfat.com

گا مجھے چھوڑ رکھے گا (یہ مدت تقریباً ہفتہ بھر ہو گی) پھر فرمایا جائے گا اے محمد! سر اٹھائیے۔ لب کشائی فرمائیے آپ کی بات سنی جائے گی۔ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں وہاں سے چلوں گا اور لوگوں کو آگ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوسری بار رب کے حضور لوٹوں گا اور اپنے رب کے گھر حاضری کی اجازت چاہوں گا۔ اجازت دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر سجدہ ریز ہو جاؤں گا جتنا سجدے میں رب چاہے گا پڑا رہوں گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد! سر اٹھائیے۔ فرمائیے آپ کی بات سنی جائے گی۔ شفاعت کیجئے شفاعت قبول کی جائے گی۔ مانگیے عطا فرمائے جاؤ گے۔ تب میں سر اٹھاؤں گا تو اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا کروں گا جو مجھے اس وقت رب سکھائے گا پھر شفاعت کروں گا تو پھر میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی۔ پھر تیسری بار لوٹوں گا اور اپنے رب کے گھر حاضری کی اجازت مانگوں گا۔ مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ تو رویت باری تعالیٰ پر سجدے میں گر جاؤں گا۔ جتنی دیر اللہ مجھے چھوڑے رکھنا چاہے گا چھوڑے گا۔ پھر فرمائے گا اے محمد ﷺ! سر اٹھائیے تمہاری سنی جائے گی۔ شفاعت کریں شفاعت قبول کی جائے گی۔ مانگو تمہیں عطا فرمایا جائے گا۔ پھر میں اپنے رب کی حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا پھر شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ پھر میں روانہ ہوں گا اور لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا حتیٰ کہ آگ میں صرف وہی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روکا یعنی جن پر ہمیشگی کا عذاب ہے (اور وہ صرف کفار ہیں) پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی عَسٰٓى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ہ

(عنقریب تیرا رب تجھے مقام محمود پر فائز فرمائے گا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی ہے مقام محمود جس کا تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا گیا ہے

Marfat.com

اس پر اگلے پچھلے رشک کریں گے۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جس کے دل میں للئی کے دانے سے بھی کم ایمان ہوگا اسے بھی آگ سے نکال لوں گا پھر میں اجازت چاہوں گا کہ جس نے لاالہ الااللہ کہا ہو اسے بھی جنت میں داخل کروں تو رب فرمائے گا میرے محبوب یہ کام تمہارا نہیں میری عزت وجلالت کبریائی اور عظمت کی قسم میں ہر اس آدمی کو دوزخ سے نکال لوں گا جس نے کہا ہے لاالہ الااللہ سبحان اللہ یہ ہے میدان محشر۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ایک قوم دوزخ سے نکالی جائے گی جسے جہنمین کہا جائے گا۔ یہ ان کا اعزازی نام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر بہت شفیق تھے۔ اپنے غلاموں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے اور ان میں سے کسی کی بھی محرومی یا کوتاہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر گراں گزرتی جب بھی کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے گناہوں کو یاد کرتے تو اشکبار ہو جاتے ایک دفعہ کا واقعہ ملاحظہ فرمائیں اور امت مسلمہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کا اندازہ لگائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کی یہ دعا پڑھی رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ۔ (اے میرے رب ان شیطانوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے پس میرا وہی ہے جو میری پیروی کرتا رہا ہے) اور حضرت عیسیٰ ؑ کی یہ دعا پڑھی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ (اے رب کریم! اگر تو انہیں عذاب کرے تو یہ تیرے بندے ہیں یعنی تجھے پوری قدرت ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا لیے اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اُمَّتِی (اے میرے اللہ میری امت) اور زار و قطار رونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل امین سے کہا اے جبرائیل جاؤ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان سے پوچھو کہ آپ کو کس چیز نے رلایا ہے حالانکہ تیرا رب بہتر جانتا ہے۔ جبرائیل ؑ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور رونے کی وجہ پوچھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتا دی (یہ پوچھ کر جبرائیل امین بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوئے) تو رب نے فرمایا اے جبرائیل جاؤ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور انہیں کہہ دو کہ ہم آپ کی امت کے معاملے میں آپ کو راضی کریں گے اور غمگین نہ ہونے دیں گے۔

(۴) — مسلمانوں کی شفاعت صغریٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

.... پھر دوزخ پر پل رکھا جائے گا اور شفاعت واقع ہو گی۔ انبیاء پلصراط پر ٹھہر کر اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ۔ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ (اے میرے اللہ سلامتی رکھنا) فرماتے رہیں گے اور کچھ مسلمان پلصراط سے پلک جھپکتے ہیں، کچھ بجلی کی طرح، کچھ ہوا کی طرح، کچھ پرندے کی طرح کچھ تیز گھوڑے کی طرح اور بعض تیز اونٹ کی طرح گزریں گے۔ بعض تو نجات پا جائیں گے سلامت رہیں گے بعض زخمی کر کے چھوڑ دیئے جائیں گے۔ بعض دوزخ کی آگ میں گرا دیئے جائیں گے۔

(سلامتی سے پار اترنے والے) مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کی طرف سے رب سے ان کی بخشش کی خاطر جھگڑنے لگیں گے تو رب فرمائے گا جاؤ جسے تم پہچانتے ہو اسے دوزخ سے نکال لو۔ ان کی صورتیں آگ پر حرام کر دی جائیں گی۔ یہ لوگ دوزخ سے بڑی خلقت کو نکالیں گے پھر کہیں گے یا رب جن کے متعلق تو نے ہمیں حکم دیا تھا

Marfat.com

ان میں سے تو کوئی باقی نہ رہا۔ رب فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں دینار کے برابر بھلائی ہے اسے بھی نکال لو۔ تو وہ پھر بڑی خلقت کو نکالیں گے۔ رب پھر فرمائے گا لوٹ جاؤ جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر بھلائی ہے اسے بھی نکال لو۔ پھر وہ بڑی خلقت نکالیں گے۔ اس کے بعد رب رحیم حکم فرمائیں گے کہ جاؤ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہو اسے بھی نکال لو۔ تو پھر وہ بڑی مخلوق کو نکالیں گے اور عرض کریں گے ہم نے دوزخ میں کسی بھلائی والے کو نہیں چھوڑا۔ تب اللہ فرمائے گا فرشتوں نے شفاعت کر لی۔ رسولوں نے شفاعت کر لی اور مومنوں نے بھی شفاعت کر لی اب سوائے ارحم الراحمین کے کوئی نہیں بچا تب اللہ آگ سے ایک مٹھی بھرے گا تو ان لوگوں کو وہاں سے نکالے گا جنہوں نے کوئی بھلائی نہیں کی، یہ لوگ کوئلے ہو چکے ہوں گے پھر انہیں جنت کے دہانوں پر بہنے والی نہر "نہر حیات" میں ڈالا جائے گا تو وہ یوں اُگیں گے جیسے دانہ سیلاب کے اوپر کے کوڑا میں اُگتا ہے پھر وہ نکلیں گے تو موتیوں کی طرح چمکدار ہوں گے۔ ان کے گردنوں میں مہریں ہوں گی اور انہیں " اللہ کے آزاد کیے ہوئے کہا جائے گا جنہیں جنت میں بغیر عمل و بھلائی کے داخل کیا گیا ہے۔ انہیں کہا جائے گا کہ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو یہ بھی تمہارا ہے اور اتنا اور بھی۔

بعض مسلمانوں کی شفاعت سے جماعتیں بخشی جائیں گی۔ کچھ کنبوں کی شفاعت کریں گے اور بعض صرف ایک آدمی کی شفاعت کر سکیں گے۔ شفاعت کا حق اعمال کے مطابق ملے گا۔

پلصراط (رشتہ)

یاد رکھیے کہ جنت و دوزخ تیار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مناسب جگہوں پر رکھا ہوا ہے۔ قیامت کے دن دوزخ کو کھینچ کر میدان محشر میں لایا جائے گا اور جنت

Marfat.com

بھی متقیوں کے لیے قریب کر دی جائے گی۔ لیکن دوزخ لوگوں اور جنت کے درمیان آجائے گا۔ دوزخ ایک تنور کی مانند ہے جس کا منہ تنگ اور پیٹ زیادہ ہے اس کے منہ پر پلصراط رکھا جائے گا اور جنت میں پہنچنے کے لیے اس کے سوا اور کوئی راستہ نہ ہوگا اس پل کو پار کرنا ۰۰۰۰ ۵ سال کا راستہ ہے یہ پل بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔ اس کی دونوں طرف خاردار جھاڑیاں ہوں گی جو اوپر نیچے حرکت کر رہی ہوں گی۔ نیک لوگوں کا راستہ چھوڑ دیں گی بعض کو زخمی کر دیں گی اور بعض کو دبوچ کر دوزخ میں ڈال دیں گی پلصراط پر سخت اندھیرا ہوگا یہاں روشنی صرف ایمان کی ہوگی جتنا ایمان مضبوط و کامل اتنی ہی روشنی زیادہ۔ امانت اور رشتہ دونوں پلصراط پر کھڑے ہو جائیں گے اور اپنے اپنے مجرموں کو دوزخ میں دھکیلیں گے اور اپنا پاس رکھنے والوں کی شفاعت کریں گے۔

یہاں سے اندازہ لگا لیجیے کہ رشتے کو ملانا اور امانت قائم رکھنا کتنا اہم ہے جو آدمی رشتوں کی پرواہ نہیں کرتا اور امانتوں میں خیانتیں کرتا رہتا ہے اسے پلصراط کے وحشت ناک منظر سے دوچار ہونے کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔

(ش) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میدان محشر میں مصروفیات

ایک دن حضرت انس رض نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے دن میری شفاعت فرمانا۔ فرمایا میں شفاعت کروں گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کہاں تلاش کروں فرمایا مجھے پلصراط پر تلاش کرنا۔ انہوں نے عرض کیا حضور اگر وہاں نہ ملے تو۔ فرمایا پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہاں بھی نہ ملے تو فرمایا پھر مجھے حوض کوثر پر تلاش کرنا۔ میں ان تین جگہوں کو نہیں چھوڑوں گا سبحان اللہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شفقت کے کیا کہنے۔

Marfat.com

اشعار:

کوئی قریب ترازو کوئی لب کوثر — کوئی صراط پہ ان کو پکارتا ہو گا
کسی طرف سے صدا آئیگی حضور آؤ — نہیں تو دم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا
کوئی کہے گا دوہائی یا رسول اللہ — تو کوئی تھام کے دامن مچل رہا ہو گا

(۵) جنت

جنت کا لفظی مطلب باغ ہے۔ لیکن جب یہ لفظ نیک لوگوں کی جزا کے طور پر استعمال ہوتا ہے تو اس سے مراد صرف باغ ہی نہیں ہوتے بلکہ حور و قصور بھی اس میں داخل ہوتے ہیں یہ بہت پُر آسائش اور مزین مقام ہے جس کی تعریفیں رب ذوالجلال نے قرآن پاک میں بار بار فرمائی ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے حالات بہت شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ ذیل میں دو فصلیں پیش کی جا رہی ہیں پہلی "قرآن کے پیش فرمودہ جنت کے مناظر" اور دوسری "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جنت کی بہاروں" پر مشتمل ہے۔

فصل اوّل
قرآن کے پیش فرمودہ جنت کے مناظر

۱۔ سورۃ طور:

بے شک پرہیزگار باغات اور نعمتوں میں ہوں گے وہ خوش ہیں اس پر جو کچھ انہیں ان کے رب نے عطا فرمایا۔ اور ان کے رب نے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیا۔ (انہیں فرمایا جائے گا) کہ کھاؤ اور پیو مزے لے لے کر اپنے اچھے اعمال کا بدلہ۔ وہ

Marfat.com

صفوں میں بچھائے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے اور ہم نے انہیں حور عین سے بیاہ دیا (حور کہتے ہیں اس لڑکی کو جس کی آنکھ کا گول حصہ بہت سیاہ ہو "عین" اس لڑکی کو کہتے ہیں جس کی آنکھیں بہت دراز ہوں) اور ہم نے انہیں ان کے پسندیدہ پھل اور گوشت سے مدد فرمائی۔ وہ چھینٹا جھپٹی کریں گے (شراب طہور کے) ایسے جاموں کے لیے جنہیں پی کر نہ بیہودگی ہوگی اور نہ ہی گناہ۔ ان پر ایسے خدام طواف کریں گے جیسے کہ وہ چھپائے ہوئے موتی ہیں۔

۲۔ سورۃ رحمٰن :

اور جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر جائے اس کے لیے دو جنتیں ہیں یہ دونوں بہت ہی شاخوں والیاں ہیں۔ ان دونوں میں دو چشمے بہتے ہیں ان دونوں میں ہر پھل کا جوڑا ہے۔ اہل جنت ایسے بچھونوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے جن کا اندرونی غلاف استبرق (اعلیٰ قسم کا ریشم) کا ہوگا یہ دونوں جنتیں قریب قریب ہو رہی ہوں گی (کہ ان کے میوے آسانی سے چنے جا سکیں) ان میں آنکھیں بند رکھنے والی لڑکیاں ہوں گی (اپنے خاوند کے سوا ہر شخص سے آنکھیں بند رکھتی ہیں) انہیں کسی انسان اور جن نے پہلے ہاتھ نہیں لگایا (انتہائی پاکدامن اور کنواری ہیں) وہ ایسی ہیں جیسے یاقوت و مرجان (سرخ و سفید موتی)

ان دونوں کے علاوہ دو اور جنتیں ہیں جو بہت گہری سبز ہونے کی وجہ سے سیاہی مائل ہیں۔ ان میں دو چشمے پھوٹتے ہیں۔ ان دونوں میں پھل، کھجور اور انار ہیں۔ ان میں بڑی خوبصورت اور نیک سیرت لڑکیاں ہیں جو سیاہ چشم ہیں اور خیموں میں پردہ نشین ہیں ان کو اس سے قبل کسی جن اور انسان نے ہاتھ نہیں لگایا وہ سبز بچھونوں اور خوب صورت منقش چاندنیوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔

۳۔ سورۃ واقعہ :

جو لوگ نیکیوں میں بڑھنے والے ہیں وہی مرتبوں میں بڑھنے والے اور وہی جنت

Marfat.com

نعیم میں اللہ کے مقرب ہوں گے جڑاؤ تختوں پر (جن پر لعل و یاقوت جڑے ہوں گے)
آمنے سامنے تکیہ لگا کر
بیٹھیں گے۔ ان پر ہمیشہ رہنے والے لڑکے آبخوروں اور شراب کے جاموں سے
طواف کیا کریں گے۔ اس سے نہ درد سر ہوگا اور نہ ہی ہوش میں فرق آئے گا اور
ایسے پھل پیش کریں گے جنہیں اہل جنت پسند کریں اور ایسے پرندوں کا گوشت
جسے وہ چاہیں۔ سیاہ چشم اور دراز چشم لڑکیاں ہوں گی جیسے کہ چھپائے ہوئے موتی
یہ ان کے اعمال کی جزا ہوگی۔ جنت میں بے ہودگی اور گناہ کی بات نہ سنیں گے مگر
صرف ایک ہی قول سلامٌ سلامٌ۔

اور جن کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ بے خار بیریوں اور کیلے کے
تہ بہ تہ خوشوں، لمبے سایوں، بہتے پانیوں اور بے شمار پھلوں میں ہوں گے جن میں
نہ کوئی ختم ہونے والا ہے اور نہ ہی ممنوع۔ اور اونچی اونچی مسندوں پر ہوں گے (وہاں کی
لڑکیوں کو) ہم نے خوب بنایا ہے اور کنوارگی سے نوازا ہے۔ ہم عمر اور پیار کرنے والیاں
بنایا ہے۔ دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال لینے والوں کے لیے۔

۴۔ الدّھر:

ان (نیک لوگوں) کی جزا، ان کے صبر کی وجہ سے، جنت و ریشم ہے۔ وہ یہاں
تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے جنت میں دھوپ دیکھیں گے نہ جاڑہ۔ اس کے سائے ان
پر جھک جائیں گے اور اس کے میوے ان کے قریب کر دیئے جائیں گے اور ان پر
گردش کریں گے چاندی کے ایسے برتن اور آبخورے گویا کہ وہ شیشہ ہوں۔ یہ شیشہ چاندی
ہی ہوگا۔ ان کو اندازے کے مطابق بھرا گیا ہوگا اور انہیں جنت میں ایسے جام پلائے
جائیں گے جن میں زنجبیل کی ملاوٹ ہوگی (یہ جنت کا چشمہ ہے جس کا ذائقہ شکنجبین
کی طرح ہوگا) اس میں ایک چشمہ بہتا ہوگا جس کا نام سلسبیل ہے۔ اور ان پر ہمیشہ

Marfat.com

رہنے والے لڑکے طواف کریں گے۔ جب آپ انہیں دیکھیں گے تو بکھرے ہوئے موتی محسوس کریں گے۔ جب آپ دیکھیں گے پھر دیکھیں گے تو نعمتیں ہی نعمتیں اور عظیم ملک ہوگا اہل جنت پر سبز ریشم اطلس و دیباج کے کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور انہیں ان کا رب پاک شراب پلائے گا۔

سورۃ نبا:

بے شک پرہیزگار کامیاب ہوں گے باغیچوں اور انگوروں میں۔ اور ہم عمر ابھری چھاتی والی لڑکیاں ہوں گی اور چھلکتے ہوئے جام۔ نہ بیہودہ بات اور نہ ہی جھوٹ۔

سورۃ غاشیہ:

کتنے ہی چہرے اس دن خوش ہوں گے اور اپنی کوشش پر راضی۔ اعلیٰ جنتوں میں ہوں گے اس میں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔ اس میں بہت چشمے ہیں اور بلند تخت سلیقے سے رکھے ہوئے آبخورے ہیں اور بچھے ہوئے قالین اور پھیلے ہوئے شامیانے۔

سورۃ کہف:

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ہم اچھے کام کرنے والوں کے اجر ضائع نہیں کریں گے ان ہی لوگوں کے لیے بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور کریب و دیبا کے سبز ریشمی کپڑے پہنیں گے اور تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے۔ کیا ہی اچھا ثواب ہے اور کیا ہی اچھی آرام کی جگہ۔

سورۃ حج:

بے شک اللہ تعالیٰ اچھے عمل کرنے والے مومنین کو جنت میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس میں انہیں سونے اور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ انہیں پاکیزہ بات کی ہدایت کی گئی اور تعریفوں والے

Marfat.com

راستے (اسلام) کی ہدایت فرمائی گئی۔

سورۃ الصّٰفّٰت:

(بے شک جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں) ان کے لیے وہ روزی ہے جو ہمارے علم میں ہے یعنی بے شمار میوے وہ نعمتوں بھری جنت میں باعزت ہوں گے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھیں گے۔ ان پر پاکیزہ شراب معین (یہ شراب بہتی ہوگی) کا دور ہوگا۔ یہ سفید رنگ کی ہوگی اور پینے والوں کے لیے انتہائی لذیذ۔ نہ اس میں خمار ہے اور نہ ہی سر چکرانا۔ اور ان کے پاس ایسی حوریں ہوں گی جو خاوند کے سوا کسی کو نہ دیکھیں گی (گرد و غبار سے صاف دلکش رنگ) گویا کہ وہ پوشیدہ رکھے ہوئے انڈے ہیں۔

فصل دوم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جنت کی بہاریں

(ماخوذ من مشکوٰۃ)

۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کانوں نے سنیں اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خطرہ گزرا۔ (ابوہریرہ رض)

۲۔ جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگی۔

(حضرت ابوہریرہ رض)

۳۔ اللہ کی راہ میں صبح و شام چلنا دنیا سے اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور اگر جنت والی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو زمین و آسمان کو چمک اور خوشبو سے بھر دے اس کے سر کی مانگ (چیر) دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

(حضرت انس رض)

Marfat.com

۴۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں سوار سو برس چلے گا اور وہ طے نہ کر سکے گا اور جنت میں تم میں سے کسی ایک کے کمان رکھنے کی جگہ اس سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع و غروب ہوا۔ (حضرت ابو ہریرہ رض)

۵۔ مومن کو جنت میں ایک ہی موتی کا بہت بڑا خیمہ دیا جائے گا جس کی چوڑائی یا لمبائی ساٹھ میل ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں اس کے گھر والے ہوں گے جو دوسروں کو دیکھ نہ سکیں گے جن پر مومن گشت کیا کرے گا۔ اس کے دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور سامان چاندی کے ہوں گے اور دو باغ ایسے ہوں گے جن کے برتن اور سامان سونے کے ہوں گے۔ وہاں جنت عدن میں لوگوں اور اللہ کے دیدار کے درمیان کوئی پردہ نہ ہو گا سوائے کبریائی کی چادر کے جو اللہ تعالیٰ کے چہرے پر ہوگی۔

(حضرت ابو موسیٰ اشعری رض)

۶۔ جنت کی سو منزلیں ہیں۔ ہر دو منزلوں کے درمیان زمین آسمان کی طرح فاصلہ ہے۔ فردوس سب سے اعلیٰ درجہ ہے جس سے جنت کی چاروں نہریں (دودھ۔ شہد۔ پانی اور شراب کی) پھوٹتی ہیں۔ اس کے اوپر عرش ہے تو تم جب بھی اللہ سے مانگو تو جنت فردوس ہی مانگو (حضرت عبادہ بن صامت رض)

۷۔ جنت میں ایک بازار ہے جہاں جنتی ہر جمعہ کو آیا کریں گے۔ تو شمال سے ہوا چلے گی۔ ان کے چہروں اور ان کے کپڑوں میں بھر جائے گی جس سے ان کا حسن وجمال اور بڑھ جائے گا۔ پھر یہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹیں گے تو حسن وجمال میں بڑھ چکے ہوں گے ان سے ان کے گھر والے کہیں گے اللہ کی قسم تم تو ہم سے جدا ہو کر حسن وجمال میں بہت بڑھ گئے۔ تو وہ کہیں گے رب کی قسم تم لوگ بھی ہمارے بعد حسن وجمال میں بڑھ گئے ہو۔ (حضرت ابو ہریرہ رض)

۸۔ پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا۔ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گا۔ ان

Marfat.com

جو متصل ہو گا وہ آسمان کے تیز چمکدار ستاروں کی طرح روشن ہو گا۔ ان سب کے دل ایک آدمی کے موافق ہوں گے۔ نہ ان میں مخالفت نہ ان میں بغض ان میں ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی جو بڑی آنکھ والی ہوں گی جن کی پنڈلیوں کی مینگ حسن کی وجہ سے ہڈی اور گوشت کے اوپر سے دیکھی جائے گی۔ صبح شام اللہ کی تسبیحیں پڑھیں گے (اس طرح کہ سانس کے ساتھ مل کر آئیں گی) نہ کبھی بیمار ہوں گے نہ پیشاب پاخانہ کریں گے نہ تھوکیں گے نہ ناک صاف کریں گے۔ ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کی انگیٹھیاں کا ایندھن لوبان کا ہو گا اور ان کا پسینہ مشک ہو گا۔ سب کے قد حضرت آدمؑ کی شکل پر ساٹھ گز بلند (اور سات گز چوڑے) ہوں گے۔ (حضرت ابوہریرہؓ)

۹۔ جنت میں لوگ کھائیں پئیں گے۔ نہ تھوکیں گے نہ پیشاب پاخانہ کریں گے اور نہ ہی ناک جھاڑیں گے (یعنی زکام نہ لگے گا) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کھانے کا کیا حال ہو گا فرمایا ڈکار اور مشک کی طرح پسینہ۔ تسبیح و حمد ان کے دل میں ڈالی جائے گی جیسے تم سانس لیتے ہو۔ (حضرت جابرؓ)

۱۰۔ جو جنت میں جائے گا خوش رہے گا۔ کبھی غمگین نہ ہو گا۔ نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے۔ نہ اس کی جوانی ختم ہو گی (حضرت ابوہریرہؓ)

۱۱۔ ادنیٰ جنتی سے رب فرمائے گا آرزو کر۔ وہ آرزو کرے گا اور آرزو کرے گا۔ تو رب اس سے فرمائے گا تو نے آرزو کر لی ہے وہ کہے گا ہاں تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جو تو نے آرزوئیں کیں وہ اور اس کے ساتھ اتنا ہی تیرے لیے اور ہے۔

(حضرت ابوہریرہؓ)

۱۲۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی فرمایا پانی سے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کس چیز سے بنی ہے فرمایا ایک اینٹ سونے

Marfat.com

کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی۔ اور اس کا گارا خالص مشک ہے۔ اور اس کی بجری موتی اور یاقوت ہیں۔ نہ کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ جوانی فنا ہوگی۔

(حضرت ابوہریرہ رض)

۱۳۔ جنت میں کوئی درخت نہیں مگر اس کا تنا سونے کا ہے (حضرت ابوہریرہ رض)

۱۴۔ جنت میں ہر شخص کی دو حور عین ہونگی۔ ہر حُور پر ۷۰ جوڑے ہوں گے۔ ان کی پنڈلی کی مینگ ان جوڑوں کے اوپر سے نظر آرہی ہوگی۔ (حضرت ابوہریرہ رض)

۱۵۔ مرد کو جنت میں ۱۰۰ آدمیوں کی طاقت دی جائے گی (تاکہ ازدواجی زندگی سے جی بھر کر لطف اندوز ہو سکے) حضرت انس رض

۱۶۔ اگر اہل جنت سے کوئی شخص جھانکے پھر اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو ان کی روشنی سورج کی روشنی کو یوں مٹا دے جیسے سورج تاروں کی روشنی کو مٹا دیتا ہے۔ (حضرت سعد بن ابی وقاص رض)

۱۷۔ جنتی لوگ بغیر بال صاف بدن، بے داڑھی اور سرمگین آنکھوں والے ہوں گے۔ نہ ان کی جوانی ختم ہوگی نہ ان کے کپڑے گلیں گے (۳۰ یا ۳۳ سال کے جوان ہوں گے) حضرت ابوہریرہ رض

۱۸۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے۔ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل فرما دے تو تو جب وہاں سوار ہونا چاہے گا تو تجھے سُرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا۔ جس کے دو پر ہوں گے جو تجھے جنت میں اڑا کر منزل مقصود پر پہنچا دے گا۔ پھر ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے تو فرمایا اگر اللہ تجھے جنت میں داخل فرمائے تو وہاں تیرے لیے ہر وہ چیز ہوگی جو تیرا دل چاہے اور تیری آنکھیں جس سے لذت پائیں۔ (حضرت بریدہ رض)

Marfat.com

۱۹- جنت والے ۱۲۰ صفیں بنیں گے جن میں ۸۰ صفیں اس امت (مسلمہ) کی ہوں گی اور ۴۰ صفیں باقی ساری امتوں کی۔ (ایضاً)

۲۰- حضرت سعید بن مسیب رح ایک دن بازار مدینہ میں حضرت ابوہریرہ رض کو ملے تو حضرت ابوہریرہ رض نے کہا۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں جمع کر دے۔ حضرت سعید رض کہنے لگے کیا وہاں بازار بھی ہے۔ فرمایا ہاں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ جنت والے جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں اپنے اعمال کے مطابق داخل ہوں گے پھر انہیں دنیا کے دنوں کے حساب سے ایک ہفتہ میں ایک مرتبہ اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رب سے ملاقات کریں گے اور عرش الٰہی ان پر ہو گا۔ اور رب جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلی فرمائے گا تو ان کے لیے نور کے منبر، یاقوت اور زبرجد کے منبر، سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے ان میں سے ادنیٰ مشک کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا۔ وہ یہ تصور نہ کرے گا کہ کرسیوں والے اس سے اعلیٰ جگہ پر ہیں حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے فرمایا ہاں۔ کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کے دیکھنے میں کوئی شک محسوس کرتے ہو۔ ہم بولے نہیں فرمایا اسی طرح تم اپنے رب کے دیدار میں بھی کوئی شک محسوس نہ کرو گے۔ اس مجلس میں کوئی باقی نہ رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کے سامنے بے حجاب موجود ہو گا۔ حتیٰ کہ ان میں سے ایک شخص کو کہے گا اے فلاں کے بیٹے فلاں! کیا وہ دن تجھے یاد ہے جب تو نے ایسا ایسا کہا تھا۔ اسے اس کی بعض دنیاوی بدعہدیاں یاد دلائے گا۔ بندہ عرض کرے گا یارب کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا۔ فرمائے گا ہاں تو میری وسعتِ رحمت کی وجہ سے اپنے اس درجہ میں پہنچا۔ جبکہ وہ ایسی حالت میں ہوں گے تو ان کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا۔ ان پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ اس

Marfat.com

جیسی خوشبو کسی نے نہ پائی ہوگی۔ پھر ہمارا رب فرمائے گا اس اعزاز کی طرف چلو جو میں نے تمہارے لیے تیار کیا ہے۔ جو چاہو لو۔ تو پھر ہم اس بازار میں پہنچیں گے جسے فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا۔ اس میں وہ چیزیں ہوں گی جو نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں اور نہ ہی دلوں پر ان کا شائبہ گزرا ہوگا۔ تب ہم جو چاہیں گے ہم کو پہنچا دیا جائے گا۔ وہاں نہ خرید ہوگی نہ فروخت۔ اس بازار میں بعض جنتی بعض سے ملیں گے۔ فرمایا ایک اونچے درجے والا آئے گا۔

وہ اپنے سے نیچے درجے والے سے ملے گا حالانکہ ان میں نیچا کوئی نہیں۔ اس پر جو لباس دیکھے گا وہ اسے پسند آجائے گا۔ ابھی اس کی آخری بات ختم نہ ہوگی کہ اسے اپنے اوپر اس سے اچھا لباس محسوس ہوگا۔ یہ اس لیے ہوگا کہ جنت میں کسی کا غمگین ہونا ممکن نہیں۔ پھر ہم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹیں گے تو ہم سے ہماری بیویاں ملیں گی کہیں گی خوب آئے اپنے گھر میں پہنچے۔ تم اس حالت میں آئے ہو کہ تمہارا حسن و جمال اس سے اچھا ہے جس پر تم ہم سے جدا ہوئے تھے۔ تب ہم کہیں گے آج ہم نے اپنے رب کریم کے پاس ہم نشینی کی ہے۔ ہمیں ایسے ہی لوٹنا چاہیے تھا۔ جیسے کہ ہم لوٹے ہیں (زیادہ خوبصورت ہو کر)

۲۱۔ جنت کے ادنیٰ آدمی کی ۷۲ بیویاں (دو حور عین دنیا کی بیویاں اور ۷۰ اہل جنت سے) اور ۸۰۰۰۰ خادم ہوں گے۔ اس کے لیے زبرجد اور یاقوت موتی کا خیمہ لگایا جائے گا جیسا کہ جابیہ اور صنعا کا درمیانی فاصلہ ہے (جابیہ ملک شام کا شہر ہے جبکہ صنعا یمن کا) جو جنتی چھوٹا یا بوڑھا مر جائے گا۔ وہ جنت میں ۳۰ سال کا بنا دیا جائے گا۔ یہ لوگ اس عمر سے کبھی زیادہ نہ ہوں گے۔ اسی طرح اہل دوزخ بھی جوان ہوں گے۔ اہل جنت کے سر پر تاج ہوں گے جن کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کو چمک سے بھر دے گا۔ اگر مومن جنت میں اولاد کی خواہش کرے تو پل بھر میں اولاد ہو کر جوان بھی ہو جائے (لیکن آدمی چاہے گا نہیں یہ چاہت اللہ تعالیٰ ختم فرما دیں گے۔) (حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۲۲- جنت میں بڑی آنکھ والی حوروں کا مجمع ہوتا ہے جو اپنی آوازیں بلند کرتی ہیں ایسی آواز مخلوق نے کبھی نہ سنی کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی غمگین نہ ہوں گی۔ ہم راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ خوشخبری ہے اس کے لیے جو ہمارا ہوا اور ہم اس کی ہوں (حضرت علی رض)

۲۳- جنت کا ایک شخص ستر مسندوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہو گا اپنی کروٹ لینے سے قبل (یعنی یہ سارا اہتمام اس کے بیٹھنے کے لیے ہو گا ظاہر ہے کہ سونے کا بستر اس سے کہیں اعلیٰ ہو گا) پھر اس کے پاس ایک عورت (اس کی بیوی) آئے گی جو اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دے گی۔ یہ شخص اس کے رخسار میں اپنا منہ دیکھے گا۔ آئینہ سے زیادہ صاف ہو گا۔ اس پر ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کو چمکا دے گا۔ وہ اسے سلام کرے گی اور یہ اس کے سلام کا جواب دے گا۔ اس سے پوچھے گا تو کون ہے وہ کہے گی میں تیرے رب کی زائد نعمتوں میں سے ہوں۔ اس پر ستر جوڑے ہوں گے۔ جنہیں اس کی نظر آر پار کر جائے گی حتیٰ کہ پنڈلی کی مینگ ان کے اوپر سے دیکھے گا۔ اس عورت پر ایسے تاج ہوں گے کہ ان کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیان ہر شے کو چمکا دے گا۔ (حضرت ابوسعید رض)

۲۴- ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا جنتی سویا کریں گے فرمایا نیند موت کی جنس ہے اور جنتی مریں گے نہیں۔ (سوئیں گے نہیں)

۲۵- جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم وہ چیز چاہتے جو تم کو زائد دوں۔ وہ عرض کریں گے کہ تو نے ہمارے منہ روشن نہیں کر دیئے اور ہمیں جنت میں داخل نہیں فرما دیا اور ہم کو آگ سے نجات نہیں دی پھر اللہ تعالیٰ پردہ اٹھائیں گے تو اہل جنت رب کی ذات کے نظارے کریں گے اور انہیں رب کے دیدار سے کوئی شے پیاری نہ ہو گی (یہ دیدار حسب مراتب ہو گا کسی کو ہر وقت کسی کو صبح و شام، کسی کو ہفتہ کے بعد۔ کسی کو مہینہ کے بعد اور کسی کو سال کے بعد۔)

Marfat.com

۶۔ جہنم

معزز قارئین کرام! آپ نے جنت کی خیالی اور تصوراتی سیر کر لی۔ آپ یقیناً اس نتیجے پر پہنچے ہوں گے کہ ایسی عیش و عشرت اور سامانِ تعیشات کی فراہمی کا تصور صرف جنت کے دسترخوانِ ایزدی پر ہی کیا جا سکتا ہے۔ یہاں پہنچ کر ایک ادنیٰ شخص پوری روئے زمین پر حکومت کرنے والے بادشاہوں اور شہنشاہوں سے زیادہ معزز اور زیادہ سامان عیش والا ہوگا۔ جس طرح کہیں ایسی لذیذ۔ پرآسائش اور خوب صورت ترین جگہ کی مثال نہیں ملتی اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے دوزخ میں ہونے والے عذابوں کی نظیر بھی نہیں ملتی۔ دوزخ کے بھیانک اور دہشت ناک منظر کی بھی ایک جھلکی ذرا ملاحظہ کر لیجئے اور پھر اپنی زندگی کے لیے ایسا راستہ اختیار کیجئے جو آپ کو دوزخ سے بچائے اور جنت میں پہنچائے۔ اے اللہ ہمیں توفیق بخش کہ ہم صراطِ مستقیم پر گامزن ہو سکیں۔

فصل اوّل
جہنم کا قرآنی نقشہ

سورۂ واقعہ:

پھر تم اے گمراہو! اور جھٹلانے والو تم زقوم کا درخت کھاؤ گے اسی سے اپنا پیٹ بھرو گے اور اس پر ابلتا ہوا پانی پیو گے پس تم (پیاسے) اونٹوں کی طرح پانی پینے والے ہو۔ انصاف کے دن میں تمہاری یہی مہمانی ہے (جن لوگوں کو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا) وہ تپتی لُو، کھولتے ہوئے پانی اور دھوئیں کے سائے میں ہوں گے جن میں نہ ٹھنڈک ہے نہ راحت۔ بے شک وہ اس سے قبل خوب عیاشیاں کرتے تھے اور بڑے بڑے گناہوں پر اصرار کرتے تھے۔

Marfat.com

سورۃ الصّٰفّٰت :

(جنت) کی یہ مہمانی بہتر ہے یا تھوہڑ کا درخت۔ جسے ہم نے ظالموں کے لیے فتنہ بنا دیا ہے۔ یہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ سے نکلتا ہے۔ اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطان کے سر۔ بے شک کافر اس کو کھانے والے ہیں اور اسی سے پیٹ بھریں گے پھر ان کے لیے اس پر پینے کو کھولتا ہوا پانی ہے۔ پھر وہ ضرور بھڑکتی آگ کی طرف پھر جائیں گے بے شک انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا تو وہ بھی ان کے نقش قدم پر دوڑتے جا رہے ہیں۔

سورۃ صٓ :

بے شک سرکشیوں کا ٹھکانا بہت برا ہے یعنی جہنم۔ اس میں جائیں گے تو کیا ہی برا بچھونا ہے۔ یہ ہے تمہارے لیے پس اسے چکھو کھولتا ہوا پانی اور پیپ (زخموں کا گندا خون) اور اسی شکل کے اور برے عذاب۔

سورۃ غاشیہ :

کتنے ہی چہرے اس دن (قیامت کے دن) ذلیل ہوں گے۔ کام کریں مشقت جھیلیں اور بھڑکتی آگ میں جائیں اور انہیں کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلایا جائے۔ ان کیلئے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے، نہ موٹا کریں اور نہ بھوک دور کریں۔

سورۃ نبأ :

بے شک جہنم سرکشوں کی گھات ہے اور ٹھکانا۔ وہ اس میں مدتوں رہیں گے جس میں نہ ٹھنڈک ہوگی اور نہ ہی کوئی مشروب سوائے کھولتے ہوئے پانی اور پیپ کے۔ (کفار کو کہا جائیگا) چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں ہیں۔ نہ سایہ دار ہے اور نہ ہی آگ سے بچاتا ہے۔ بے شک دوزخ یوں چنگاریاں اڑاتا ہے جیسے اونچے محل گویا کہ وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

Marfat.com

فصل دوئم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمودہ نقشہ جہنم

۱- تمہاری آگ دوزخ کی آگ کا ستر واں جزو ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ۔ یہی آگ کافی تھی فرمایا وہ آگ اس سے انہتر (۶۹) درجے تیز رکھی گئی ہے۔ ہر درجہ اس کی آگ کی مثل ہے (حضرت ابوہریرہ رضؓ)

۲- دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہوگا جس کے لیے آگ کا جوتا اور دو تسمے ہوں گے جس سے اس کا دماغ کھولتا ہو گا۔ جیسے ہانڈی کھولتی ہے اور وہ نہ سمجھے گا کہ کوئی اس سے سخت تر عذاب والا بھی ہے حالانکہ وہ ان سب میں ہلکے عذاب والا ہو گا (حضرت ابن عباس رضؓ کی رائے میں یہ شخص ابوطالب ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور پرورش کنندہ) (حضرت نعمان بن بشیر رضؓ)

۳- قیامت کے دن عیش والے دنیا دار دوزخی کو لایا جائے گا اسے آگ میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا پھر کہا جائے گا اے انسان کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی یا تجھ پر کوئی نعمت آئی۔ وہ کہے گا یا رب واللہ نہیں۔ اور دنیا کے مصیبت زدہ جنتی کو لایا جائے گا۔ جنت میں ایک غوطہ دے کر اسے کہا جائے گا اے انسان کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی یا تجھ پر کوئی سختی آئی وہ کہے گا یا رب واللہ نہیں۔ مجھ پر کوئی نہیں آئی اور نہ ہی کوئی سختی میں نے دیکھی۔ (حضرت انس رضؓ)

۴- دوزخ میں کافر کے دو کندھوں کے درمیان تیز سوار کے لیے تین دن کا راستہ ہو گا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اس کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ کی طرح ہو گی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی راہ۔ دوسری روایت میں ران بیضا پہاڑ کی طرح اور آگ کی نشست تین دن کی راہ ہو گی۔ کھال کی موٹائی ۴۲ گز اور نشست مکہ اور مدینہ کے درمیانی فاصلہ کی طرح ہو گی۔

Marfat.com

کافر اپنی زبان کو س دو کوس تک (تین میل سے چھ میل تک) نکالے گا جسے لوگ روندیں گے۔ (حضرت ابو ہریرہ رض)

۵۔ دوزخ کی آگ ایک ہزار سال تک دھکائی جاتی رہی تو سُرخ لال ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال تک دھکائی جاتی رہی تو سفید ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک دھکائی گئی تو سیاہ ہو گئی چنانچہ اب وہ سیاہ تاریک ہے (حضرت ابو ہریرہ رض)

۶۔ صعود آگ کا پہاڑ ہے جس پر دوزخی ۷۰ سال چڑھتا رہے گا پھر وہاں سے گرے گا ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہے گا۔ (حضرت ابو سعید رض)

۷۔ دوزخیوں کے پینے کے لیے پانی تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو گا جب اس کے چہرے کے قریب کیا جائے گا تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی۔

۸۔ گرم پانی دوزخیوں کے سر پر ڈالا جائے گا تو یہ گرم پانی ان میں سرایت کر جائے گا یہاں تک کہ اس کے پیٹ میں پہنچ جائے گا تو اس کے پیٹ کی چیزوں کو کاٹ ڈالے گا حتیٰ کہ اس کے قدموں سے نکل جاوے گا پھر ٹھیک کر دیا جائے گا (اور پھر ایسے ہی عذاب دہرایا جائے گا) حضرت ابو ہریرہ رض

۹۔ جب پانی دوزخی کے منہ کے قریب کیا جاوے گا وہ اسے ناپسند کرے گا تو اس کا چہرہ بھون دے گا اور اس کے چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی پھر جب اسے پئے گا تو اس کی آنتیں کاٹ دے گا حتیٰ کہ پیشاب والے راستے سے نکل جاوے گا۔ (حضرت ابو امامہ رض)

۱۰۔ اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں پر ان کی روزیاں خراب کر دے تو اس کا کیا حال ہو گا جس کا کھانا ہی زقوم ہو (یہ وہی زقوم ہے جس کا فصل اوّل میں آپ نے پڑھا ہے یہ دوزخیوں کی خوراک ہے بہت زہریلا درخت ہے۔ جس کا ایک قطرہ پوری زمین کو قیامت تک زہر آلود کر سکتا ہے اس کے زہر کا اندازہ آپ خود لگا لیں)

(حضرت ابن عباس رض)

Marfat.com

۱۱- دوزخی روئیں گے ان کے چہرے پر آنسو بہیں گے گویا وہ نالیاں ہیں کہ آنسو ختم ہو جائیں گے تو آنکھوں کو زخمی کر دیں گے (یعنی خون بہنے لگے گا) اگر اس میں کشتیاں چلائی جائیں تو چل جائیں۔

۱۲- اگر انسان کی کھوپڑی کے برابر سیسہ آسمان سے پھینکا جائے تو رات سے پہلے زمین پر پہنچ جائے حالانکہ یہ فاصلہ بھی پانچسو برس کا ہے۔ لیکن اگر یہی گولہ دوزخی زنجیر کے ایک سرے سے گرایا جائے تو دوسرے سرے تک ۴۰ دن رات چلنے کے باوجود بھی نہ پہنچے۔ (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رض)

۱۳- آگ میں سانپ ہیں اونٹوں کی طرح۔ ان میں سے ایک ڈسے گا تو وہ دوزخی اس کا زہر ۴۰ سال تک پائے گا۔ آگ میں بچھو ہیں پالان والے خچروں کی طرح ان میں سے ایک ڈسے گا تو ۴۰ سال زہر کا اثر رہے گا۔ (حضرت عبداللہ بن حارث رض)

۱۴- سورج اور چاند کو تاریک کر کے دوزخ میں پنیر کے ٹکڑوں کی طرح لٹکا دیا جائے گا۔ (عذاب کی زیادتی کی خاطر یہ دونوں آگ میں تپ کر مزید گرمی مچا دیں گے) حضرت حسن رض

۱۵- دوزخ میں کوئی نہ جائے گا مگر بدبخت۔ عرض کیا گیا بدنصیب کون ہے فرمایا جو اللہ کی فرمانبرداری کا کام نہ کرے اور اس کی نافرمانی نہ چھوڑے۔ (حضرت ابوہریرہ رض)

Marfat.com

Marfat.com

باب نمبر ۳

دنیا کی حقیقت

(نگاہِ رسالت میں)

۱۔ ہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذر رہے تھے کہ ایک مرا ہوا بھیڑ کا بچہ راستے میں پڑا دیکھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ ایک درہم کے عوض یہ خرید لے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نہیں چاہتے۔ فرمایا اللہ کی قسم یہ دنیا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے جیسی یہ (مردہ بھیڑ) تمہارے نزدیک۔

(حضرت جابرؓ)

۲۔ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

۳۔ ہلاک ہو جائے دنیا کا بندہ۔ روپے پیسے کا بندہ۔ اعلیٰ کپڑوں کا بندہ۔ اگر اسے دیا جائے تو راضی رہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائے۔ وہ ہلاک ہو جائے برباد ہو جائے جب اسے کانٹا لگے تو نہ نکلے۔ خوشخبری ہو اس بندے کے لیے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے۔ اس کے بال بکھرے ہوں۔ اس کے قدم گرد آلود ہوں۔ پہرے میں ہو تو پہرہ میں ہے۔ لشکر کے پیچھے ہو تو پیچھے رہے۔ اگر اجازت مانگے تو نہ دی جائے اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے (یعنی بندہ بالکل بے کس اور لوگوں کے نزدیک بے وقعت ہو تو ایسے ہی بے سہارا اور بے چارہ لوگوں کے لیے جنت چشم براہ ہے)

۴۔ واللہ میں تم پر فقیری کا خوف نہیں کرتا لیکن میں تم پر اس سے خوف کرتا ہوں کہ تم پر دنیا پھیلا دی جائے جیسے تم سے پہلے والوں پر پھیلا دی گئی تھی تو تم اس میں رغبت کر جاؤ جیسے وہ لوگ رغبت کر گئے اور تم ویسے ہی ہلاک کر دیئے جاؤ جیسے پہلوں کو ہلاک کر دیا گیا۔

۵۔ بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال۔ حالانکہ اس کے مال صرف تین ہیں (۱) جو کھا کر ختم

Marfat.com

کر دیا جائے (۲) یا پہن کر پرانا کر دیا جائے (۳) یا اللہ کی راہ میں خیرات کر کے اپنے لیے جمع کر لیا جائے۔ جو ان کے علاوہ ہے وہ تو جانے والا ہے اور وہ اسے لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھ لے ان پر خود بھی عمل کرے اور اس کو بھی سکھائے جو ان پر عمل کرنا چاہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ہوں آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزیں گنیں۔ فرمایا (۱) حرام چیزوں سے بچو تمام لوگوں میں بڑے عابد ہو جاؤ گے (۲) اللہ نے جو تمہاری قسمت میں کر دیا اس پر راضی رہو تو تم سب لوگوں سے غنی ہو جاؤ گے (۳) اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو پکے مومن ہو جاؤ گے (۴) لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تو تم سچے مسلمان بن جاؤ گے (۵) زیادہ نہ ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

۷۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بنی آدم! تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا۔ تیری غریبی دور کر دوں گا۔ اگر تو یہ نہ کرے تو تیرا ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری فقیری کو بند نہ کروں گا۔ (حضرت ابوہریرہ رضؓ)

۸۔ حضرت عمرو بن میمون رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نصیحت فرماتے ہوئے کہا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔ (۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو (۲) بیماری سے پہلے تندرستی کو (۳) فقیری سے پہلے غنا کو (۴) مشغولیت سے پہلے فراغت کو اور (۵) موت سے پہلے زندگی کو۔

۹۔ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہوشیار رہو، دنیا لعنتی شے ہے۔ جو دنیا میں ہے وہ لعنتی ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور سوائے اس کے جو رب کے قریب کر دے اور عالم اور طالب علم کے سوا۔ (حضرت ابوہریرہ رضؓ)

۱۰۔ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اس میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک

Marfat.com

گھونٹ ہی نہ پلاتا۔ (حضرت سہل بن سعد رض)

۱۱۔ مسلمان کو ہر خرچ پر ثواب دیا جاتا ہے سوائے اس خرچ کے جو مٹی پر کر دیا جائے (یعنی مکان بنا دیا جائے) حضرت خباب رض

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر میرے رب نے پیش فرمایا کہ مکہ کی زمین سونا بنا دی جائے۔ تو میں نے عرض کیا یا رب میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن سیر ہوں اور ایک دن بھوکا رہوں۔ جب بھوکا رہوں تو تیری طرف عاجزی کروں اور تجھے یاد کروں۔ جب سیر ہو جاؤں تو تیری حمد کروں اور شکر ادا کروں۔ (حضرت ابوامامہ رض)

۱۳۔ قیامت کے دن انسان کے قدم نہ ہٹیں گے جس وقت تک اس سے پانچ سوالات نہ پوچھ لیے جائیں (۱) اس کی عمر کے متعلق کہ کہاں خرچ کی (۲) جوانی کے متعلق کہ کاہے میں گذاری (۳) اس کے مال کے متعلق کہاں سے کمایا (۴) اور کہاں خرچ کیا (۵) جو علم حاصل کیا اس پر عمل کیا کیا۔ (حضرت ابن مسعود رض)

۱۴۔ کوئی ایسا ہے جو پانی پر چلے اور اس کے پاؤں نہ بھیگیں۔ لوگوں نے عرض کیا نہیں، یا رسول اللہ۔ فرمایا یوں ہی دنیا دار گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ (حضرت انس

۱۵۔ جو حلال روزی تلاش کرے بھیک سے بچنے۔ اپنے گھر والوں کی خوشحالی اور اپنے ہمسائے پر مہربانی کے لیے تو وہ قیامت کے دن اللہ سے ایسا ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو حلال دنیا طلب کرے مال بڑھانے کے لیے فخر و تکبر کے لیے۔ دکھلاوے کے لیے تو وہ اللہ سے ملے گا حالانکہ وہ اس پر ناراض ہوگا (ابوہریرہ رض)

۱۶۔ دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو۔ اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو۔ اور اس کے لیے وہی جمع کرتا ہے جس کی عقل نہ ہو (یعنی دنیا میں عیش و عشرت اور خوب مال دار وہی ہوتا ہے جس کے مقدر میں آخرت کی عیش اور مال نہ ہو سوائے ان مالداروں کے جن کی دولت راہ خدا کے لیے ہوتی ہے۔ (حضرت عائشہ رض)

Marfat.com

۱۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ شراب گناہوں کی جڑ ہے عورتیں شیطان کا جال ہیں اور دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے۔ عورتوں کو پیچھے رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیچھے رکھا ہے (یعنی انہیں بادشاہ و امام نہ بناؤ ان میں بہت کمزوریاں ہیں۔ ان کمزوریوں کی بنا پر ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں مردوں سے کم درجے میں رکھا ہے۔)

۱۸۔ جن چیزوں سے میں اپنی امت پر خوف کرتا ہوں ان میں زیادہ خوفناک نفسانی خواہش اور لمبی امید ہے۔ نفسانی خواہش تو حق سے روک دیتی ہے اور رہی دراز امید تو وہ آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ یہ دنیا کوچ کر کے جا رہی ہے (جا کر نہیں آئے گی) اور یہ آخرت کوچ کر کے آ رہی ہے (یہ آکر نہیں جائے گی) ان دونوں میں سے ہر ایک کے بچے ہیں۔ اگر تم یہ کر سکو کہ دنیا کے بیٹے نہ بنو تو ایسا ضرور کرو۔ کیونکہ تم آج میدانِ عمل میں ہو جہاں حساب نہیں اور تم کل آخرت کے گھر ہو گے جہاں عمل نہ ہو گا۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ)

۱۹۔ ہم دروازہ جنت پر کھڑے ہوئے تو وہاں داخل ہونے والے عموماً مسکین لوگ تھے اور مالدار روکے ہوئے تھے۔ جب دوزخیوں کو داخل ہونے کا حکم دیا گیا تو میں دروازہ آگ پر کھڑا ہو گیا تو وہاں داخل ہونے والی عموماً عورتیں تھیں (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ)

۲۰۔ فقرا مہاجرین قیامت کے دن مالداروں سے ۴۰ سال پہلے جنت میں جائیں گے (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) ایک اور روایت میں آیا ہے کہ ۵۰۰ سال قبل۔

۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں دو عادتیں ہوں اسے اللہ صابر شاکر لکھتا ہے (۱) جو دین میں اپنے اوپر والے کو دیکھے تو اس کی پیروی کرے (۲) اور دنیا میں اپنے سے نیچے کو دیکھے تو اللہ کا شکر کرے کہ اللہ نے اس شخص پر بزرگی دی جو اپنے دین میں اپنے سے کم کو دیکھے اور اپنی دنیا میں اپنے سے اوپر کو دیکھے اور فوت شدہ دنیا پر غم کرے تو اللہ تعالیٰ نہ اسے شاکر لکھے گا نہ صابر۔ (حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ)

۲۲۔ جو اللہ کے تھوڑے رزق پر راضی ہو جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل پر راضی

Marfat.com

ہو جائیں گے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

میرے دوستو! آپ نے اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین مقدسہ کی روشنی میں دنیا کی حقیقت کا جائزہ لے لیا۔ دنیا ایک کھیل اور مشغولہ ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے تو لہلہاتی فصلوں سے زمین کو زینت بخش دیتا ہے پھر جب پک جاتی ہیں تو پیلی پڑتی اور خشک ہو جاتی ہیں۔ پھر ایک دن ایسا آتا ہے کہ یہی پُر رونق فصلیں بھوسہ بن جاتی ہیں اور اس کو ہوائیں اڑائے پھرتی ہیں۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زمین پر چمنِ حیات کی تخم ریزی کی تو آج اسے جوبن بخشا ہے۔ لیکن وہ دن عنقریب آنے والا ہے جب یہ ساری بساط لپیٹ دی جائے گی نہ بلند پہاڑ ہوں گے نہ ہموار سبزہ زار نہ بہتی ندیاں ہوں گی نہ سمندروں کے شور نہ آباد شہر ہوں گے نہ سجے ہوئے بازار۔ غرضیکہ ساری رونقیں پلک جھپکتے ہیں ختم ہو جائیں گی۔ پیچھے رہ جائے گی رب ذوالجلال کی ذات بابرکات پھر اس کے حکم سے ہر ذی روح انسان۔ جن۔ حیوان پرند اور چرند ہر شے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے گی پھر ان سب سے زندگی کا ذرا ذرا حساب لے لیا جائے گا۔ جن وانس میں جو کامیاب ہوں گے وہ جنت میں مزے لوٹیں گے اور جو ناکام ہو گئے وہ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں گرفتار ہوں گے۔ دوزخ کوئی معمولی شے نہیں ہے بلکہ ہڈیاں پیس کر رکھ دے گی۔ کون ہے وہ مائی کا لال جو اس کے عذاب کو برداشت کرنے کا تصور کرے یا اس سے بے خوف ہو جائے وہ کون ہے بے ذوق انسان جو جنت کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونا چاہے اور اس میں ان کی طلب پیدا نہ ہو۔ اگر آپ کے دل میں دوزخ کا خوف پیدا ہو گیا ہے اور جنت کی تڑپ پیدا ہو گئی ہے تو اپنے دل میں خوف خدا اور محبت الٰہی پیدا کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا کو اپنا کر اللہ کی محبوبیت حاصل کرو۔ سابقہ گناہوں کی معافی مانگ لو اور آئندہ ثابت قدم رہنے اور معمولات مصطفےٰ میں اپنی شخصیت کو ڈھالنے کا عزم کر لو۔ اپنی محرمیوں پر آنسو بہاؤ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسا کوئی بندہ مومن نہیں جس کی آنکھوں سے اللہ کے خوف سے آنسو بہہ نکلیں اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہوں پھر وہ اس کے چہرے کے ظاہری حصے کو پہنچیں مگر اسے اللہ آگ پر حرام فرما دے گا۔

Marfat.com

Marfat.com

باب نمبر ۴

حُلیہ مبارک

اللہ تعالیٰ اپنے جن مخصوص اور منتخب افراد کو منصب نبوت سے نوازتا ہے انہیں حسباً نسباً اور شکلاً سب لوگوں سے اعلیٰ اور ارفع کر دیتا ہے۔ جتنے انبیاء بھی مبعوث ہوئے سب بہترین اور بارعب شخصیتوں کے مالک تھے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان کی شخصیت کو سمجھنے کے لیے اس کی وجاہت اور خصوصاً چہرہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دل کی کیفیات چہرے سے ہی عیاں ہوتی ہیں۔ ایک حدیث میں بھی وارد ہے کہ "اِنَّ تَقْوَی اللّٰہِ تُبْیَضُّ الْوُجُوْہَ" (کہ بے شک پرہیزگاری چہرے کو چمکا دیتی ہے) کوئی جتنا متقی اور روشن ضمیر ہو گا اتنا ہی اس کا چہرہ چمکدار اور دلکش ہو گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر متقی و پرہیزگار کون ہو گا اسی لیے آپ کے چہرہ مبارک پر جلوؤں کا پہرہ لگا رہتا تھا۔ نجم وطہٰ کے بادل جھوم جھوم کر برستے رہتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے عمدہ خصائل و شمائل سے نوازے گئے تھے۔ افسوس کہ ہم آپ کا رُخ تاباں دیکھنے کے قابل نہ ہو سکے۔ جن خوش قسمت افراد نے اس نور مجسم اور پیکر حسن و جمال کی زیارت کی انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نقشہ کچھ اس طرح کھینچا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے خدوخال کی ایک واضح تصویر سامنے آجاتی ہے۔

آیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب شاعر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا ایک قطعہ ملاحظہ فرمائیں۔

اَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ	اَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
آپ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے نہ دیکھا	(بلکہ حقیقت یہ ہے) کہ آپ سے زیادہ جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَیْبٍ	كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ
آپ ہر عیب سے پاک و منزہ پیدا فرمائے گئے ہیں	یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ اپنی مرضی کے مطابق بنائے گئے ہیں۔

Marfat.com

سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال وکردار کی کیسی نادر نقشہ کشی کی ہے۔ قیامت تک آنے والے سارے مداحین کی ساری نعتیں اور تعریفیں اس شعر میں گم نظر آتی ہیں۔

چہرہ انور: ؎ ہیں وہ شاعر نہیں جو چاند کہہ دوں ان کے چہرے کو
ہیں ان کے نقش پا پر چاند کو قربان کرتا ہوں

۱۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضؓ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی پاک محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں قدم رنجا فرمایا تو میں حاضر ہوا۔ جب میں نے ان کا چہرہ دیکھا تو پہچان لیا کہ ان کا چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں۔ انہوں نے پہلی بات لوگوں کو یہی بتائی۔ اے لوگو! اسلام کو افشا کرو۔ (بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ۔ رشتے ملاؤ اور رات کو نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۲۔ ہم نے ایسا خوبرو شخص اور نہیں دیکھا۔ ہم نے ان کے منہ سے ایک روشنی نکلتی دیکھی ہے (ابو قرصانہ کی والدہ اور خالہ)

۳۔ کاش تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سورج چمک رہا ہو (ربیع بنت معوذ رضؓ)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والا پہلی نظر میں مرعوب ہو جاتا لیکن جب ایک دفعہ مل لیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین دوست بن جاتا۔ (حضرت علیؓ)

۵۔ خوشی میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ایسے چمکتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔ یہ چمک آپ کی خوشی کی آئینہ دار ہوتی۔ (حضرت کعب بن مالک رضؓ)

۶۔ حضرت جابر بن سمرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ حلّہ زیب تن کیے ہوئے دیکھا۔ میں کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کو دیکھتا اور کبھی چاند کو بالآخر میں اس فیصلے پر پہنچا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے

Marfat.com

زیادہ حسین ہیں۔ آپ کا چہرہ چاند اور سورج کی طرح تھا۔

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر چاند کی سی چمک تھی۔ (حضرت ہند بن ابی ہالہ رض)

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بالکل گول نہ تھا بلکہ ہلکی گولائی لیے ہوئے تھا۔

(حضرت علی رض)

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کشادہ تھی، آبرو خمدار باریک گھنے بالوں والے اور جدا جدا تھے۔ دونوں کے درمیان ایک باریک رگ تھی جو غصہ کی حالت میں نمایاں ہو جاتی تھی " (حضرت ہند بن ابی ہالہ رض)

۱۰۔ مسرت پیشانی سے جھلکتی تھی (حضرت کعب بن مالک رض)

رنگ مبارک:

۱۔ آپ کا رنگ نہ چونے کی طرح سفید، نہ سانولا بلکہ گندم گوں تھا جس میں سفیدی غالب تھی۔ (حضرت انس رض)

۲۔ آپ کا رنگ مبارک سرخی مائل سفید تھا، جیسے سرخی مائل سفید رنگ کا تازہ کھلا ہوا گلاب کا پھول) (حضرت علی رض)

۳۔ آپ کا رنگ مبارک سفید ملاحت والا تھا (حضرت ابوطفیل رض)

۴۔ آپ کے جسم مبارک کی رنگت سفید اور چمک دار تھی جیسے چاندی سے ڈھلا ہو۔

(حضرت ابوہریرہ رض)

آنکھ مبارک: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سیاہ و دراز تھیں (حضرت علی رض)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آنکھ کا خانہ لمبا اور قدرتی طور پر سرگین تھا۔ اس کے سفید حصے میں باریک سرخ ڈورے تھے۔ آپ کی پلکیں دراز تھیں یعنی انتہائی حسین۔

(حضرت جابر بن سمرہ رض)

ناک مبارک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک بلندی مائل تھی اور اس

Marfat.com

پر ایک نورانی چمک تھی۔ (ہند بن ابی ہالہ رض)

رخسار مبارک: آپ کے رخسار ہموار ہلکے تھے۔ نیچے کو ذرا گوشت ڈھلکا ہوا محسوس ہوتا تھا (ایضاً)

دہن مبارک: منہ مبارک بہ اعتدال فراخ تھا (ایضاً)

دندان مبارک: آپ کے دندان مبارک باریک اور چمکدار تھے۔ سامنے کے دانتوں میں خوشنما ریخیں تھیں۔ کلام کے دوران ان سے نور نکلتا تھا۔ (حضرت ابن عباس رض)

ریش مبارک: آپ کی ریش مبارک بھرپور اور گھنی تھی۔ اس میں شمط تھا یعنی چند سفید بال جن کی تعداد پانچ بتائی جاتی ہے اور ایک بال ریش بچی (نچلے ہونٹ سے ملحقہ چھوٹی سی داڑھی نما بالوں کی جھرمٹ) میں بھی سفید تھا۔

گردن مبارک: آپ کی گردن پتلی اور لمبی تھی جیسے موتی کی طرح خوبصورتی سے تراشی گئی ہو۔ چاندی کی طرح چمکدار اور اجلی تھی۔ (حضرت ہند بن ابی ہالہ رض)

سر مبارک: آپ کا سر مبارک بڑا تھا۔ بال قدرے خمدار تھے۔ یعنی نہ بالکل سیدھے اور نہ بہت گھنگھریالے۔ کبھی شانوں تک پہنچتے اور کبھی کانوں کی لو تک۔ آپ مانگ درمیان سے نکالتے تھے۔ سر مبارک میں چودہ[۱۴] بال سفید تھے جو تیل نہ لگانے کی صورت میں نمایاں ہو جاتے۔ بال مبارک بہت سیاہ تھے قرآن پاک میں انہیں رات کی سیاہی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سینہ مبارک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کشادہ تھا۔ اس کے بالائی حصے پر تھوڑے سے بال تھے سینہ سے لے کر ناف تک بالوں کی لمبی لکیر تھی۔ آپ کا سینہ معارف الٰہی کا گنجینہ تھا۔ یہ پیٹ سے ملا ہوا تھا یعنی پیٹ اور سینہ ہموار تھے۔

کندھے مبارک: آپ کے کندھوں کے درمیان عام لوگوں سے زیادہ فاصلہ تھا اور اس کے درمیانی حصے پر گوشت تھا۔ کندھوں اور بازوؤں پر تھوڑے سے بال تھے۔

لہ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ قسم ہے سورج جیسے چمکتے چہرے کی اور سیاہ زلفوں کی۔ (تفسیر روح البیان)

Marfat.com

بازو مبارک: آپ کے بازو مبارک دراز تھے۔ کلائیاں چوڑی تھیں اور ہتھیلیاں فراخ۔ انگلیاں موزوں حد تک لمبی تھیں۔ آپ کی ہتھیلی پُرگوشت، نرم اور خوشبودار تھی حضرت جابر بن سمرہ رضؓ کی زبانی کیفیت ملاحظہ ہو۔ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی نماز پڑھی پھر وہ اہل خانہ کی طرف نکلے تو میں بھی ان کے ساتھ نکلا بچے سامنے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے رخساروں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخساروں پر ہاتھ پھیرا تو آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبو سے یوں محسوس ہوا جیسے ابھی عطار کے ڈبے سے نکالا ہے۔ حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں میں نے ریشم و دبیز کا کوئی کپڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم اور گداز نہیں دیکھا۔

پشت مبارک: آپ کی پشت مبارک چمکدار اور ہموار تھی جیسے پگھلائی ہوئی چاندی اس پر دونوں کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کی طرح مہر نبوت تھی جو جسم اطہر کے ہمرنگ تھی۔ اس پر تل تھے (متفرق روایات)

ٹانگیں اور پاؤں مبارک: آپ کی ٹانگیں انتہائی موزوں لمبائی لیے ہوئے تھیں پنڈلیوں پر زیادہ گوشت نہ تھا۔ بلکہ ہلکی ہلکی ستی ہوئی۔ پاؤں مبارک پُرگوشت تھے۔ تلوے قدرے گہرے تھے مگر ایڑیوں پر گوشت بہت کم تھا۔ اوپر سے قدم ایسے چکنے تھے کہ پانی نہ ٹھہرتا تھا

قد مبارک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا لیکن مائل بدرازی۔ مجمع میں ہوتے تو دوسروں سے اونچے دکھائی دیتے (حضرت براء بن عازب رضؓ)

رفتار: محبوب رب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار آپ کی عظمت، شوکت، شرافت اور وقار کی ترجمان تھی آپ کی رفتار کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ڈھیلے ڈھالے طریق سے قدم گھسیٹ کر نہ چلتے بلکہ قدم اٹھا کر اور قدم جما کر چلتے۔

۲۔ چلتے ہوئے نظریں سیدھی رکھتے (دائیں بائیں نہ دیکھتے)

۳۔ آگے کی طرف جسم اطہر قدرے جھکا رہتا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اونچائی سے نیچے اتر رہے ہوں۔

۴۔آپ معمولی رفتار سے بھی اگر چلتے تو آپ کی رفتار اتنی تیز ہوتی کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ زمین آپ کے لیے سمٹی جا رہی ہے صحابہ دوڑ دوڑ کر آپ سے ملتے اور مشقت جھیلتے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلنے میں کوئی دشواری محسوس نہ فرماتے۔

۵۔کبھی اپنے صحابہ کے ہاتھ پکڑ کر بھی چلتے۔ اگر دو صحابی ہوتے تو ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں رکھتے اور خود درمیان میں چلتے۔

۶۔ چلتے چلتے اگر کسی چیز کی طرف دیکھتے تو پورے جسم سے مڑ کر دیکھتے۔ خالی گردن یا نظر پھیر کر نہ دیکھتے۔

پسینہ مبارک:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ بہت آتا تھا اور اس سے خوشبوؤں کی سی مہک اٹھتی تھی آیئے صحابہ کی زبانی سماعت فرمائیں۔

۱۔ آپ گلاب کے پھول کی طرح تھے اور آپ کا پسینہ موتیوں کی طرح۔ جب چلتے تو طاقت سے چلتے۔ میں نے موٹا اور باریک ریشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے زیادہ نرم نہ چھوا۔ اور نہ ہی مشک و عنبر سونگھی جو رسول کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک سے زیادہ خوشبودار ہو۔ (حضرت انس رض)

۲۔ حضرت ام سلیم رض کے پاس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیلولہ کے لیے تشریف لے جاتے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چمڑے کا بستر بچھا دیتیں۔ حضورؐ اس پر آرام فرماتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ بہت آتا تو وہ حضورؐ کا پسینہ جمع کر لیتیں اور اپنی خوشبوؤں میں ملا لیتیں۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے تو فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا آپ کا پسینہ۔ ہم اس کو اپنی خوشبوؤں میں ملا لیتے ہیں یہ بہترین خوشبو ہے۔ اور ہم اپنے بچوں کے لیے اس کی برکت کی امید کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری

Marfat.com

رائے بہت اچھی ہے (ام سلیم رضی)

۳- آپ جس راستے پر چل نکلتے تو وہ راستہ مہک اٹھتا- اگر کوئی پیچھے آتا تو پہچان جاتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے ہیں- یہ آپ کی اعلیٰ مہک کی وجہ سے ہوتا یا آپ کے پسینے کی خوشبو سے (حضرت جابر رضی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظی نقشہ

۱- آپ کا جسم مبارک مجموعی طور پر بہت موزوں اور گٹھا ہوا تھا- اعضا کے جوڑوں کی ہڈیاں بڑی اور مضبوط تھیں جسم تر و تازہ اور توانا تھا جیسے ابھی نہائے ہوں- جسم کی نظافت کا یہ عالم تھا کہ کبھی مکھی نہ بیٹھی-

۲- میں نے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہ دیکھی- یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ کے چہرے پر سورج لوٹ رہا ہو میں نے چال میں بھی کسی کو ان سے بڑھ کر نہ پایا یوں محسوس ہوتا تھا جیسے زمین ان کے لیے سمٹی جا رہی ہو- ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے مگر آپ پرواہ نہ فرماتے (حضرت ابوہریرہ رضی)

۳- حضرت ام معبد رضی قوم خزاعہ کی بلند بخت بڑھیا ہیں- جن کے خیمے میں سفر ہجرت کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم رکھا اور اس کی مریل اور دبلی پتلی بکری سے دودھ دوہا پہلے اُمِّ معبد رضی کو پلایا پھر اپنے تین ساتھیوں حضرت ابوبکر صدیق رضی حضرت عبداللہ لیثی رضی اور حضرت عامر بن فہیرہ رضی کو پلایا اور خود بھی نوش فرمایا پھر بڑے برتن کو دودھ سے بھر کر آپ کے خیمے میں چھوڑا اور خود تشریف لے گئے- جب حضرت ام معبد رضی کا خاوند گھر آیا اور اس نے دودھ کی بہتات دیکھی تو وہ پوچھنے لگا کہ یہ کس کا فیضان ہے تو حضرت ام معبد رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین اور حسین الفاظ میں یوں تصویر کھینچی-

"پاکیزہ اور کشادہ چہرہ- پسندیدہ خو- نہ پیٹ باہر نکلا ہوا نہ سر کے بال گرے ہوئے

Marfat.com

زیبا۔ صاحبِ جمال، آنکھیں سیاہ و فراخ، بال لمبے اور گھنے، آوازیں ذرا بھاری پن، بلند گردن، سرمگیں چشم، باریک اور پیوستہ آبرو، سیاہ گھنگھریالے بال، خاموش وقار کے ساتھ، دور سے دیکھنے میں دلفریب، قریب سے شیریں وحسین، شیریں کلام، واضح الفاظ کلام کمی بیشی الفاظ سے معرا، تمام گفتگو موتیوں کی لڑی، میانہ قد کہ کوتائی نہ پسندیدہ نہ ہو نہ طویل کہ طوالت سے آنکھ نفرت کرے۔ رفیق ایسے کہ گرد و پیش رہیں، حکم خاموشی سے سنیں اور تعمیل کے لیے جھپٹ پڑیں۔ مخدوم، مطاع، نہ کوتاہ سخن نہ فضول گو۔

باب نمبر ۵

لباسِ مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر کو اختیار فرمایا تھا اس لیے ہر معاملے میں سادگی اور کفایت شعاری سے کام لیتے۔ آپ کا لباس اخلاقی اصولوں کی پابندی کا مظہر بھی تھا اور ذوقِ سلیم کا ترجمان بھی۔ آیئے حضور سرورِ کائنات اور محبوبِ ربِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لباسِ مبارک پر ایک نظر ڈالیں۔

عمامہ شریف:

۱۔ سر پر عمامہ باندھتے۔ نہ بہت بھاری نہ بہت چھوٹا۔ بعض روایات میں اس کی لمبائی سات گز آئی ہے اور بعض میں تین گز۔

۲۔ عمامہ کا سیاہ رنگ زیادہ مرغوب تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر سیاہ عمامہ ہی زیبِ سر فرمایا ہوا تھا۔ کبھی کبھی مٹیالا اور سفید عمامہ بھی استعمال فرمایا ہے۔

۳۔ عمامہ باندھتے وقت اس کا آخری بل آگے کی بجائے پیچھے کی طرف اڑس لیتے۔ عمامے کا شملہ ضرور چھوڑتے جو ایک بالشت بھر ہوتا۔ اسے پیچھے کی جانب دونوں شانوں

Marfat.com

کے درمیان رکھتے۔ بعض اوقات یہ شملہ پھیلا کر سر پر ڈال لیتے[1] کبھی عمامے کا آخری بل ٹھوڑی کے نیچے سے لے کر گردن کے گرد لپیٹ لیتے۔ بعض دفعہ شملہ آگے دائیں جانب بھی کر لیتے۔

۴۔ عمامہ شریف کو تیل سے بچانے کے لیے ایک خاص کپڑا (قناع) بالوں پر استعمال فرماتے۔

۵۔ عمامہ کے نیچے ٹوپی بھی استعمال فرمائی جو عام طور پر سفید رنگ کی اور چپٹی ہوتی۔

۶۔ عمامہ باندھنا سنت ہے بلکہ اہل اسلام کو اس کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشادِ مصطفوی ؐ ہے کہ عمامہ باندھا کرو۔ حلم میں بڑھ جاؤ گے۔ دوسری جگہ فرمایا تم عمامے باندھا کرو یہ فرشتوں کی نشانی ہے اور انہیں اپنے پیچھے لٹکاؤ۔

رومال اور ٹوپی کا استعمال :

۱۔ اگر عمامہ نہ ہوتا تو کپڑے کا ایک رومال سر پر باندھ لیتے۔ نظافت وصفائی کا یہ عالم تھا کہ کبھی بھی اس رومال کو میلا نہ دیکھا گیا۔

۲۔ کبھی کبھی سفید ٹوپی بھی پہنی۔ گھر میں اوڑھنے کی ٹوپی چپٹی ہوتی لیکن سفر کی ٹوپی اوپر اٹھی ہوتی۔

۳۔ سوزنی نما سلے ہوئے کپڑے کی ٹوپی بھی پہنی ہے۔

قمیض مبارک :

۱۔ قمیض بہت پسند فرماتے۔ اس کے آستین تنگ ہوتے نہ زیادہ فراخ۔ آستین کلائی اور ہاتھ کے جوڑ تک پہنچتی۔ قمیض کا گریبان سینے پر رکھتے۔ کبھی قمیض بغیر گریبان کے بھی پہنی ہے جو کندھوں پر دائیں بائیں سے کھلتی تھی۔

۲۔ قمیض پہنتے وقت پہلے دایاں بازو ڈالتے پھر بایاں۔ اسی طرح ہر کام کو دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے۔

---

[1] یہ تمازت آفتاب سے بچنے کے لیے ہوتا۔

Marfat.com

۳۔ سفید رنگ کا لباس بہت محبوب تھا۔ سبز رنگ کو بھی پسند فرماتے اور اس رنگ کا لباس بھی زیب تن فرمایا۔

۴۔ آپ کا مسلک اعتدال تھا۔ انتہا پسندی کو پسند نہ فرماتے تھے اس لیے خلافِ معمول تنگ آستین والا اونی جبہ بھی زیب بدن فرمایا جس کی آستینیں اتنی تنگ تھیں کہ وضو کے وقت ہاتھ آستینوں سے نکالنے پڑتے تھے۔

۵۔ سرخ دھاری دار جوڑا بھی پہنا۔ لیکن گہرے رنگ کا سرخ لباس کبھی نہ پہنا اور اس کی ممانعت بھی فرمائی۔

۶۔ نوشیروانی عبا بھی زیب تن فرمائی جس کی جیب۔ آستین اور گریبان پر ریشمی گوٹ لگی ہوئی تھی۔

۷۔ ایک دفعہ ہدیہ میں آئی ہوئی کمخواب کی قبا بھی پہنی لیکن پھر اتار کر حضرت عمر فاروق رض کے پاس بھیجدی وہ روتے ہوئے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جس چیز کو ناپسند فرمایا وہ میرے لیے پسند کیوں فرمائی۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ میں نے یہ قبا فروخت کے لیے بھیجی تھی تو حضرت عمر رض نے اسے دو ہزار درہم میں فروخت کر دیا۔

تہہ بند مبارک:

۱۔ آپ ہمیشہ تہہ بند باندھتے ناف سے نیچے رکھتے اور ٹخنوں سے اوپر

۲۔ تہہ بند کا اگلا حصہ پاؤں پر جھکا ہوتا۔

۳۔ حضرت عائشہ رض نے تبرکات نبوی کی زیارت کرواتے ہوئے ایک پیوند والا کمبل اور موٹا تہہ بند نکالا پھر فرمایا کہ حضور کا وصال انہیں دو کپڑوں میں ہوا۔

۴۔ تہہ بند ٹخنوں سے نیچے رکھنے کو سخت ناپسند فرمایا اس پر سخت وعیدیں بھی کیں مثلاً

لہ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ اللہ کے سامنے جانے کا بہترین لباس سفید لباس ہے، سفید کپڑے پہنا کرو اور سفید کپڑوں ہی میں کفن دیا کرو۔ یہ زیادہ پاکیزہ و پسندیدہ ہیں۔

Marfat.com

فرمایا جو اپنا تہہ بند تکبر کی وجہ سے نیچے گھسیٹے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائیں گے ایک شخص اپنا تہہ بند گھسیٹ رہا تھا تو اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک دھنستا ہی رہے گا۔

پائجامہ مبارک:

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پائجامہ دیکھا تو بہت پسند فرمایا اور چار درہم میں خرید لیا جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ پائجامہ پہنیں گے تو جواب میں فرمایا کہ ہاں پہنوں گا۔ سفر میں بھی حضر میں بھی۔ دن کو بھی رات کو بھی۔ مجھے حفظ ستر کا حکم دیا گیا ہے اور اس سے زیادہ ستر پوش کوئی اور لباس نہیں۔ مگر اس میں اختلاف ہے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاجامہ مبارک پہنا یا نہیں؟ زیادہ قوی یہی ہے کہ پہنا نہیں البتہ صحابہ کرام اسے پہنا کرتے تھے۔

نوٹ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پائجامے کو پسند فرمانا اسے سنت لباس داخل کر دیتا ہے۔

چادر مبارک:

۱۔ آپ چادر اوڑھتے جس کی لمبائی ۴ گز اور چوڑائی ۲½ گز ہوتی۔ یہ ادا اللہ کو اتنی پسند تھی کہ قرآن پاک میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ کہہ کر پکارا۔ یعنی اے چادر اوڑھنے والے۔

۲۔ یمن کی دھاری دار چادریں جنہیں عربی میں حبرہ کہتے ہیں بہت پسند فرماتے۔

۳۔ چادر اوڑھنے کا انداز یہ تھا کہ کبھی اوپر کر لیتے اور کبھی دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیتے۔ کبھی بیٹھے ہوئے ٹانگوں کے اردگرد لپیٹ لیتے۔ بعض اوقات اسے تہہ کر کے تکیہ بھی بنا لیتے۔

۴۔ معزز مہمانوں کی آمد پر ان کی تواضع کے لیے چادر بچھا دیتے۔ ان خوش قسمت افراد

Marfat.com

میں حضرت حلیمہ رض، حضرت حسان رض اور حضرت عدی بن حاتم رض شامل ہیں۔

نعلین مبارک:

١- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک چپل نما تھے۔ ہر ایک کے دو دو تسمے دوہری تہہ والے تھے ایک تسمہ انگوٹھے اور متصل کی انگلی مبارک کے بیچ میں اور دوسرا انگشت میانہ اور چھنگلیا کے درمیان اس کی لمبائی ایک بالشت دو انگل تھی۔ تلوے کے پاس سے سات انگل چوڑا اور دونوں تسموں اور پنجے کے درمیان دو انگل کا فاصلہ تھا۔

٢- نعلین مبارک کا چمڑا بغیر بالوں کے ہوتا۔

٣- جب آپ نعلین شریف پہنتے تو پہلے دایاں پاؤں ڈالتے پھر بایاں پاؤں۔ اتارتے وقت پہلے بایاں اتارتے پھر دایاں۔

٤- اگر جوتا اٹھانے کی ضرورت پڑتی تو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی سے اٹھاتے۔

٥- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی ایک جوتا پہن کر نہ چلے۔ یا دونوں پہنے یا دونوں نہ پہنے۔

٦- جوتے کبھی کھڑے ہو کر پہنتے کبھی بیٹھ کر۔ لیکن بیٹھ کر پہننے کو پسند فرمایا۔

٧- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موزے بھی پہنتے۔ آپ نے نجاشی کے بھیجے ہوئے دو سیاہ موزے زیب پا فرمائے۔ دحیہ کلبی رض کے پیش کردہ موزے پھٹنے تک استعمال فرمائے۔

انگوٹھی مبارک:

١- آپ چاندی کی انگوٹھی پہنتے جس پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔ اس کی ترتیب یوں تھی

بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے وقت یہ انگوٹھی اتار دیتے۔

٢- یہی نقش بطور مہر استعمال فرماتے جب کبھی شاہان وقت کو خط لکھنے کی ضرورت پیش آتی۔

٣- حبشی پتھر کے نگینے والی چاندی کی انگوٹھی بھی شوق فرمائی۔

٤- انگوٹھی کا نگینہ اندر ہتھیلی کی طرف رکھتے۔

Marfat.com

۵۔ انگوٹھی دائیں بائیں ہاتھوں کی چھنگلیا میں پہنتے۔

۶۔ چاندی کی انگوٹھی کا وزن ایک مثقال یعنی ۴½ ماشے سے زیادہ جائز نہیں۔

(حضرت بریدہ رض)

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی انگلی اور ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ (حضرت علی رض)

جمعۃ المبارک کا لباس:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص سفید جوڑا جمعۃ المبارک کے لیے تیار کروایا تھا۔ جو صرف جمعہ کے دن زیب تن فرماتے پھر جمعہ کے بعد تہہ کر کے رکھ دیتے۔

لباس پہنتے وقت دعا:

حضرت ابو سعید خدری رض فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام رکھتے مثلاً عمامہ۔ قمیض چادر وغیرہ پھر فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔

(الٰہی تیرا شکر ہے جیسے تو نے مجھے پہنا دیا ہے میں اس کی بھلائی اور جس کے لیے بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور اس کی برائی اور جس کے لیے بنایا گیا ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں)

۲۔ حضرت معاذ بن انس رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیا کپڑا پہنے اور یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۳۔ اگر کوئی شخص نیا لباس پہن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تو آپ فرماتے حَسَنَۃٌ حَسَنَۃٌ اَبْلِ وَاَخْلِقْ (اچھا ہے بہت اچھا ہے۔ دیر تک پہنو اور پرانا

Marfat.com

کردینی تمہاری زندگی درازہو)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ جب کوئی شخص آپ کے لباس یا بدن مبارک سے کوئی تنکا ہٹا دیتا تو بطور شکریہ فرماتے۔

مَسَحَ اللّٰہُ عَنْکَ مَا تَکْرَہُ

(اللہ تعالیٰ اس شے کو تجھ سے دور کرے جو تجھے ناپسند ہو)

سونے اور ریشم کی ممانعت

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی و سرخ لباس، سونے کی انگوٹھی اور رکوع میں قرآن پڑھنا سب منع فرمایا (حضرت علی رض)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا۔ پھر فرمایا کہ یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہیں۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی آگ کی چنگاری لیتا ہے اور اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔

۴۔ جو اپنے پیارے کو آگ کا حلقہ پہنانا چاہے اسے سونے کا حلقہ پہنادے اور جو اپنے حبیب کو آگ کے کنگن پہنانا چاہے تو اسے سونے کے کنگن پہنادے۔ لہٰذا تم چاندی کو لازم پکڑو اور اس سے کھیلو کودو۔

۵۔ اگر تم جنت کا زیور اور وہاں کا ریشم پسند کرتے ہو تو اسے دنیا میں نہ پہنو۔

۶۔ عورتوں کا باریک لباس پہننا بھی بہت ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب عورت بلوغ کو پہنچ جائے تو جائز نہیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ بھی دیکھا جائے۔

(حضرت عائشہ رض)

Marfat.com

باب نمبر ٦

آرائش وزیبائش

رسول العلمین، سید المرسلین اور شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم طبعًا سادہ تھے لیکن اس کے باوجود صفائی اور نظافت کا بہت خیال رکھتے۔ دوسروں کو بھی صاف ستھرا رہنے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّ یُحِبُّ الْجَمَال

اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری حسن کے مجسمے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا ہر عضو قدرتی طور پر آراستہ فرمایا تھا۔ اس قدرتی آرائش کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسبابِ آرائش وزیبائش بھی استعمال فرماتے۔ خود صاف کپڑے پہنتے اور صحابہ کو صاف رہنے کی تلقین فرماتے۔ اگر کوئی صحابی میلے کپڑوں میں ملبوس یا پراگندہ بال حاضرِ خدمت ہوتا تو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اسے کپڑے دھلانے اور بال سنوارنے کا بلواسطہ یا بلاواسطہ حکم فرما دیتے۔

آیئے اب معمولات نبوی ؐ کا نظارہ کرتے ہیں۔

تیل لگانا اور کنگھی کرنا:

١۔ داڑھی اور سر مبارک میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے۔ سر مبارک میں کثرت سے تیل لگانے کے عادی تھے اس لیے تیل کی چکناہٹ سے بچنے کے لیے قناع استعمال فرماتے۔

٢۔ داڑھی مبارک میں تیل لگاتے تو گردن کے حلقہ حصے سے شروع فرماتے۔ اور جب سر پہ تیل لگاتے تو پیشانی کے رُخ سے شروع فرماتے۔

٣۔ اپنے بال مبارک بہت سلیقے سے رکھتے۔ بعض اوقات ازواجِ مطہرات سے بھی کنگھی کرواتے۔

Marfat.com

۴۔ درمیان سے مانگ نکالتے۔ پہلے دائیں طرف کنگھی کرتے پھر بائیں طرف۔

۵۔ کبھی کبھی آپ کے بال مبارک کنگھی میں اکھڑ کر الجھ جاتے تھے۔ جادو ان ہی بالوں پر کیا گیا تھا۔

۶۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی لگا کر بھی داڑھی مبارک میں کنگھا فرماتے۔

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

بال تراشنا اور سنوارنا :

۱۔ آپ حجامت بنوانے، لبوں کے بال لینے اور داڑھی مبارک کو دائیں بائیں سے درست فرماتے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں (۱) ختنہ کرنا (۲) زیر ناف بال لینا (۳) مونچھیں کاٹنا (۴) ناخن تراشنا (۵) بغل کے بال اکھیڑنا (ابو ہریرہ رض)

۳۔ ایک اور فرمان عالی ہے کہ مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کراؤ۔

۴۔ جو شخص داڑھی اور سر کے بال رکھے تو اسے چاہیئے کہ ان کو سلیقے اور شائستگی سے رکھے (فرمان مصطفوی ﷺ)

۵۔ جو اپنی مونچھوں سے کچھ نہ لے (یعنی انہیں چھوٹا نہ کرائے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (زید بن ارقم رض)

۶۔ عورتوں کا بال تراشنا، منڈوانا یا مصنوعی طریقے سے لمبا کرنا سب منع فرمایا اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی (مشکوٰۃ)

۷۔ آپ نے حج مبارک کے موقع کے سوا کبھی سر نہ منڈایا۔ البتہ چھوٹے کرواتے تھے۔ یہ بال مبارک صحابہ تبرکاً محفوظ کر لیتے تھے۔ ایک بال حضرت خالد بن ولید رض کی ٹوپی میں سلا ہوا تھا۔ دو بال مبارک مجھے بھی دیکھنے نصیب ہوئے۔ ایک شاہی مسجد لاہور کے تبرکات میں اور دوسرا اسپال شریف میں۔ صحابہ میں سے بھی حضرت علی رض کے سوا کوئی سر نہیں منڈاتا تھا وہ اپنے سر منڈانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنابت ہر بال کی جڑ میں ہے اگر ایک بال بھی خشک رہ گیا تو غسل نہ ہوگا۔ اس لیے

Marfat.com

میں سر کے بالوں کا دشمن ہوں۔

۸۔ بعض سر منڈانا اور بعض چھوڑ دینا سخت ناپسند تھا۔ ارشاد فرمایا کہ یا سارے بال رکھو یا سارے منڈا دو۔

آجکل بعض جُہلا سر کی چوٹی پر چند بالوں کی لٹ منت کے طور پر رکھ دیتے ہیں یہ سخت گناہ ہے۔

خوشبو لگانا:

۱۔ مجھے تین چیزیں بہت پیاری کی گئی ہیں خوشبو، بیویاں اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے (انس رض)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو بہت مرغوب تھی اس کا کثرت سے استعمال فرماتے اپنے گھر حضرت عائشہ صدیقہ رض سے بھی تیار کرواتے اور ہدیے میں آئی ہوئی خوشبو بھی قبول فرماتے۔

۳۔ لوبان اور کافور کی دھونی بھی لیتے (جیسے آجکل اگربتیاں جلائی جاتی ہیں)

۴۔ ارشاد فرمایا مَردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو اور رنگ مخفی۔ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک چھپی ہوئی۔ (حضرت ابو ہریرہ رض)

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عطردان تھا جس سے خوشبو لگاتے (انس رض) مشک، عود اور ریحان کی خوشبو بہت پسند فرماتے۔

۶۔ آخرات میں خوشبو لگانا پسند فرماتے۔

۷۔ مہندی کے پھول کی بھینی بھینی خوشبو بھی بہت پسند تھی۔

۸۔ یاد رکھیں مرد کو ہر جگہ ہر وقت خوشبو لگانا جائز ہے لیکن عورت خوشبو لگا کر گھر سے باہر نہیں آ سکتی۔ اگر آئے تو ایسی عورت زناکارہ کے حکم میں ہے۔

سُرمہ لگانا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں قدرتی طور پر سرگیں تھیں لیکن پھر بھی سُرمہ

Marfat.com

لگاتے۔ دو حدیثیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے رات کے وقت تین سلائیاں ہر آنکھ میں لگاتے۔ پہلے داہنی آنکھ میں پھر بائیں آنکھ میں۔

۲۔ تم (اثمد) سُرمہ لگایا کرو وہ نگاہ میں جلا پیدا کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

آئینے کا استعمال:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئینہ بھی استعمال فرماتے۔ جب آئینے میں چہرہ دیکھتے تو یہ الفاظ پڑھتے اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ رِزْقِیْ۔

(اے اللہ تو نے میری تخلیق کو اچھا کیا پس میرے اخلاق کو بھی اچھا فرما دے اور مجھ پر میرا رزق وسیع فرما دے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینے کی ایک مزے دار کرامت بھی سن لیں۔

آئینہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت:

وصال نبویؐ کے بعد ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضؓ کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ وہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضؓ کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ "جو شخص مجھے خواب میں دیکھے وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا" اب جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے تو میں انہیں بیداری میں کیسے دیکھ سکوں گا۔ اس پر حضرت ام سلمہ رضؓ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مستعمل آئینہ دیا۔ جب حضرت ابن عباس رضؓ نے اس میں اپنا چہرہ دیکھا تو اپنے چہرے کی بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عکسِ جمیل دیکھا۔ سبحان اللہ۔

ناخن ترشوانا:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ اور پاؤں مبارک کے ناخن ترشواتے۔ دائیں ہاتھ کی انگلی شہادت سے شروع فرما کر چھنگلیا کی طرف لے جاتے اور پھر دائیں انگوٹھے

Marfat.com

پر ختم فرماتے۔ بائیں ہاتھ کے ناخن ترشواتے وقت بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع فرماتے اور انگوٹھے پر اختتام فرماتے۔ پاؤں مبارک کے ناخن دائیں پاؤں کی چھنگلیا سے شروع فرماتے اور ترتیب وار آگے بڑھتے ہوئے بائیں پاؤں کی چھنگلیا پر ختم فرماتے۔

۲۔ چالیس دن سے زیادہ ناخن رکھنے اور زیر ناف بال چھوڑنے کو منع فرماتے۔

۳۔ جمعرات پچھلے ٹائم اور جمعۃ المبارک کو ناخن اتارنا مستحب ہے۔ لمبے ناخن رکھنا یا انہیں دانتوں سے کاٹنا قلتِ رزق کا باعث ہے۔ پھر صحت کے لیے بھی مضر کہ ان میں میل پھنس کر کھانے میں ملتا ہے اور معدے میں پہنچ کر نقصان کرتا ہے۔

مہندی اور خضاب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تا حیات سیاہ رہے اس لیے انہیں خضاب کی ضرورت نہ پڑی۔ البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ، سبز اور زرد خضاب پسند فرمایا لیکن سیاہ خضاب سخت ناپسند۔ ارشاد نبوی ملاحظہ ہو۔

۱۔ آخر زمانہ میں ایک قوم ہوگی جو سیاہی سے خضاب کرے گی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکیں گے (ابن عباس رض)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بیان جواز کے لیے وَرس اور زعفران سے اپنی داڑھی مبارک رنگتے تھے (تاکہ خضاب سنت بن جائے۔ (حضرت ابن عمر رض)

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہندی لگایا کرو کیونکہ یہ اسلام کا خضاب ہے۔ یہ نظر کو صاف اور تیز کرتا ہے۔ درد سر کو دور کرتا ہے اور ماندگی کو سکون بخشتا ہے (حضرت انس رض) اسی لیے علماء احناف مہندی کو سنت کہتے ہیں۔

۴۔ زینت کے لیے مردوں کو ہاتھوں پر مہندی لگانا منع فرمایا۔ البتہ زخم، خراش اور پاؤں کی تکلیف کی صورت میں مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔

۵۔ عورتوں کو اپنے ہاتھ اور ناخن مہندی سے رنگنے کی اجازت فرمائی بلکہ اس کی

Marfat.com

ترغیب بھی دی۔ خیال رہے کہ آجکل کی ناخن پالش ہرگز عورتوں کو استعمال نہیں کرنی چاہیئے یہ مانع وضو ہے اور مانع غسل بھی۔ اس طرح بڑی نحوست پھیلنے اور بے شمار عبادات کے ضائع ہو جانے کا قوی امکان ہے۔ اس سے اپنی ماؤں، بہنوں، بیویوں اور بچیوں کو منع کیجئے۔

سفید بالوں کی فضیلت:

اوپر مہندی اور خضاب کا ذکر ہوا اس لیے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ کو سفید بالوں کی فضیلت کا علم بھی ہو جائے۔ تاکہ اگر یہ فضیلت اللہ تعالیٰ ہم میں سے کسی کو دے تو ہم اسے ضائع یا متغیر نہ کریں۔ اس سلسلے میں دو حدیثیں پیش خدمت ہیں۔

۱۔ بڑھاپے کی نشانی نہ اکھیڑو یہ مسلمان کا نور ہے جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے (ایک سفید بال کے بدلے) اللہ تعالیٰ اسکے لیے ایک نیکی لکھتا ہے ایک گناہ مٹاتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ (عمرو بن شعیبؓ)

۲۔ اسلام میں جو شخص بوڑھا ہو جائے تو وہ اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔

(کعب بن مرہؓ)

باب نمبر ۷

اندازِ بیان

اندازِ گفتگو ہی مرتبے، کردار، کمال اور شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داریاں انتہائی عظیم تھیں۔ ایک طرف وہ عظیم سلطنت کے حاکم اعلیٰ تھے تو دوسری طرف ایک نئے دین کے داعی جس کی ہر ضرب جاہلیت کے مضبوط بتوں کو پاش پاش کر رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک بڑے کنبے کی نگہداشت کرنا تھی۔ یقیناً

Marfat.com

ان میں سے ہر ایک ذمہ داری اپنی جگہ پر ثقیل سے ثقیل تر تھی۔ لیکن سبحان اللہ یہ محبوبِ خدا سنجیدگی، تبسم اور مزاح کا حسین امتزاج تھا۔ دنیاوی گفتگو ہوتی تو اس میں شامل ہوتے آخرت زیر بحث آتی تو اس موضوع پہ کلام فرماتے۔ لیکن اندازِ گفتگو اتنا دلکش، محبت آمیز اور مبنی حقیقت ہوتا تھا کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى کی تصویر نظر آتا تھا اس کی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت اُمِّ معبدرضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو ایسی تھی جیسے موتیوں کی لڑی۔

۲۔ گفتگو میں بالعموم مسکراہٹ کی آمیزش رہتی۔ اہم کلمات تین مرتبہ دہراتے۔

۳۔ گفتگو کے دوران بار بار آسمان کی طرف دیکھتے۔

۴۔ جب کسی بات پر زور دینا مقصود ہوتا تو ٹیک سے سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے۔ حاضرین کو ڈراتے وقت دوران گفتگو زمین پر ہاتھ مبارک مارتے۔

۵۔ وضاحت کے لیے ہاتھ اور انگلیوں کے اشارے سے بھی مدد لیتے۔

۶۔ کسی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا تو پورا ہاتھ مبارک حرکت میں لاتے۔

۷۔ تعجب کے موقعوں پہ ہتھیلی کو الٹ دیتے کبھی سر ہلاتے اور کبھی ہونٹوں کو دانتوں سے دباتے۔

۸۔ آپ کی گفتگو کا ادبی معیار بہت بلند ہوتا۔ بعض اوقات عرب کے فصحا بھی نہ سمجھ سکتے۔ نیز ارشاد فرمایا کہ اللہ نے مجھے اچھا ادب سکھایا ہے اور میری پرورش قبیلہ بنو سعد میں ہوئی ہے۔

۹۔ آپ بہت فصیح و بلیغ اللسان تھے۔ چند کلمات میں سمندر کو کوزے میں بند کر دیتے تھے۔ انہیں کتب احادیث میں جوامع الکلم کہا جاتا ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیازات میں سے ہیں۔ چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

i۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

Marfat.com

ب : اَلْحَرْبُ خِدْعَۃٌ ۔ جنگ چالوں کا نام ہے۔

ج : سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُہُمْ قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے۔

د : مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ۔ جو رحم نہ کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

ہ : اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ ۔ اچھا کلمہ صدقہ ہے۔

س : اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ : مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

۱۰۔ الفاظ کی تکرار، ہم قافیہ اور ہم ردیف الفاظ کا استعمال آپ کی ادبی صلاحیت کا مظہر ہے۔

کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ وَثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ وَحَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں اور میزان میں بہت بھاری نکلیں گے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت محبوب ہیں وہ دو کلمے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ہیں۔

دیکھا کتنا پیارا اور حسین بیان ہے واقعی موتیوں کی لڑی محسوس ہوتا ہے۔

۱۱۔ ایسی باتیں جن کا تفصیلی ذکر تہذیب سے گرا ہوا ہوتا اسے کنایہ سے ذکر کرتے۔

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر ناراض ہوتے تو اس سے منہ پھیر لیتے اس کے سلام کا جواب نہ دیتے۔ لیکن عام لوگوں کے سامنے اسے نہ ڈانٹتے۔

۱۳۔ جب خوش ہوتے تو گویا حیا سے آپ کی آنکھیں بند ہو جاتیں۔

۱۴۔ کسی سوچ و فکر میں یا انتہائی سنجیدہ گفتگو کے دوران لکڑی سے زمین کریدتے۔

۱۵۔ آپ نہ کسی کی مذمت فرماتے نہ عیوب کی تلاش کرتے، صرف اچھا، بامعنی اور پُروقار کلام کرتے جس میں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی ہوتی۔

Marfat.com

۱۶- اگر کوئی اجنبی آداب مجلس سے ناآشنا ہوتا تو اس کی بدتمیزی اور بے ڈھنگی کا جواب بھی نرمی اور تحمل سے دیتے - اس کی باتوں پر گرفت نہ فرماتے۔

۱۷- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گفتگو فرما رہے ہوتے تو صحابہ اتنی توجہ اور خاموشی سے بیٹھتے یوں محسوس ہوتا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ جو ذرا سی جنبش سے اڑ جائیں گے۔ گفتگو کے دوران صحابہ کے سوالات کا جواب بھی مرحمت فرماتے۔ زیادہ تر روئے سخن حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی طرف رہتا۔

۱۸- گفتگو جلدی جلدی لگاتار نہ فرماتے بلکہ ہر مضمون ایسا صاف اور دوسرے سے ممتاز ہوتا تھا کہ حاضرین اچھی طرح ذہن نشین کر لیتے۔

۱۹- آپ بحث مباحثہ اور ضرورت سے زیادہ کلام کو ناپسند فرماتے۔

۲۰- جب تک مجلس میں بولنے والا اپنی بات پوری کر کے چپ نہ ہو جاتا آپ نہ بولتے اسی ادب کی تعلیم اوروں کو بھی دی کہ بات کو کاٹا نہ جائے۔

۲۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراز خاموشی والے تھے (جابر بن سمرہ رضؓ)

۲۲- آپ کے کلام میں ترتیل و ترسیل (آہستگی اور ٹھہراؤ) تھا۔ (جابرؓ)

۲۳- رسول اللہ نہ عادتاً بری باتیں کرتے نہ تکلفاً نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے (عائشہؓ)

۲۴- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے (ابوسعید خدری رضؓ)

۲۵- قسم ان الفاظ میں اٹھاتے

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ   وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ

(قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے) (قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے)

۲۶- کسی پر عتاب کرنا مقصود ہوتا تو مندرجہ ذیل تین کلمات میں سے کوئی ایک فرماتے۔

تُرِبَ جَبِیْنُہٗ - اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔ رَغِمَ اَنْفُ فُلَانٍ۔ فلاں کی ناک خاک آلود ہو جائے۔ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ تجھے تیری ماں کھوئے

Marfat.com

۲۷۔آپ نہ سخت زبان تھے نہ سخت دل۔ نہ آپ چلاکر کلام فرماتے۔ نہ فحش گوئی اور بد کلامی فرماتے۔ نہ عیب گیر تھے کہ دوسروں کے عیوب تلاش کریں اور نہ ہی زیادہ مبالغہ آمیز کسی کی تعریف فرماتے۔ نہ ہی بے جا اور بیہودہ مذاق کرتے۔ آپ حد درجہ سخی تھے۔ بخل کو ناپسند کرتے بلکہ اس کی مذمت فرماتے۔ جب آخرت کے معاملات پر گفتگو فرمارہے ہوتے تو جب محسوس فرماتے کہ سامعین موضوع پر کم توجہ دے رہے ہیں تو موضوع کو بدل دیتے کسی دنیاوی معاملات پر گفتگو شروع فرماتے یہاں تک کہ حاضرین کی اکتاہٹ ختم ہو جاتی۔ پھر ذکر آخرت چھیڑتے۔

۲۸۔ اگر حضور کسی اہم سوال کا جواب دے رہے ہوتے اور سلسلہ کلام ختم ہونے سے قبل کوئی اور سوال کر دیتا تو آپ سلسلہ بیان جاری رکھتے۔ ایسا معلوم ہوتا گویا آپ نے سُنا ہی نہیں۔ جب گفتگو ختم فرمالیتے تو پھر سائل سے اس کا سوال معلوم کرتے اور جواب مرحمت فرماتے۔ اخلاق کا کیا اعلیٰ نمونہ ہے۔

خطابت:

عرب اور قریش فصاحت و خطابت میں بے نظیر تھے۔ حضور سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قبیلہ قریش کے ہی چشم و چراغ تھے اس لیے آپ میں یہ جوہر وافر مقدار میں پائے گئے۔ فریضہ قیادت نے جب بھی تقاضا کیا تو آپ کی زبان کبھی نسیم سحری کے جھونکوں کی طرح، کبھی آب رواں کی طرح اور کبھی تیغ برق آفریں کی طرح گلفشانی کرتی۔ آپ خود فرماتے "اَنَا اَعْرَبُكُمْ۔ اَنَا مِنْ قُرَيْشٍ۔ وَلِسَانِيْ لِسَانُ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ"
(ترجمہ۔ میں تم سب سے زیادہ فصیح ہوں۔ میں قریشی ہوں اور میری زبان بنی[1] سعد بن بنی بکر کی زبان ہے) آپ اعلیٰ پائے کے خطیب تھے۔ آپ کی خطابت کی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ آپ کا خطبہ مختصر لیکن نماز دراز ہوتی۔ خطبے میں عموماً زہد و تقویٰ، حسن اخلاق، خوف قیامت

---

[1] بنو سعد قبیلہ بنو ہوازن کی ایک شاخ ہیں ان کی فصاحت پورے عرب میں مسلّمہ ہے۔

Marfat.com

عذاب قبر اور صفات الٰہی بیان فرماتے۔ وعظ کے دوران دائیں بائیں جھوم جاتے تاکہ دونوں طرف کے لوگ مستفیض ہوں۔

۲۔ خطبہ جب مسجد میں دیتے تو عصا پر ٹیک لگاتے۔ کچھ عرصہ ستون حنانہ کے ساتھ کھڑے ہو کر بھی خطبہ دیتے رہے پھر منبر مبارک بن گیا تو اس پر بیٹھ کر خطبہ دینے لگے۔

۳۔ میدان جنگ میں جب خطبہ دیتے تو کمان پر ٹیک لگاتے۔

۴۔ کبھی کبھار سواری پر بھی خطبہ دیا۔

۵۔ خطبے کے دوران حسب ضرورت ہاتھوں کو حرکت دیتے۔

۶۔ آپ بوقت ضرورت طویل خطبہ بھی دیتے۔ ایک دفعہ کا ذکر حضرت عمر بن الخطاب رض سناتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے وقت منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور غروب آفتاب تک ہمیں خطاب فرمایا۔ صرف نمازوں کے لیے منبر شریف سے اترے اس دن قیامت تک ہونے والے ہر واقع کی خبر دے دی۔

۷۔ وعظ روزانہ نہ فرماتے۔ ہمیں بھی اسی کی تعلیم دی ہفتے میں ایک دن یا دو دن وعظ کرنے کی اجازت فرمائی۔ البتہ دوست احباب کو مبحوث علمیہ (علم دین کی بحثیں) کی اجازت ہر وقت ہے یہاں جس وعظ کی ممانعت ہے وہ مجبور کر کے وعظ سنانا ہے۔

۸۔ دربار اقدس میں مردوں کا ہجوم رہتا اس لیے عورتیں وعظ سننے کا موقع کم پاتیں۔ پھر آپ نے مستورات کی درخواست پر ایک دن ان کے لیے مخصوص فرمایا۔ عیدین کے موقعوں پر بھی عورتوں کو علیحدہ وعظ فرماتے۔ ایک دفعہ عید کے موقع پر عورتوں کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم صدقہ زیادہ کیا کرو۔ میں نے دیکھا ہے کہ تم زیادہ جہنم میں ہو تو اس پر عورتوں نے عرض کیا یارسول اللہ کیوں؟ فرمایا تم اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو اور لعن طعن میں زیادتی کرتی ہو۔ میں نے عورت سے بڑھ کر ناقص عقل اور ناقص دین نہ دیکھی جو عقلمند آدمی کی مت مار دیتی ہو۔ عورتوں نے عرض کیا ہم ناقص عقل اور ناقص دین کیوں

Marfat.com

ہیں۔ فرمایا کیا تمہاری گواہی آدھی نہیں ہے یہ تمہارے نقصِ عقل کی علامت ہے۔ اور کیا تم حیض و نفاس میں نماز روزہ چھوڑ نہیں دیتی ہو یہ تمہارے دین کا نقص ہے۔

بیان کی اثر آفرینی:

آپ کی ہر بات دل میں جگہ پاتی اور سامعین پر فوراً اثر انداز ہوتی۔ اس اثر انگیزی کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ جھاڑ پھونک کرنے والے آدمی کا واقعہ:

مکی دورِ نبوت میں بارگاہِ اقدس میں ایک ساحر ضمّاد آیا اور کہنے لگا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ کو کچھ ہوا سی لگی ہوئی ہے (یعنی جنون کی کیفیت ہے) تو میں اس کی جھاڑ پھونک کرتا ہوں آپ مجھے اپنی کیفیت بتائیں۔ آپ نے جواباً یہ کلمات پڑھے۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ۔

ساحر کہنے لگا اپنے کلمات دہرائیے آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے وہ کہنے لگا کہ میں نے کاہنوں اور شاعروں کا کلام سنا ہے۔ میں نے آپ جیسے کلمات کسی سے نہیں سنے۔ یہ تو سمندر کی تہہ کو پہنچے ہوئے ہیں اپنا ہاتھ نکالیے میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں پھر اس نے بیعت کر لی۔

۲۔ انصار کی گریہ زاری:

غزوہ حنین کے موقع پر قریش مکہ کو خوب انعامات ملے تو چند انصاری جوانوں نے یہ کہا "مشکلات میں ہم یاد آتے ہیں اور غنیمت دوسرے لوگ حاصل کر لیتے ہیں" یہ چرچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئے تو آپ نے انصار کو بلا کر یہ خطبہ دیا۔

"کیا یہ سچ نہیں کہ تم لوگ گمراہ تھے، خدا نے میرے ذریعے تمہیں ہدایت بخشی۔ تم منتشر

Marfat.com

اور پراگندہ تھے خدا نے میرے ذریعے سے تمہیں متحد و متفق کیا۔ تم مفلس تھے خدا نے میرے ذریعے آسودہ حال کیا۔

ہر سوال پر انصار نے یہ کہا کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر بہت احسان ہے۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ نہیں تم یہ جواب دو" اے محمد! تم کو لوگوں نے جھٹلایا تو ہم نے تمہاری تصدیق کی۔ تمہیں لوگوں نے جب چھوڑ دیا تو ہم نے پناہ دی۔ تم جب مفلس ہو کر آئے تو ہر قسم کی مدد کی" تو میں کہتا جاؤں گا "ہاں"۔ "لیکن اے گروہ انصار کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے جائیں اور تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے جاؤ"

یہ سن کر انصار بے اختیار چیخ اٹھے کہ " ہم کو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم درکار ہیں"

مزاح اور خوش طبعی:

حدیث پاک میں ہے کہ " وَتَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ " (اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی ایک نیکی ہے) آپ ان الفاظ کی مکمل تصویر تھے۔ مجلس میں شگفتگی کی فضا پیدا کرنے کے لیے مزاح اور دل لگی کی باتیں کرتے۔ توازن و اعتدال ہمیشہ ملحوظ رہتا مزاح کا عنصر آٹے میں نمک کی طرح ہوتا۔ نہ کسی کی دل آزاری ہوتی نہ ٹھٹھا لگا کر ہنسی ہوتی بس غنچوں کا سا تبسم تھا جو چہرہ اقدس پر سایہ فگن رہتا۔ صحابہ مجلس رسالت میں انتہائی باادب بیٹھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ بے تکلف اور خوش مزاج دوست کا سا سلوک کرتے۔ مزاح کے چند لطیف واقعات درج ذیل ہیں۔

۱۔ کسی سائل نے سواری کا اونٹ مانگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تمہیں اونٹنی کا بچہ دیں گے۔ سائل بار بار کہتا کہ یا رسول اللہ میں بچے کو کیا کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ہلکا تبسم کھیل رہا تھا آپ پھر فرما دیتے بھئی بچہ ہی ملے گا۔ وہ پھر حیرت سے کہتا یا رسول اللہ مجھے فوری سواری کے لیے اونٹ کی ضرورت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک اونٹ کسی اونٹنی کا بچہ ہی تو ہوتا ہے (اس مزاح سے حاضرین

Marfat.com

بھی محظوظ ہوئے اور سائل بھی)

۲- ایک بڑھیا نے درِ دولت پر حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے جنت میں لے جائے۔ فرمایا بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی اس پر وہ رونے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو کر گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رض نے عرض کی یا رسول اللہ جب سے آپ نے اسے فرمایا ہے کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی تو یہ رو رہی ہے فرمایا عائشہ رض اسے کہو کہ جنت میں کوئی عورت بڑھاپے کی حالت میں نہیں جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ اسے نوعمر کنواری کر دیں گے۔

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رض اکٹھے کھجوریں کھا رہے تھے آپ گٹھلیاں نکال کر حضرت علی رض کے آگے رکھتے جاتے۔ آخر میں گٹھلیوں کے ڈھیر کی طرف اشارہ فرما کر مسکراتے ہوئے کہا کہ تم نے بہت کھجوریں کھائیں۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ مگر میں نے گٹھلیوں سمیت نہیں کھائیں۔

۴- حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی ابو عمیر رض نے ایک پرندہ پال رکھا تھا۔ ایک روز وہ مر گیا تو ابو عمیر اس کے غم میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا: "یَا اَبَا عُمَیْرُ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ" اے ابو عمیر تیرے مولے کو کیا ہوا حالانکہ رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا کہ پرندہ مر گیا ہے۔

۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے بہت پیار فرماتے۔ بچے جب قریب آتے تو ان کو گود میں لیتے بڑی محبت سے انہیں چیزیں کھلاتے بعض اوقات بچوں کو ایک قطار میں کھڑا کر دیتے اور خود ہاتھ پھیلا کر بیٹھ جاتے اور فرماتے کہ بھئی تم سب دوڑ کر ہمارے پاس آؤ جو بچہ ہم کو سب سے پہلے چھولے گا ہم اسے فلاں فلاں انعام دیں گے بچے بھاگ کر آپ کے پاس آتے کوئی آپ کے پیٹ پر گرتا اور کوئی سینہ اطہر پر۔ آپ ان کو سینہ مبارک سے لگاتے اور پیار کرتے۔

Marfat.com

۶۔ حضرت انس رض کو کبھی کبھی یا ذالاذنین فرماتے (اے دو کانوں والے) اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ اے لمبے کانوں والے یا پتلے کانوں والے کہ فوراً بات سن لیتے ہو۔ یہ انتہائی بے تکلفی اور پیار کا اظہار ہے۔

۷۔ حضرت مالک اشجعی رض بڑے طویل القامت اور موٹے تازے صحابی تھے۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنگ سے خیمے میں تشریف فرما تھے کہ موصوف خیمے کے دروازے پر آئے اور داخلے کی اجازت مانگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آجاؤ وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صرف سر آئے یا پورا جسم۔ آپ نے فرمایا تو سارا ہی آجا۔ کتنی بے تکلفی کا اظہار ہے۔

۸۔ حضرت زاہر رض جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیہاتی دوست تھے ایک روز بازار میں آواز دے کر کوئی چیز بیچ رہے تھے۔ اتفاق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پیچھے سے جا کر چپکے سے ان کو گود میں اٹھا لیا اور بطور خوش طبعی یہ آواز لگائی کہ اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ زاہر نے کہا مجھے چھوڑ دو کون ہے؟ جب مڑ کر دیکھا تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ حضرت زاہر رض نے کہا یا رسول اللہ! اگر آپ مجھے فروخت فرمادیں گے تو کم قیمت پائیں گے (کیونکہ حضرت زاہر رض بوڑھے بھی تھے اور کالے بھی) لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ کے نزدیک کھوٹے نہیں ہو۔

باب نمبر ۸

آدابِ مجلس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں ہم نشینوں کا بہت خیال رکھتے۔ پیار و محبت کی فضا قائم رکھتے اور صحابہ کو بھی اسی کی تلقین فرماتے۔ آیئے اس سلسلے میں رسول اللہ ؐ کی

Marfat.com

کی عادات شریفہ دیکھیں۔

۱۔ مجلس میں جاتے تو مجلس کے کنارے ہی بیٹھ جاتے۔ کندھے پھاند کر بیچ میں گھسنے سے احتراز فرماتے۔ لوگوں کو بھی یہی حکم فرماتے کہ مجلس میں جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جایا کرو لوگوں کے سروں کو پھلانگ کر آگے نہ جایا کرو۔

۲۔ اگر کوئی آپ سے ملنے آتا تو جب تک وہ خود نہ اٹھتا آپ مجلس شریف سے نہ اٹھتے۔

۳۔ اپنے زانوں ساتھیوں سے بڑھا کر نہ بیٹھتے۔

۴۔ اہل مجلس کی گفتگو میں غیر متعلق موضوع نہ چھیڑتے بلکہ ان کی گفتگو میں شریک ہو جاتے۔

۵۔ نماز فجر کے بعد مسجد میں آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتے۔ صحابہ رضہ کی خوابیں سنتے اور اپنی سناتے۔ بعض اوقات صحابہ شعر بھی پڑھتے اور جاہلیت کے قصوں پر خوب ہنسی بھی ہوتی۔

۶۔ مجلس میں موجود ایک ایک فرد پر توجہ فرماتے کہ کوئی یہ محسوس نہ کرے کہ کسی کو آپ نے اس پر فوقیت دی ہے۔

۷۔ خطاب کرنے والے کی طرف سے رُخ انور نہ پھیرتے جب تک وہ خود اپنا منہ نہ پھیر لیتا۔

۸۔ اگر کوئی آپ کے کان میں سرگوشی کرتا تو آپ بات ختم ہونے تک سر مبارک ادھر ہی جھکائے رکھتے۔

۹۔ کھڑے کھڑے اہم بحث چھیڑنے کو ناپسند فرماتے۔

۱۰۔ کبھی اکڑوں بیٹھتے کبھی دونوں ہاتھ زانوں کے گرد حلقہ زن کر لیتے بعض اوقات زانوؤں کے اردگرد چادر مبارک بھی لپیٹ لیتے۔

۱۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حلقے کے درمیان بیٹھنے کو ناپسند فرماتے۔ ایسے آدمی پر لعنت بھی کی۔

۱۲۔ آدھا دھوپ اور آدھا سائے میں بیٹھنے سے منع فرماتے اور کہتے کہ یہ شیطان کی بیٹھک ہے۔

Marfat.com

۱۳۔ کھلے کھلے بیٹھنے کو پسند فرماتے۔ ارشاد گرامی ہے کہ بہترین محفل وہ ہے جو وسیع تر ہو۔

۱۴۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی مجلس میں بیٹھ جائے جہاں شور و شغب زیادہ ہو تو اٹھنے سے قبل سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ پڑھ لے۔ تو اس کے مجلس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور نیکیاں ثبت ہو جائیں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا معمول مبارک بھی تھا کہ مجلس کے اختتام پر اور نماز کے بعد ہمیشہ یہ پڑھتے۔

۱۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما ہوتے اور ضرورت سے آپ کو گھر تشریف لے جانا ہوتا اور پھر آنے کا ارادہ نہ ہوتا تو آپ اپنے نعلین مبارک پہن کر جاتے اور اگر واپس آنے کا ارادہ مبارک ہوتا تو جوتے مجلس میں چھوڑ جاتے اور گھر برہنہ پا تشریف لے جاتے۔ یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا دروازہ مسجد میں کھلتا تھا۔

۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے مجمع میں ہوتے تو ایسی جگہ تشریف رکھتے کہ دوران گفتگو آپ سب کی طرف مخاطب ہو سکیں۔ اس میں یہ حکمت بھی تھی کہ سب صحابہ دیدار نبوی ﷺ سے مستفیض ہو سکیں۔

؎ صحابہ میں تھے یوں آمنہ کے لال   جیسے تاروں کی جھرمٹ میں بدر کمال
حلقہ نور میں نیر لا زوال !!!   گرد مہ دست انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفع ظلمت پہ لاکھوں سلام

۱۷۔ آپ کی مجلس پاک میں حسب و نسب کی کوئی فضیلت نہ تھی۔ بلکہ اگر کسی کی بارگاہ رسالت میں توقیر تھی تو وہ تقوای تھا۔

۱۸۔ آپ بڑوں کی تعظیم فرماتے اور اہل حاجت اجنبی مسافروں کی خبر گیری فرماتے۔

مجلس میں طرز تقسیم:

مجلس میں اگر کوئی چیز تقسیم فرمانی ہوتی تو داہنی جانب سے شروع فرماتے۔ اگر

Marfat.com

بائیں جانب کوئی افضل شخص ہوتا اور آپ اسے ترجیح دینا چاہتے تو دائیں والے سے اجازت لیتے۔

باب نمبر ۹

مساوات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تواضع وانکساری حد درجہ تھی۔ آپ کو دوسروں سے ممتاز رہنا ہرگز پسند نہ تھا۔ اگر کوئی امر مشقت آتا تو برابر کے شریک ہوتے۔ اگر ڈیوٹیاں تقسیم کی جاتیں تو اپنے ذمے بھی کچھ کام لیتے۔ اس کی چند مثالیں ذیل میں سپرد قلم کی جا رہی ہیں۔

۱۔ جب مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی تو آپ دیگر صحابہ کے ساتھ مزدوروں کی طرح کام کرتے رہے۔ اسی طرح جب غزوۂ احزاب کے موقع پر دفاعی نقطۂ نظر سے خندق کھودنی ضروری ہو گئی تو آپ دوسروں کے ساتھ کدال چلاتے رہے۔

۲۔ آپ اپنی خادمہ کے ساتھ مل کر کھانا پکاتے اور جب وہ تھک جاتی تو اس کے ساتھ چکی پسواتے۔ بازار سے بوجھ اٹھا کر لانے میں اپنی ہتک محسوس نہ فرماتے۔

۳۔ جنگ بدر کے قیدیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ابوالعاص بھی تھے۔ ان سے بھی فدیہ طلب کیا گیا تو آپ کی بیٹی حضرت زینب رضؓ نے ایک ہار بطور فدیہ بھیجا۔ یہ وہ ہار تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شادی کے موقع پر حضرت خدیجہ رضؓ کو تحفتہً دیا تھا۔ حضرت خدیجہ رضؓ نے یہی ہار حضرت زینب رضؓ کو ان کی شادی پر الوداعی تحفہ دیا تھا۔ یہ ہار دیکھ کر ماضی کے نشیب و فراز آنکھوں کے سامنے جھلملا اٹھے تو آپ نے مجلس شوریٰ کے سامنے اس ہار کی ساری داستان سنائی اور پھر فرمایا اگر آپ مناسب سمجھیں تو یہ ہار حضرت زینب رضؓ کو واپس کر دیا جائے۔ چنانچہ مشاورتی کونسل نے یہ ہار واپس کر دیا۔

Marfat.com

مساوات کا کیا عملی درس ہے۔

۴۔ ایک دفعہ آپ حضرت سعدبن عبادہ رضہ سے ملنے گئے واپسی پر انہوں نے اپنے صاحبزادے قیس کو ساتھ کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس کو اپنے ساتھ سوار ہونے کو کہا لیکن قیس نے اسے بے ادبی خیال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یا سوار ہو جاؤ یا گھر چلے جاؤ چنانچہ وہ واپس ہو گئے۔

۵۔ ایک روز آپ ایک کنویں پر نہلانے کے لیے تشریف لے گئے۔ ایک صحابی آپ کی طرف پشت کر کے چادر تان کر کھڑے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل سے فارغ ہوئے اور صحابی کے نہانے کی باری آئی تو آپ بھی اسی طرح چادر تان کر کھڑے ہو گئے اور پردہ کر دیا صحابی کو اپنے محبوب رسول کی یہ تکلیف کیونکر گوارا تھی۔ انہوں نے التجا کی یا رسول اللہ میری جان آپ پر قربان آپ یہ تکلیف نہ فرمائیں۔ ارشاد ہوا جیسا میں انسان ہوں ویسے ہی تم انسان ہو مجھ کو ایسی کیا فوقیت حاصل ہے۔

۶۔ ایک دفعہ کسی غزوہ کا سفر تھا کہ ایک منزل پر صحابہ نے کھانا پکانے کا ارادہ کیا۔ تو ہر صحابی نے اپنے ذمہ ایک کام لے لیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذمے صحرا سے لکڑیاں چن کر لانا لیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام ہم خود کر لیں گے آپ تشریف رکھیں تو آپ نے فرمایا میں بھی جانتا ہوں کہ یہ کام آپ بخوشی کر لیں گے لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجمع میں میں ممتاز رہوں۔

۷۔ غزوہ بدر کے موقع پر سواریاں کم تھیں۔ ایک ایک سواری پر تین تین آدمی سوار تھے۔ باری باری ہر سوار کو پیدل چلنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی دو صحابی شامل تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدل چلنے کی باری آتی تو آپ بھی پیدل چلتے۔ یہ دونوں صحابی عرض کرتے یا رسول اللہ آپ سوار رہیں ہم پیدل چل لیں گے۔ فرمایا "نہ تم مجھ سے زیادہ پیادہ پا چل سکتے ہو اور نہ ہی میں تم سے کم ثواب کا محتاج ہوں۔"

Marfat.com

Marfat.com

باب نمبر ۱۰

متعلقاتِ بشری

اس باب میں ان چیزوں کا بیان آئے گا جن کا تعلق آپ کی بشریت سے ہے رسول العالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت تین جواہر کی مرقع تھی۔

(۱) حقیقت محمدیہ (۲) نورانیت (۳) بشریت۔ آپ کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا باقی دونوں جوہر قرآن میں مذکور ہیں۔ بعض اوقات آپ پر نورانیت کا غلبہ ہوتا تھا۔ اور کبھی بشریت کا۔ جب نورانیت کا غلبہ ہوتا تو کئی کئی دن بغیر کھائے پیئے رہ لیتے۔ صوم وصال رکھتے لیکن نقاہت محسوس نہ فرماتے۔ جب صحابہ نے بھی وصال کے روزے رکھنے شروع کیے تو کمزور ہونے لگے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برملا فرمایا: "اَیُّکُمْ مِثْلِیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ"۔ (تم میں سے میری طرح کون ہے میں تو رات اپنے رب کے پاس گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی) آپ کا دلِ مبارک سینہ شق کر کے نکال لیا جاتا اس میں نور و عرفان بھرے جاتے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہی بے ہوش ہوتے اور نہ ہی خون بہتا۔ آپ کی نورانیت اتنی اعلیٰ و ارفع ہے کہ سید الملائک حضرت جبرائیل بھی حیران ہیں۔ جب آپ پر بشریت کا غلبہ ہوتا تو بھوک بھی لگتی۔ پیٹ پر پتھر بھی باندھتے اور کمزوری بھی ہوتی۔ جادو کا اثر بھی ہو جاتا۔ مگر اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت ایسی ہے کہ فرشتوں کی نورانیت بھی اس کی ہم پایہ نہیں۔

بعض لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ لفظ بشر آتے ہی جذباتی ہو جاتے ہیں اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھتے ہیں حالانکہ لفظ بشر میں معنوی لحاظ سے کوئی توہین و تحقیر کا پہلو نہیں۔ لفظ "بشر" کے تین معانی ہیں۔

(۱) کھلی کھال والا۔ یعنی ایسی مخلوق جو لباس کی محتاج ہو۔

Marfat.com

(ii) چہرے والا۔ ایسی مخلوق جو اپنے چہرے سے پہچانی جائے۔
(iii) اللہ تعالیٰ کے دست قدرت سے بنا ہوا۔ ایسی مخلوق جس کے جسم کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ نے چھوا ہو۔

پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے اسی تیسرے معنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ (تلخیص)
"لفظ بشر مفہوماً مصداقاً متضمن بکمال ہے کیونکہ حضرت آدم ؑ کو بشر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَا مَنَعَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ

(اے ابلیس! تجھے کس چیز نے منع کیا اس کو سجدہ کرنے سے جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا)

کیونکہ اس پیکر خاکی کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ لگنے کی عزت نصیب ہوئی اس لیے اسے بشر کہا گیا (جبکہ باقی مخلوق کن فیکون کا مظہر رہی) پھر یہ بشر جن کمالات کا مظہر بنایا گیا اس سے فرشتے بھی محروم رہے۔ یہ دونوں چیزیں اگر ذہن نشین کر لی جائیں تو لفظ بشر تعظیم و تکریم کا آئینہ دار ہے۔ مگر چونکہ اس کمال تک ہر کس و ناکس رسائی نہیں رکھتا بجز اہل تحقیق و اہل عرفان کے۔ اس لیے عوام کے لیے یہ لفظ بغیر زیادتی لفظ کے استعمال کرنا ناجائز ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سید البشر افضل البشر کے الفاظ استعمال کرنا چاہیں) فتاویٰ مہریہ منا

(البتہ اگر کوئی بدبخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات پر محمول کرکے بطور توہین یہ لفظ استعمال کرے تو اس کے ایمان سے خالی ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انفرادیت کے پیش نظر ان کی ذات اقدس کے لیے سید البشر۔ خیر البشر اور افضل البشر کے الفاظ استعمال کرنے چاہیئں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جامہ بشریت میں آنا ہی انسانوں کے لیے رحمت ہے اگر وہ صورت بشری میں نہ ہوتے تو ہم اسوۂ حسنہ سے محروم رہ جاتے اور آپ کی زندگی کا عملی

Marfat.com

پہلو ہمارے لیے ناقابلِ اتباع ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے پیتے بھی تھے اوران کو عوارض بشری بھی لگتے۔ لیکن ہر ایک عمل امتیازی شان کا حامل تھا۔ آیئے اس آئینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کا ایک نظارہ کریں۔ جس کسی کے نیاز آگیں دل اور محبت بھری آنکھوں نے حسن مصطفویٰ کو جتنا چاہا اور جس قدر پہچانا اتنا ہی اسے عرفانِ خداوندی نصیب ہوا۔

۱۔ کھانا: (عادات طیبہ)

۱۔ کھانا کھانے سے قبل ہاتھ مبارک دھوتے۔

۲۔ دستر خوان پر جوتے اتار کر دو زانو، یک زانو بیٹھتے۔ کبھی کھڑے کھڑے کھانا نہ کھایا دستر خوان چمڑے کا کپڑے کا اور کھجور کے پتوں کا استعمال فرماتے۔ البتہ پھل کھڑے اور چلتے بھی کھا لیتے۔

۳۔ کھانا دیکھ کر یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" (اے اللہ ہمارے رزق میں برکت عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان و رحمت والا ہے۔)

۴۔ پھر اپنے سامنے سے، دائیں ہاتھ کی صرف تین انگلیوں سے کھانا کھانے کی ابتدا فرماتے۔ پہلے تین لقموں پر بسم اللہ کہتے بعض اوقات پہلے لقمہ پر "یا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ" بھی کہتے، درمیان سے کھانا نہ کھاتے۔

۵۔ میز کرسی پر کبھی کھانا تناول نہ فرمایا اور نہ ہی سونے چاندی کے برتن استعمال فرمائے چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھانا خلاف فقر سمجھتے۔ ٹیک لگا کر کھانا نہ کھاتے۔

۶۔ اگر کھانا ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے لیکن عیب نہ لگاتے کہ اس میں نمک کم ہے یا مرچ زیادہ۔

۷۔ گرم کھانا نہ کھاتے۔ کبھی فرماتے گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی اور کبھی فرماتے کہ اللہ نے ہمیں آگ نہیں کھلائی۔

Marfat.com

۸- کبھی کبھار پکا ہوا گوشت چھری سے کاٹ کر بھی تناول فرماتے لیکن بہت کم ہو۔

۹- آپ چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھاتے۔ نہ ہی کبھی میدے کی روٹی کھائی ا ریہی چپاتی۔

۱۰- کھانا اگر برتن میں چوٹی تک چنا ہوتا تو اوپر سے شروع نہ فرماتے اور ارشاد فرمایا کہ کھانے میں برکت اسی میں ہوتی ہے۔

۱۱- کھجور یا روٹی کا ٹکڑا اگر پاک صاف جگہ گر پڑتا تو صاف کر کے تناول فرما لیتے۔

۱۲- کھانے کو کبھی نہیں سونگھا۔ اور نہ ہی اسے ناپسند کیا۔

۱۳- جب شوربے میں ہاتھ ڈالتے تو انگلیوں کی جڑیں نہ بھگوتے۔

۱۴- شام کے وقت صبح کا کھانا اور صبح کے وقت شام کا کھانا کبھی اٹھا کر نہ رکھتے۔ یعنی جو پکا وہ کھا لیا جو بچا وہ خیرات فرما دیا۔

۱۵- سالن کے نچلے حصے کو بہت پسند فرماتے اکثر اس کو بعد میں پی لیا کرتے۔

۱۶- گھر میں اگر گوشت پکواتے تو ہدایت فرماتے کہ شوربہ زیادہ رکھا جائے تاکہ ہمسایوں کو دیا جا سکے۔

۱۷- آپ کے گھر والے کئی کئی رات بھوکے رہتے تھے۔ رات کو کھانے کے لیے کچھ موجود نہ ہوتا تھا اکثر آپ کی غذا جو کی روٹی ہوا کرتی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے پاس حضرت مسروق گئے تو انہوں نے ان کے لیے کھانا منگایا۔ پھر فرمانے لگیں۔ میں نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا مگر جب میرا رونے کو جی چاہتا ہے تو رو لیتی ہوں۔ مسروقؓ نے پوچھا کہ کیوں رونے کو دل چاہتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت یاد آجاتی ہے جس پر ہم سے مفارقت فرمائی ہے۔ کبھی ایک دن میں دو مرتبہ گوشت یا روٹی سے پیٹ بھرنے کی نوبت نہ آئی۔ دیہ فقر اختیاری تھا ورنہ آپ کو زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی تھیں۔ بطحا کے پہاڑ سونا بنانے کا اختیار دیا گیا تھا۔ خمس صدقات اور عشر حاضر کیے جاتے تھے مگر پاس کچھ نہ رکھتے۔ فرماتے تھے کہ میں پسند نہیں کرتا

Marfat.com

کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا بھی ہو۔ اور پھر رات کو اس میں ایک دینار بھی میرے پاس رہے۔ چنانچہ جب آپ نے وصال فرمایا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس غلہ جو کے عوض رہن تھی۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

۱۸۔ کھانے پینے کی اشیاء میں پھونک نہ مارتے اور اس سے منع فرماتے۔

۱۹۔ جب کوئی اجنبی کھانا پیش کرتا تو پہلے ایک لقمہ اسے کھلا دیتے پھر خود تناول فرماتے یہ واقعہ زہر خوردنی کے بعد احتیاطاً فرماتے۔

۲۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر کہیں مدعو ہوتے اور کوئی شخص بن بلائے آپ کے ساتھ ہو جاتا تو اسے منع نہ فرماتے لیکن داعی کے گھر پہنچ کر اس کے لیے اجازت طلب کرتے اگر اجازت مل جاتی تو اسے اپنے ہمراہ اندر لے جاتے۔

۲۱۔ اگر کوئی مہمان آتا تو اسے بار بار فرماتے کہ اچھی طرح کھاؤ اور کھاؤ۔

۲۲۔ کھانے کی مجلس میں سب سے آخر میں اٹھتے تاکہ سب لوگ کھانے سے فارغ ہو جائیں اور زیادہ دیر بیٹھنے پر کسی کو عار نہ ہو۔ بتکلف تھوڑا تھوڑا کھاتے رہتے۔

۲۳۔ اگر کوئی چیز کھانے کی آتی تو حاضرین میں تقسیم فرما دیتے اور غیر حاضر دوستوں کا حصہ رکھ دیتے۔

۲۴۔ کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(ساری خوبیاں اسی ذات کو سزاوار ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے کیا)

کبھی یہ دعا بھی پڑھتے۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا

(ساری خوبیاں اس ذات کے لیے ہیں جس نے کھلایا، پلایا، آسانی سے حلق سے اتارا اور اسے باہر نکالنے کا راستہ بنایا)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔

ساری تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری عدم طاقت اور بے بسی کے باوجود مجھے یہ رزق پہنچایا تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۵۔ اگر کوئی آپ کی دعوت پکاتا تو اس کے حق میں یوں برکت کی دعا کرتے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔

اے اللہ ان کے رزق میں برکت عطا فرما انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

۲۶۔ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لیتے پہلے درمیانی انگلی، پھر انگلی شہادت اور بعد میں انگوٹھا۔ پھر ہاتھ دھو ڈالتے اور کپڑے سے پونچھ لیتے۔

۲۷۔ کچا پیاز اور لہسن استعمال نہ کرتے کیونکہ یہ منہ میں ناخوشگوار بو پیدا کرتے ہیں۔

۲۸۔ بائیں ہاتھ سے کھانا بہت ناپسند فرماتے۔ اگر کوئی ایسا کرتا تو سختی سے منع فرما دیتے فرماتے بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔ ایک آدمی جو بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا اسے دائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم فرمایا تو اس نے عذراً کہا یا رسول اللہ میرا دایاں ہاتھ خراب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب نہ کھا سکے گا۔ اس کے بعد اس آدمی کا دایاں ہاتھ منہ تک نہ اٹھ سکا۔

۲۹۔ کھانا اگر ایک ہی قسم کا ہوتا تو سامنے سے تناول فرماتے۔ اگر مختلف کھانے یا میوہ جات پڑے ہوتے تو جہاں سے چاہتے تناول فرماتے۔

۳۰۔ مرغی ذبح کرنے کا اگر پروگرام ہوتا تو اسے تین دن تک باندھنے کا حکم فرماتے تاکہ باہر

Marfat.com

سے وہ گندی چیزیں نہ کھائے۔

۳۱۔ برتن اٹھانے سے پیشتر آپ نہ اٹھتے۔ جب دستر خوان اٹھایا جاتا تو فرماتے:
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّ لَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا۔

(اللہ تعالیٰ کے لیے بہت، پاکیزہ اور مبارک تعریفیں ہیں۔ نہ ہمیں یہ کھانا کافی ہے اور نہ ہی ہم اسے وداع کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے مستغنی ہیں اے ہمارے پیارے رب)

۳۲۔ دودھ اور کھجور ساتھ ساتھ کھاتے اور فرماتے یہ دونوں چیزیں بہت عمدہ ہیں۔

۳۳۔ بھنا ہوا گوشت دانتوں سے کاٹ کر کھاتے اور اس کی ترغیب بھی فرماتے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ گوشت دانتوں سے کھایا کرو کہ اس سے خوب ہضم ہوتا ہے اور بدن کے زیادہ موافق ہے۔

۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھانے لگے اور بسم اللہ بھول جائے تو کھانے کے دوران جس وقت یاد آئے تو بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لے۔

(حضرت عائشہ رض)

۳۵۔ کھانے کے بعد پانی نوش نہ فرماتے کیونکہ یہ مضر ہضم ہے۔ پانی کھانے سے قبل یا درمیان میں نوش فرماتے۔ اس بارے میں حضرت لقمان حکیم کا قول ہے کہ "کھانے سے قبل پانی پینا شفا ہے۔ درمیان میں پانی پینا دوا ہے اور آخر پر پانی پینا بیماری ہے۔" اسی طرح مشہور حکیم ہومیو پیتھک کے بانی بقراط کا قول ہے کہ "کھانے سے قبل پانی پینا سونا ہے۔ درمیان میں پانی پینا چاندی ہے اور آخر میں پانی پینا سکہ ہے۔ کھانے کے بعد پانی پینے سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے اور اکثر مرض گیس لگ جاتا ہے۔

۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر بکری کا گوشت تناول فرماتے تو نماز سے قبل کلی نہ فرماتے لیکن اونٹ کا گوشت کھا لینے کے بعد کلی لازمی فرماتے (کیونکہ اس گوشت میں چکناہٹ

Marfat.com

زیادہ ہوتی ہے جو دھوئے بغیر جاتی نہیں)

۳۷۔ جب نئے پھل آپ کے سامنے آتے تو اس کو آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور یوں فرماتے: اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهُ اَرِنَا اٰخِرَهُ۔

(اے میرے اللہ جس طرح تو نے اس کا آغاز دکھایا اس کا اختتام بھی دکھا)

کھانے کے متعلق ہدایات:

۱۔ اگر کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان اسے حلال بنا لیتا ہے (حذیفہ رض)

۲۔ جو کوئی شخص اپنے گھر میں داخلہ کے وقت اور اپنے کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرے تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے کہ نہ تمہارے لیے شب باشی ہے اور نہ ہی کھانا (یعنی اب تم نہ اس گھر میں ٹھہر سکتے ہو اور نہ ہی کھانا کھا سکتے ہو۔ (حضرت جابر رض)

۳۔ جو کوئی کھائے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جو پیئے دائیں ہاتھ سے پیئے (ابن عمر رض)

۴۔ حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پیالہ چاٹنے کا حکم فرمایا اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ برکت کس میں ہے۔ (ممکن ہے کہ برکت بقیہ میں ہو)

۵۔ انگلیاں چاٹنے اور چٹانے سے قبل ہاتھ نہ پونچھے جائیں۔ (ابن عباس رض)

۶۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔ (ابوہریرہ رض)

۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کا کھانا تین کو اور تین کا کھانا چار کو کافی ہے۔

۸۔ اپنا کھانا ناپ لیا کرو تم کو اس میں برکت دی جائے گی (مقدام بن معدیکرب رض)

۹۔ اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو لقمہ کھا کر اللہ کا شکر کرے یا پانی کا گھونٹ پی کر اللہ کا شکر کرے (انس رض)

۱۰۔ شکر گزار کھانے والے صبر والے روزہ دار کی طرح ہے یعنی ثواب میں برابر ہیں (ابوہریرہ رض)

۱۱۔ کھانے میں برکت درمیان میں یا چوٹی پر اترتی ہے لہٰذا یہاں سے نہ کھایا جائے۔

۱۲۔ جو آدمی کھانا کھا کر پیالہ چاٹ لے تو پیالہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے اور

Marfat.com

دوزخ سے نجات کی دعا۔

۱۳۔ سالن کا سردار نمک ہے (انس رضؓ)

۱۴۔ جب کھانا رکھا جائے تو جوتے اتار دو کیونکہ وہ تمہارے قدموں کی راحت ہے (انسؓ)

۱۵۔ کھانا اکٹھے کھایا کرو کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دستر خوان رکھا جائے تو کوئی شخص نہ اٹھے یہاں تک کہ دستر خوان اٹھا لیا جائے۔ اور نہ ہی اپنا ہاتھ اٹھائے اگرچہ سیر ہو جائے یہاں تک کہ قوم فارغ ہو جائے اور معذرت کر دے کیوں کہ یہ کام اپنے ساتھی کو شرمندہ کرے گا اور وہ بھی اپنا ہاتھ سمیٹ لے گا ممکن ہے ابھی اسے کھانے کی ضرورت ہو۔

مرغوبات:

۱۔ کھانے کا ذوق بہت نفیس تھا۔ گوشت بہت مرغوب تھا۔ دستی۔ گردن اور پٹھے کا گوشت زیادہ پسند فرماتے۔

۲۔ ثرید (گوشت کے شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی) بہت مرغوب تھی۔ ایک موقع پر فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے کہ ثرید کی باقی کھانوں پر۔

۳۔ شہد۔ سرکہ۔ خربوزہ۔ ککڑی (کھیرا اور تر وغیرہ) کھچڑی۔ مکھن۔ دودھ۔ دہی۔ کدو بہت پسند فرماتے۔

۴۔ دودھ کے ساتھ کھجور اور مکھن کے ساتھ کھجور استعمال فرماتے۔

۵۔ ککڑی نمک لگا کر اور خربوزہ شکر لگا کر استعمال فرماتے۔

۶۔ مریضوں کے لیے پرہیزی دوا "حریرہ" تجویز فرماتے۔

۷۔ جو کے ستو اور حلوہ بہت پسند فرماتے۔ ایک مرتبہ بادام کے ستو پیش کیے گئے لیکن یہ کہہ کر کہ "یہ امیروں کی غذا ہے" کھانے سے انکار کر دیا۔

۸۔ سرکہ کے متعلق فرمایا کہ یہ اچھا سالن ہے۔ ایک دفعہ حضرت ام ہانی رضؓ کے گھر آپ

Marfat.com

تشریف لے گئے اور پوچھا کھانے کو کچھ ہے تو وہ بولیں سرکہ ہے تو فرمایا جس گھر میں سرکہ ہوا اسے نادار نہیں کہہ سکتے۔

نوٹ : سرکہ بہت فوائد کا حامل ہے۔ ہضم میں مددگار ہے۔ خوب بھوک لگاتا ہے پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ بلغم اور صفرا کا قاطع ہے۔ یہ پہلے انبیاء بھی استعمال فرماتے رہے۔

۹۔ ارشاد فرمایا کہ زیتون کا تیل کھانے میں بھی استعمال کرو اور اس کی مالش کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت کا تیل ہے۔ قرآن پاک میں ہے "مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ" ابوالہیثم کے قول کے مطابق اس درخت میں ستر بیماریوں کی شفا ہے جن میں ایک جذام بھی ہے۔ چمڑا رنگنے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ بطور ایندھن استعمال ہوتا ہے اور اس کی راکھ ریشم دھونے کے لیے خاصی مفید ہے۔

۱۰۔ ایک دفعہ حضرت امام حسن رضؓ اور عبداللہ بن عباس رضؓ حضرت اُم سلمیٰ رضؓ کے پاس گئے اور کہا کہ آج ہمیں وہ کھانا کھلاؤ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت مرغوب تھا۔ وہ بولیں کیا وہ تمہیں پسند آئے گا انھوں نے اصرار کیا تو حضرت سلمیٰ رضؓ نے جو کا آٹا ہانڈی پہ چڑھا دیا اوپر سے روغن زیتون، زیرہ اور کالی مرچ ڈال کر پکا دیا اور ان کے سامنے رکھ کر کہا کہ یہ تھی حضورؐ کی محبوب ترین غذا۔

کھانا ان کا جو کی روٹی، ان چھنا آٹا روٹی موٹی
وہ بھی شکم بھر کر نہ کھانا صلی اللہ علیہ وسلم
جس کی تمنا روزہ نہ کھانا، اک دن ناغہ اک دن کھانا
جس دن کھانا شکر کا کرنا صلے اللہ علیہ وسلم

۴۔ مشروبات :

آدابِ شرب : (۱) پانی بیٹھ کر تین سانسوں میں پیتے۔ ہر بار آغاز کے وقت بسم اللہ پڑھتے، ہر بار پیالہ منہ سے جدا کرتے اور الحمد للہ کہتے۔ آخر پہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالشُّکْرُ لِلّٰہِ پڑھتے اور فرماتے اس طریقے سے پانی پینا زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا ہے۔

۲۔ کبھی کبھار پانی کھڑے ہو کر بھی پیا ہے لیکن صرف بیان جواز کے لیے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کو پسند نہ تھا لیکن امت کی سہولت کی خاطر بعض اوقات ناپسند کام بھی کیے۔

۳۔ اگر خود کوئی مشروب احباب کو پلاتے تو خود آخر میں نوش فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ ساقی آخر میں پیا کرتا ہے۔

۴۔ کھانے پینے کی اشیاء میں پھونک مارنا اور سونگھنا ناپسند فرماتے۔

۵۔ آپ بغیر آواز نکالے پانی نوش فرماتے۔ غٹ غٹ کی آواز نہ آتی۔

۶۔ آپ نے شیشے، مٹی، تانبے اور لکڑی کے برتنوں میں پانی نوش فرمایا ہے۔

۷۔ آب زمزم احتراماً کھڑے ہو کر نوش فرماتے۔

۸۔ ایک دفعہ آپ کے پاس دودھ بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو اس وقت آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ تو آپ نے دودھ تھوڑا نوش فرما کر پہلے اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ پہلے دائیں ہاتھ والا اور پھر بائیں ہاتھ والا مستحق ہے۔

۹۔ ورزش کے بعد تھکان ہونے پر کھانا یا پھل استعمال کرنے کو اچھا نہ سمجھتے۔ اسی طرح جماع اور غسل کے بعد پانی پینا ناپسند فرماتے۔

۱۰۔ مشکیزے کے منہ سے پانی پینے کو منع فرمایا (اسی قیاس پر ٹونٹیوں سے منہ لگا کر پینا بھی منع ہے)

۱۱۔ جو شخص چاندی یا سونے کے برتنوں میں پیتا ہے وہ اپنے اندر دوزخ کی آگ کھولاتا ہے۔

مرغوب مشروبات:

۱۔ پینے کی اشیاء میں دودھ بہت مرغوب تھا۔ اسے خالصتاً بھی نوش فرماتے پانی ملا کر (کچی لسی بنا کر) بھی اور شہد ملا دودھ بھی۔

۲۔ ٹھنڈا میٹھا پانی بھی بہت پسند تھا۔ یہ آپ کے لیے مقام سقیا (جو مدینہ منورہ

Marfat.com

سے دو دن کی مسافت پر ہے) سے منگایا جاتا تھا۔

۳۔ قضاءِ حاجت :

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب بیت الخلاء میں تشریف لے جانے کا ارادہ ہوتا تو جوتے پہن لیتے، سر مبارک ڈھک لیتے اور اپنی مہر والی انگوٹھی (جس پر محمد رسول اللہ درج تھا) اتار دیتے۔ یہ لفظ اللہ کا احترام تھا۔

۲۔ جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو بایاں پاؤں پہلے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ" (اے میرے اللہ میں ناپاک جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں) اور جب باہر تشریف لاتے تو پہلے دایاں پاؤں باہر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے غُفْرَانَکَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ" (یارب تیری بخششیں سب خوبیاں اس اللہ کی ذات کبریا کو سزاوار ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور فرمائی اور مجھے خیریت سے رکھا)

۳۔ زمین کے بہت قریب ہو کر ستر کھولتے۔

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر سفر یا جنگل میں ہوتے تو اتنا دور تشریف لے جاتے کہ انہیں کوئی نہ دیکھتا۔ اگر کوئی آڑ نہ ملتی تو کھڑے درختوں کو اللہ کے حکم سے ملا کر ان کی آڑ بنا لیتے۔

۵۔ پیشاب نرم زمین پر کرتے تاکہ پیشاب کے چھینٹے نہ اٹھیں۔ اگر نرم جگہ نہ ملتی تو خنجر سے زمین نرم کر لیتے اور آگے گاڑ کر اس کے ساتھ ڈھال رکھ لیتے تاکہ خوب پردہ ہو جاتا۔

۶۔ قبلہ شریف کی طرف نہ منہ کرتے اور نہ ہی پیٹھ۔ اسی کی تلقین ہمیں بھی فرمائی۔

۷۔ قضاءِ حاجت کے بعد مٹی کے طاق ڈھیلے (تین۔ پانچ۔ سات) استعمال فرماتے اور ان سے استنجا کرتے۔ پھر بعد میں پانی سے طہارت کرتے۔ بعض اوقات اپنے ہاتھ مبارک زمین یا دیوار پر مل کر صاف فرماتے۔

۸۔ لوگوں کو طاق ڈھیلے استعمال کرنے کا حکم فرمایا۔ ہڈی۔ کھٹے اور گوبر سے استنجا کرنے

Marfat.com

کی ممانعت فرمائی کیونکہ یہ تینوں چیزیں جنوں اور ان کے جانوروں کی خوراک ہیں۔

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین لعنتی چیزوں سے بچو۔ گھاتوں، راستوں اور سایوں میں پیشاب نہ کرو۔ (معاذؓ)

۱۰۔ ننگے بیٹھ کے باتیں نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتے ہیں۔ (ابو سعیدؓ)

۱۱۔ جنوں اور لوگوں کے ستر کے درمیان پردہ "بسم اللہ" ہے۔ (پیشاب کرنے سے قبل جو آدمی بسم اللہ پڑھ لے شیطان اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ (حضرت علی رضؓ)

۱۲۔ آپ کی چارپائی مبارک کے نیچے ایک لکڑی کا برتن پڑا ہوتا جس میں رات کے وقت آپ پیشاب فرماتے۔ (یہ پیشاب اتنا صاف، شفاف اور لطیف تھا کہ ایک صحابیہ خادمہ نے غلطی سے اسے پانی سمجھ کر پی لیا تو ان کے جسم سے خوشبو آنے لگی) (امیمہ بنت رقیقہؓ)

۱۳۔ آپ کھڑے ہو کر پیشاب نہ فرماتے اور اسی کی تعلیم اُمت کو دی۔

۴۔ سونا اور جاگنا:

بستر مبارک:۔

۱۔ بستر مبارک چمڑے کا ہوتا تھا جس میں کھجور کا گودا بھرا ہوا تھا۔ تکیے میں بھی کھجور کا گودا ہی تھا۔

۲۔ سفر و حضر میں سات اشیاء بستر مبارک کے قریب رہتیں۔

(۱) تیل کی شیشی (۲) کنگھا (۳) سرمہ دانی (۴) قینچی (۵) مسواک (۶) آئینہ (۷) لکڑی کا برتن

۳۔ بان کی بنی ہوئی چارپائی، ٹاٹ کا بستر اور چمڑے کا گدہ بھی زیر استعمال رہا۔ چٹائی پر بھی آرام فرماتے۔

۴۔ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر کھری چارپائی کے نشانات دیکھے اور گھریلو سامان میں صرف مٹھی بھر جو اور ایک جانور کا مشکیزہ دیکھا تو رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ قیصر و کسریٰ تو عیش کریں اور محبوب الٰہی کا یہ حال ہو۔

Marfat.com

تو آپ نے فرمایا اے عمر! کیا تم اس پر خوش نہیں کہ وہ لوگ دنیا لے جائیں اور ہمیں آخرت ملے۔

قبضہ میں جس کے ساری خدائی ـــ اس کا بچھونا ایک چٹائی

نظروں میں کتنی ہیچ ہے دنیا ـــ صلی اللہ علیہ وسلم

سونے کا معمول مبارک:

۱۔ نماز عشا کے بعد جلدی سونے کا معمول تھا۔ تقریباً نصف شب آرام فرمانے پھر اٹھ کر نماز تہجد پڑھتے اور پھر صبح کی اذان تک یہ سلسلہ جاری رہتا۔ پھر فجر کی سنتیں پڑھ کر آرام فرما لیتے۔

۲۔ دائیں کروٹ پر لیتے۔ دایاں ہاتھ مبارک اپنی دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور ٹانگیں ذرا خم دار کر لیتے۔ سونے کا یہ انداز لفظ محمد بناتا ہے جو اللہ کو بہت محبوب ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ دل چونکہ بائیں جانب ہوتا ہے اس لیے دائیں کروٹ پر لیٹنے سے یہ لٹک جاتا ہے اور گہری نیند نہیں آتی۔ دوسرا یہ چونکہ عضو رئیس ہے اس لیے بوجھ سے بھی بچا رہتا ہے۔

۳۔ کبھی پاؤں پر پاؤں رکھ کر چت لیٹ کر بھی آرام فرما ہوتے۔ اوندھا سونا سخت ناپسند تھا۔ ایک صحابی پیٹ میں درد کی وجہ سے پیٹ کے بل لیٹے ہوئے تھے تو آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ ایسا سونا اللہ کو ناپسند ہے۔ اسے ٹھوکر مار کر اٹھا دیا۔ دوسرے موقع پر فرمایا یہ سونا دوزخیوں کا سونا ہے۔

۴۔ عشا سے پہلے آپ سوتے نہ تھے اور اس کی ہمیں بھی ممانعت فرمائی۔ علماء عشاء سے قبل سونے کو حرام قرار دیتے ہیں۔

۵۔ ایسی کھلی چھت جس کے اردگرد اونچی رکاوٹیں نہ ہوں پر سونا ناپسند فرماتے اور اس کی ممانعت بھی فرمائی۔ ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص ایسے مکان پر سوتا ہے وہ اللہ کی حفظ و امان سے آزاد ہے۔

۶۔ سونے سے قبل وضو فرماتے اور اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا پڑھتے

Marfat.com

سورۃ ملک اور سورۃ سجدہ تلاوت فرماتے۔ سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر ہاتھ مبارک پر دم فرماتے اور پھر اسے اپنے پورے جسم پر پھیرتے۔ ہاتھ پھیرنے کا انداز یہ تھا کہ سر مبارک اور چہرے سے شروع فرماتے اور نیچے جہاں تک ہاتھ پہنچتا ہاتھ کو لے جاتے اور یہ تین دفعہ فرماتے۔

۷۔ سونے سے قبل اپنا کرتہ مبارک اتار کر ٹانک دیتے اور شب باشی والا تہبند زیب تن فرما لیتے۔

۸۔ سوتے وقت سرمہ لگاتے پہلے دائیں آنکھ میں تین سلائیاں اور پھر بائیں آنکھ میں تین سلائیاں۔

۹۔ اگر بہت تھوڑی دیر کے لیے آرام فرمانا ہوتا تو اپنا دایاں بازو مبارک کھڑا کرتے اور ہاتھ کی ہتھیلی پر سر مبارک رکھتے۔ یہ عموماً سفر میں ہوتا جہاں انتہائی ہوشیاری کی ضرورت ہوتی۔

۱۰۔ آپ رات میں کئی بار بیدار ہوتے۔ جب بھی بیدار ہوتے تو کچھ نماز پڑھ لیتے۔

سوتے وقت ضروری کام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سونے سے پہلے برتن ڈھک دو، مشکیزے باندھ دو اور دروازے بند کر دو۔ اپنے بچوں کو شام کے بعد روک لو کیونکہ یہ جنات کے پھیلاؤ اور چھین جھپٹ کا وقت ہے۔ سوتے وقت چراغوں کو بجھا دو کیونکہ اکثر اوقات چوہیا چراغ کی بتی کھینچ کر گھر کو آگ لگا دیتی ہے۔ شیطان بند مشکیزے، بند دروازے اور ڈھکے برتن نہیں کھولتا۔ سال میں ایک مرتبہ وبائیں اترتی ہیں جو کھلے برتنوں میں داخل ہو جاتی ہیں آگ بجھا دو۔ رات کو کم نکلا کرو اور خالی برتن اوندھے کر دیا کرو۔ رات کو کتوں کا بھونکنا یا رینگنا سنو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا کرو۔ (مشکوٰۃ شریف)

سوتے وقت کی دعائیں:

۱۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو اپنے تہبند کے داخلی پلو سے تین مرتبہ بستر جھاڑ دے اسے کیا خبر کہ بستر پر کیا چیز پڑی ہے پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور یہ کہے

Marfat.com

بِاسْمِ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُہٗ۔ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا فَاغْفِرْ لَهَا فَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔

اپنے رب کے نام سے میں اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے ہی اٹھاتا ہوں اگر تو میری جان قبض فرمائے تو اس پر رحم فرمانا اور اسے بخش دینا۔ اور اگر تو نے اسے دوبارہ بھیج دیا تو اس کی حفاظت فرمانا۔ (ابوہریرہ رض)

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو نماز والا وضو کرتے اور دائیں کروٹ پر لیٹتے پھر یوں فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

اے میرے اللہ میں نے اپنی جان کو تیرا مطیع بنا دیا ہے اور اپنا منہ تیری طرف متوجہ کر لیا ہے اور اپنا کام تیرے سپرد کر دیا ہے اور اپنی پشت کی ٹیک تجھ سے لگائی ہے محبت سے اور ڈر سے۔ تیرے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ ہی کوئی راہنمائی۔ میں تیری نازل فرمودہ کتاب پر ایمان لایا ہوں اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر بھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی یہ کلمات کہہ لے اور رات کو مر جائے تو وہ ایمان پر مرے گا اور اگر صبح اٹھ گیا تو بھلائی حاصل کرے گا۔ (حضرت براء بن عازب رض)

۳۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا۔

ساری خوبیاں اس اللہ کی ذات کو سزاوار ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔ ہماری کفایت فرمائی اور ہمیں آرام کی جگہ مرحمت فرمائی۔

۴۔ حضورؐ جب بستر پر سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے

Marfat.com

رکھتے اور تین مرتبہ فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ قِنِی عَذَابَکَ یَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادَکَ ۔

اے میرے اللہ عذاب سے مجھے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ (حضرت حفصہؓ)

۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بستر پر تین مرتبہ پڑھ لے "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ" تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیگا۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا صحرا کی ریت کے دانوں یا درختوں کے پتوں یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ (حضرت ابو سعیدؓ)

۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ رات کو چار مرتبہ فاتحہ پڑھ کے سویا کرو چار ہزار دینار صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔ تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ لیا کرو پورا ختم قرآن کا ثواب ہوگا۔ دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کا ثواب ہوگا۔ چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو۔ حج کا ثواب ملے گا۔ تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو جنت کی قیمت ادا ہو جائے گی۔

بیداری:

۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ۔

(ساری خوبیاں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندہ فرمایا اور اس کی طرف اٹھ کر جانا ہے)

۲۔ بیدار ہونے پر یہ کلمات بھی پڑھتے (عبادہ بن صامتؓ)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ۔

Marfat.com

۳۔ سورۃ آل عمران کی آیات "اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔۔۔۔ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد تک پڑھنا بھی حدیث پاک سے ثابت ہے۔

۴۔ بیدار ہونے پر مسواک فرماتے۔ اس کی پوری تفصیل باب عبادات میں آئے گی)

۵۔ چھینک اور جمائی:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھینک پست آواز میں لیتے۔ اور اپنا منہ مبارک اپنے ہاتھ سے یا رومال سے یا کپڑے سے ڈھانپ لیتے۔

۲۔ جب چھینک لیتے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے۔

۳۔ اگر کوئی ساتھی چھینک لیتا تو آپ اسے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہتے۔ اگر کوئی آپ کو یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہتا تو آپ جواب میں یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ فرماتے۔

۴۔ غیر مذہب کی چھینک کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ کی بجائے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ فرماتے۔

۵۔ دو چھینکوں کا جواب دیتے اگر کوئی تیسری مرتبہ چھینک لیتا تو اسے زکامی قرار دیتے۔

۶۔ اگر کوئی شخص چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہتا تو آپ اس کا جواب نہ دیتے۔

۷۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہودی کے سامنے چھینک آگئی۔ اس نے جواب میں کہا یَرْحَمُکَ اللّٰہ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا یَھْدِیْکَ اللّٰہُ تو یہودی کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

۸۔ حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ چھینک کو اللہ پسند کرتا ہے اور شیطان پر چھینک بہت سخت ہے اس سے دماغی فضلات نکلتے ہیں جسم چاک وچوبند ہو جاتا ہے آنکھیں روشن ہوتی ہیں اور دیگر بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۹۔ جمائی اللہ کو ناپسند ہے وہ امتلاء اور زیادہ کھانے سے ہوتی ہے۔ اس سے سستی اور غفلت پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو اس سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسی لیے

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی بھر جمائی نہیں آئی۔

۱۰۔اللہ چھینک کو پسند فرماتا اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔جب تم میں سے کوئی چھینکے تو اللہ کی حمد کرے اور سننے والا یَرْحَمُکَ اللہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔جہاں تک ہو سکے۔کیونکہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔ ‹اس کو دفع کرے›

فلسفہ چھینک:

چھینک کے متعلق مختلف قیاس آرائیاں کی جاتی ہیں۔کوئی کہتا ہے قریاد کرتی ہے کوئی کہتا ہے کوئی انسان یاد کرتا ہے یہ سب کچھ منہ بنائی باتیں ہیں اس لیے میں حقیقتِ چھینک کو آشکارا کرنے کے لیے حدیث پاک کی روشنی میں بات کرتا ہوں۔

"جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا فرمایا اور اس میں روح پھونک دی تو انہیں چھینک آئی۔انہوں نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔پھر اللہ نے انہیں کہا یَرْحَمُکَ اللہ پھر فرمایا جاؤ ان فرشتوں کی طرف جو بیٹھے ہوئے ہیں۔جاؤ ان کو السلام علیکم کہو۔پس انہوں نے جا کر السلام علیکم کہا تو وہ بولے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ پھر وہ اپنے رب کی طرف گئے تو فرمایا کہ یہ تیری اور تیری اولاد کی دعا ہے۔پھر حضرت آدمؑ کو اپنی دونوں بند ہتھیلیاں دکھائیں اور فرمایا ان میں سے ایک اختیار کر لو تو حضرت آدمؑ نے رب کا داہنا ہاتھ اختیار کر لیا۔پھر رب نے ہاتھ کھولا تو اس میں حضرت آدم اور ان کی اولاد تھی۔عرض کیا یا رب یہ کون ہیں۔فرمایا تمہاری اولاد تو ہر انسان کی عمر اس کی آنکھوں کے درمیان لکھی تھی۔ایک آدمی ان میں بہت چمکدار تھے تو حضرت آدمؑ نے کہا کہ یا رب یہ کون ہیں فرمایا تمہارے فرزند حضرت داؤدؑ ہیں۔ان کی عمر میں نے ۶۰ سال لکھی ہے۔پھر عرض کیا یا رب میں اپنی عمر کے ۴۰ سال انہیں دیتا ہوں۔اللہ نے فرمایا تم جانو اور تمہارا کام۔پھر حضرت آدمؑ جنت میں رہے اور پھر دنیا میں اتارے گئے جب آپ کی عمر ۹۶۰ سال ہوئی تو ملک الموت

Marfat.com

تشریف لے آئے تو حضرت آدمؑ اپنی عمر گننے لگے اور فرمانے لگے کہ تم نے جلدی کی میری عمر تو ۱۰۰۰ سال لکھی گئی تھی انہوں نے کہا سچ ہے لیکن آپ نے ۴۰ سال اپنے فرزند حضرت داؤد کو دے دیئے تھے حضرت آدمؑ نے انکار کر دیا پس آپ کی اولاد انکار کرتی ہے۔ حضرت آدم بھول گئے اور اب ان کی اولاد بھولتی ہے۔ فرماتے ہیں اس دن سے لکھنے اور گواہ بنانے کا حکم دے دیا گیا۔ (ابوہریرہؓ)

یہ پوری حدیث میں نے برکت کے لیے لکھ دی کیونکہ یہ بہت مسائل کو حل کر دینے والی ہے۔ اس میں غور کرنے سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

۱۔ چھینک اولاد آدم میں یادگار نعمت، حفظان صحت اور ثواب کے لیے رکھی گئی ہے۔

۲۔ آدمی کی مقدر عمر میں دعائے مقربین سے اضافہ ہو سکتا ہے۔

۳۔ انبیاء کو اپنی عمریں معلوم ہوتی ہیں اور حضرت عزرائیل ان کی اجازت کے بغیر ان کی روح قبض نہیں کرتے۔

۶۔ مباشرت:

مباشرت کا مطلب ننگے بدن ملنا ہے۔ اپنی بیوی کے سوا نہ کسی مرد سے مباشرت کی جا سکتی ہے اور نہ ہی عورت کے ساتھ۔ اپنی بیوی کے معاملے میں بھی چند ایک پابندیاں ہیں مثلاً حیض و نفاس کے دوران اور دُبر سے صحبت حرام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو اپنی بیوی کے پاس اس کے پیچھے سے جائے وہ لعنتی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نظر رحمت سے نہ دیکھے گا جو لڑکے کے پاس جائے یا عورت کے پاس اس کی دُبر سے جائے۔ بچے کی شیر خوارگی کے دوران اور وضع حمل کے قریب مباشرت مکروہ ہے کیونکہ اس سے بچوں کو نقصان ہوتا ہے۔ لیکن اگر غیر مضر اوقات میں بیوی کو خاوند بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے اور خاوند اس سے ناراض ہو جائے تو اللہ اس پر ناراض ہو جاتا ہے جب تک خود خاوند راضی نہ ہو جائے۔ فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے موقع پر فرمایا کہ جب خاوند عورت کو بلائے تو فوراً آ جائے اگرچہ تنور پر روٹیاں لگا رہی ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ آپ نماز تہجد کے بعد اپنی بیویوں کو طلب فرماتے۔ بعض اوقات دن کو شرف صحبت بخشتے۔ اپنی بیویوں سے پیار بھی فرماتے ان کی گود میں سر بھی رکھ لیتے۔ سب سے زیادہ پیار حضرت عائشہ صدیقہ رض سے فرماتے۔

باری کا تقرر:

۱۔ اگر کسی کی بیویاں دو یا دو سے زائد ہوں تو اس پر باری واجب ہے ہر بیوی کے پاس ایک رات گزارنی ہوتی ہے صحبت ضروری نہیں لیکن ہر ایک کے پاس شب باشی ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر باری واجب نہ تھی لیکن پھر بھی انتہائے کرم سے باریاں مقرر کر لی تھیں۔ وصال کے وقت آپ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں جن میں سے ایک حضرت سودہ رض نے اپنی باری حضرت عائشہ رض کو دی تھی اس طرح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنی باقی بیویوں کے پاس ایک رات اور حضرت عائشہ صدیقہ رض کے پاس دو رات قیام فرماتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے بے پناہ محبت تھی اس لیے ایام بیماری میں آپ بے چینی سے پوچھتے رہتے تھے کہ کل ہم کہاں ہوں گے یعنی عائشہ رض کی باری کب آئے گی تو اس پر باقی ازواج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں رہیں تو آپ نے حضرت عائشہ رض کا حجرہ مبارک اختیار فرما لیا اور پھر وہیں حضرت عائشہ کی گود میں وصال فرمایا۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کے پہلے بیوی ہو اور وہ دوسری شادی کرے تو اپنی نئی دلہن کے ساتھ سات دن گزارے اگر وہ کنواری ہو۔ تین دن گزارے اگر وہ پہلے سے شادی شدہ ہو۔ پھر باقی بیویوں پر دورہ مکمل کرے۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہ رض سے شادی فرمائی تو ان کے پاس تین دن قیام فرمایا کیونکہ وہ بیوہ تھیں فرمایا کرتے تھے کہ کنواری کے لیے سات دن ہیں

Marfat.com

اور بیوہ کے لیے تین دن۔

۴۔ اگر آدمی کے پاس دو بیویاں ہوں اور ان کے درمیان انصاف نہ کرے یعنی باری باری ان کے پاس رات نہ گزارے تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا آدھا حصہ گرا ہوگا۔ یعنی کمر ٹوٹ کر سر نیچے ٹانگوں پر پڑا ہوگا۔

۷۔ شادی مبارک :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ شادیاں فرمائیں اور ایک لونڈی حضرت ماریہ قبطیہ کو شرف قربت بخشا ان ہی سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جن کی وفات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں پرنم تھیں۔ اس بچے سے اتنا پیار تھا کہ دائیہ کے گھر اسے دیکھنے کے لیے تشریف لے جاتے اور اسے گود میں اٹھا کر پیار فرماتے۔ ان گیارہ بیوں کے نام اور مختصر تعارف مندرجہ ذیل ہے:۔ باندیوں میں حضرت نفیسہؓ اور حضرت ریحانہؓ کے نام بھی مذکور ہیں۔

۱۔ حضرت خدیجہ رضؓ۔ یہ قبیلہ قریش کی مشہور و معروف، مالدار اور نیک صورت و سیرت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت غمخوار بیوی تھیں۔ ان سے چھ بچے پیدا ہوئے۔
(۱) حضرت قاسم رضؓ (۲) حضرت عبداللہؓ (ان کا لقب طاہر و طیب تھا) (۳) حضرت زینب رضؓ (۴) حضرت رقیہ رضؓ (۵) حضرت ام کلثوم رضؓ (۶) حضرت فاطمہ رضؓ۔ یہ سب سے پہلے اسلام لائیں اور سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ شادی کے وقت ان کی عمر ۴۰ سال تھی۔

۲۔ حضرت جویریہ رضؓ۔ یہ قبیلہ بنی مصطلق کی خاتون ہیں۔ قیدی ہوکر آئیں تو ام المومنین کے شرف سے مالا مال ہوئیں اس نکاح کی برکت سے پورا قبیلہ نیک اور تارک راہزنی بن گیا۔

۳۔ حضرت میمونہ رضؓ۔ سردار نجد کی سالی تھیں۔ یہ نکاح سیاسی لحاظ سے بہت اہم اور ضروری تھا

۴۔ حضرت ام حبیبہ رضؓ۔ ابوسفیان کی صاحبزادی تھیں۔ اس نکاح کے بعد ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے کے لیے میدان میں نہیں آیا۔

Marfat.com

۵۔ حضرت صفیہ رضؓ۔ یہودی سردار حیی ابن اخطب کی صاحبزادی تھیں۔ ان کے اسلام قبول کرنے کے بعد ان کے مرتبے کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حرم شریف میں داخل کیا۔

۶۔ حضرت سودہؓ بنت زمعہ مدینہ منورہ کے قبیلہ بنونجار سے متعلقہ تھیں۔ شادی کے وقت عمر تقریباً ۵۰ سال تھی۔ ان کا نکاح مکی دور میں ہوا حضرت خدیجہ رضؓ کے وصال کے بعد۔

۷۔ حضرت عائشہ رضؓ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی صاحبزادی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واحد کنواری بیوی انتہائی محبوبہ اور عظیم فقیہہ ہیں۔

۸۔ حضرت حفصہ رضؓ حضرت عمر فاروق رضؓ کی صاحبزادی تھیں۔

۹۔ حضرت ام سلمہ رضؓ۔ حضرت ابوسلمہ رضؓ کے انتقال کے بعد ان کی تالیف قلب کے لیے ان سے شادی کی۔

۱۰۔ حضرت زینب بنت جحش رضؓ: حضرت زید بن حارثہ نے جب انہیں طلاق دے دی تو ایک مضبوط رسم کو توڑنے کی خاطر آپ کو شرف زوجیت بخشا۔

۱۱۔ حضرت زینب بنت خزیمہ رضؓ۔ یہ پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحش رضؓ کے نکاح میں تھیں۔ جب وہ اُحد میں شہادت پا گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں صرف تین ماہ ازدواج میں رہیں اور پھر تین ہجری کے آخر میں وصال فرما گئیں۔

آپ نے تمام امہات المومنین کے اسمائے گرامی پڑھ لیے۔ انہیں اچھی طرح یاد کرلیں اور انہیں ایصال ثواب میں یاد رکھیں یہ تو آپ نے دیکھ لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام شادیاں اہم مقاصد کے حصول کیلئے کیں کہیں سیاسی غرض مطلوب تھی اور کہیں تالیف قلب۔ یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت تھی کہ چار سے زائد بیویاں حرم شریف میں داخل کرلیں اور کسی مسلمان کے

Marfat.com

سبب ہے حلال نہیں۔

انبیاء کو اکثر زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت ہوتی ہے اس کی ایک وجہ تو ان کی زبردست قوت ہے جو دنیا کے چار ہزار پہلوانوں کے برابر ہوتی ہے اور دوسری وجہ ان کی بھاری ذمہ داریوں میں شرکت مطلوب ہوتی ہے۔حضرت سلیمانؑ کی ایک ہزار بیویاں اور حضرت داؤد کی ننانوے بیویاں تھیں۔یہ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہائے صبر ہے کہ آپ نے صرف گیارہ ازواج پر اکتفا فرمایا۔آیئے اب دیکھئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو مہر کیا دیا اور دعوت ولیمہ کیسے کی۔

ا۔مہر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اکثر بیویوں کو جو مہر دیا وہ ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی یعنی ۵۰۰ درہم تھے۔ درہم کی مالی وقعت (FINANCIAL VALUE) صرف ساڑھے چار آنے ہوتی ہے اس حساب سے یہ رقم ۱۴۱ روپے بنتی ہے۔اگر اس کی چاندی کی موجودہ قیمت کا اندازہ لگائیں تو پھر یہ رقم ۱۰۲۴۰ روپے بن جاتی ہے۔حضورؐ کی بیوی ام حبیبہ رضؓ کا مہر ۴۰۰۰ درہم تھا جو بادشاہ نجاشی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیا۔

۲۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اکثر بیٹیوں کا نکاح بھی ۵۰۰ درہم مہر پہ کیا۔ حضرت فاطمہ رضؓ کا مہر ۴۰۰ مثقال چاندی (۱۵۰ تولہ چاندی) تھا۔جس میں سے ۱۹ مثقال معجل تھا اور باقی غیر معجل۔

۳۔ فقہ حنفی میں کم از کم مہر دس درہم ہوتا ہے۔تقریباً ۲½ تولے چاندی جو آجکل کے ریٹ کے مطابق ۲۰۰ سے زائد بنتا ہے۔ (موجودہ ریٹ ۸۰ - ۹۰ روپے تولہ)

ب۔ ولیمہ: ولیمہ ولم سے بنا جس کے معنی ہیں ملنا۔جمع ہونا۔نکاح کے بعد جو دعوت طعام دی جاتی ہے اسے دعوت ولیمہ کہتے ہیں یہ سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔شب عروسی کے بعد صبح کو کیا جائے تو بہتر ہے۔ولیمہ بقدر طاقت چاہیئے اسراف ناجائز ہے۔دعوت ولیمہ قبول کرنا واجب ہے۔چند ارشادات نبوی ملاحظہ ہوں۔

Marfat.com

۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ پر زردی کا اثر دیکھا تو فرمایا کہ یہ کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے چھوہارے کی گٹھلی کے برابر سونے کے عوض نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا اللہ تمہیں برکت دے اب ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے ہو۔ (انس رضؓ)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضؓ کا جیسا ولیمہ کیا ایسا کسی بیوی پر نہیں کیا۔ یہ ولیمہ ایک بکری سے تھا۔ لوگوں کو گوشت روٹی سے سیر کر دیا جبکہ پہلے ولیموں میں چھوہارے اور پنیر وغیرہ دیتے تھے۔ (حضرت انس رضؓ)

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت صفیہ رضؓ کو آزاد کر کے ان سے نکاح فرمایا تو ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دیا۔ ان پر حریسہ سے ولیمہ کیا (حریسہ ایک قسم کا حلوہ ہے جو کھجور مکھن اور گھی سے تیار کیا جاتا ہے) حضرت انس رضؓ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین رات قیام فرمایا۔ آپ پر حضرت صفیہ رضؓ کا زفاف کیا جانا تھا تو میں نے مسلمانوں کو دعوت ولیمہ دی۔ اس ولیمہ میں نہ روٹیاں تھیں اور نہ ہی گوشت اس میں بجز اس کے کچھ نہ تھا کہ دستر خوانوں کو آپؐ کے حکم سے بچھا دیا گیا پھر ان پر چھوہارے پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔

۴۔ اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ سوا سیر جو سے بھی فرمایا (حضرت صفیہ بنت شیبہ رضؓ)

۵۔ بدترین کھانا وہ ولیمہ کا کھانا ہے جس کے لیے مالدار تو بلا لیے جائیں اور فقراء چھوڑ دیئے جائیں۔ اور جس نے دعوت ولیمہ کو رد کر دیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ جو بغیر دعوت کے جائے وہ چور ہے اور نکلے تو لٹیرا ہے) (حضرت ابوہریرہ رضؓ)

قارئین دیکھیے ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ولیمے کو بدترین کھانا قرار دیا جس میں فقراء شامل نہ ہوں۔ آج کل ہر آدمی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھے کہ اس نے اپنی شادی پہ کتنے مسکین / یتیم اور بے کس لوگوں کو کھانا کھلایا۔ دعوت ولیمہ اصل میں غرباء کے لیے ہے امیر ان کے صدقے کھا سکتے ہیں لیکن غضب ہے کہ مستحق بلائے نہ جائیں

Marfat.com

اور غیر مستحق لوگوں کو کھلا دیا جائے یہ بہت بڑی حرکت ہے اسے فی الفور ترک کرنے کی ضرورت ہے

ج۔ اہل و عیال سے محبت آمیز بے تکلفی:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیویوں کے متعلق اچھائی کی وصیت قبول کرو۔ (یعنی میں ان کے متعلق وصیت کر رہا ہوں کہ ان سے اچھا سلوک کرنا یا ان کے متعلق اچھی وصیت کیا کرنا) کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا ٹیڑھا حصہ اوپر کا حصہ ہے وہ بالکل سیدھی ہرگز نہ ہوگی۔ اگر تم اس سے نفع حاصل کرنا چاہتے ہو تو کرو۔ حالانکہ اس میں ٹیڑھ ہو اگر اسے سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ دو گے (طلاق ہو جائے گی) اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ لہٰذا عورتوں کے متعلق وصیت قبول کرو۔

فائدہ: مفہوم یہ ہے کہ عورتوں سے بالکل غافل نہ ہو جاؤ اور نہ ہی انہیں مکمل چھوٹ دے دو بلکہ ہلکی ہلکی سرزنش ان کی اصلاح کے لیے ضروری ہے۔ کچھ باتوں سے چشم پوشی بھی کیا کرو زیادہ سختی کی بھی یہ متحمل نہیں ہو سکتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں کو غلاموں کی طرح مارنے پیٹنے سے منع فرمایا۔

۲۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دوڑ لگائی تو میں آگے نکل گئی اور پھر جب میں تھوڑی موٹی ہو گئی تو پھر ایک دفعہ دوڑ لگائی تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے۔ یہاں سے اندازہ لگائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے کس قدر بے تکلفی، قرب اور تفریح کرتے تھے۔ ایک اور بڑا لطیف واقعہ درج ذیل ہے۔

ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے حریرہ تیار کیا۔ دستر خوان کا یہ منظر تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں تھے اور دائیں بائیں حضرت عائشہ رض اور حضرت سودہ رض بیٹھی تھیں۔ محبت آمیز بے تکلفی کی بے نظیر فضا تھی۔ حضرت عائشہ رض نے حضرت سودہ رض سے کہا کہ حریرہ کھالو انہوں نے انکار کیا۔ پھر اصرار سے کہا کہ کھاؤ ورنہ میں اٹھ کر تمہارے منہ پر مل دوں گی۔

Marfat.com

حضرت سودہ رضہ نے بھی ضد دکھائی ۔ حضرت عائشہ رضہ نے اٹھ کر یہ حلوہ حضرت سودہ رضہ کے منہ پر مل دیا۔ اس بے تکلفی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہنسے پھر سودہ رضہ سے کہا کہ تم بھی اس کے منہ پر ملوتا کہ حساب برابر ہو جائے چنانچہ حضرت سودہ رضہ نے ایسا ہی کیا ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بہت ہنسے۔

ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے ہذلی کے اس شعر کا مصداق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرایا بڑے لطیف انداز میں اور بڑی بے تکلفی میں ۔

وَاِذَا نَظَرْتُ اِلٰی اَسِرَّةِ وَجْہِہٖ ؎
بَرَقَتْ کَبَرْقِ الْعَارِضِ الْمُتَہَلِّلٖ

جب میں نے اس کے رُخ تاباں پر نظر ڈالی تو وہ یوں چمکا جیسے بادل سے بجلی چمکتی ہو۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ تم سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے ساتھ اچھا ہو۔ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہوں۔ جب تمہارا ساتھی مر جائے تو اسے چھوڑ دو یعنی اس کی برائیاں بیان نہ کرو۔ بلکہ اچھائی سے یاد کرو۔

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت پانچ نمازیں پڑھے ۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھے ۔ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے (حضرت انس رضہ)

۵ ۔ لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے پوچھا کہ حضور گھر میں کیسے رہتے تھے تو انہوں نے جواباً فرمایا اَلْیَنُ النَّاسِ بَسَّامًا ضَحَّاکًا لوگوں میں سب سے زیادہ نرم ، تبسم فرمانے والے اور خندہ جبین تھے ۔ نرمی کی انتہا تھی کہ کبھی خادم کو بھی نہ جھڑکا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اہل وعیال پر کوئی شفیق نہ تھا ۔ (حضرت عائشہ رضہ)

۶۔ گھر میں کچھ وقت عبادت کے لیے ۔ کچھ اہل وعیال سے گفتگو کے لیے اور کچھ آرام کے لیے مخصوص تھا۔ پھر اکثر اوقات ملاقاتیوں کی نذر ہو جاتے اور آرام کے لیے وقت بہت کم بچتا۔

Marfat.com

۷۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے شوخیانہ انداز میں گفتگو کر رہی تھیں کہ اوپر سے حضرت ابوبکر صدیق رضہ آ گئے وہ غضب ناک ہوئے اور حضرت عائشہ رضہ کو مارنا چاہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ٹھنڈا کیا اور فرمایا کوئی بات نہیں (ہم ویسے ہی ہنسی مذاق کر رہے تھے) جناب صدیق اکبر رضہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضہ کو پیار سے فرمایا کہ دیکھ لو کہ ہم نے تمہیں اس شخص سے بچا لیا۔

۸۔ راتوں کو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر ہوتے تو اہل و عیال سے گفتگو ہوتی گھریلو امور پر بھی اور عام حالات پر بھی یہاں تک کہ کبھی کہانی سناتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضہ سے "ام زرع" کی کہانی بیان کی۔ اس کہانی میں گیارہ عورتیں اپنے اپنے خاوند کا کردار آپس میں بیان کرتی ہیں ان میں سے ایک عورت ام زرع اپنے خاوند ابو زرع کا حسین کردار پیش کرتی ہے۔ کہانی ادبی لحاظ سے بڑی دلچسپ ہے۔ خاتمے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا کہ میں بھی تمہارے حق میں ویسا ہی ہوں جیسا کہ ابو زرع ام زرع کیلئے تھا۔

۹۔ ایک دفعہ ایک اور دلچسپ قصہ سنایا تو کسی زوجہ محترمہ نے کہا کہ یہ تو خرافہ کے قصوں جیسا ہے۔ یہ خرافہ حیرت ناک قصوں کے لیے مشہور تھا۔ اس شخص کو جن پکڑ کر لے گئے تھے پھر کچھ عرصہ بعد چھوڑ گئے۔ اشارہ مل رہا ہے کہ یہ قصہ دیو پریوں والا تھا۔

۱۰۔ حضرت عائشہ رضہ کو پیار سے "عائش"، حضرت انس رضہ کو "انیس"، یا "ذولاذنین" اور اور ابوہریرہ رضہ کو اباہر کہتے۔

۱۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے اتنی محبت تھی کہ ایک ہی پیالے میں پانی پیتے جہاں وہ منہ لگاتیں آپ وہیں منہ لگاتے۔ انصار کی بچیوں کو بلاتے کہ وہ ان سے کھیلیں۔ ایک دفعہ حبشیوں کا ناچ حضرت عائشہ کو اس انداز میں دکھایا کہ حضرت عائشہ رضہ چارپائی پر کھڑی تھیں اور اپنی ٹھوڑی مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر رکھی ہوئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے اے عائشہ رضہ کیا تو سیر نہیں ہوئی۔ وہ فرماتی نہیں۔ حضرت عائشہ رضہ بیان کرتی

Marfat.com

ہیں کہ میں تماشہ نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اپنا مقام دیکھ رہی تھی کہ آپ میری ناز برداری کتنی دیر کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رض ابھی دیکھ ہی رہی تھیں کہ حضرت عمر فاروق رض کو دیکھ کر وہ حبشی تتر بتر ہو گئے۔

۱۲۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ چاندنی رات تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ میں بولی یارسول اللہ کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر بھی ہوں گی فرمایا ہاں وہ حضرت عمر رض ہیں۔ میں بولی کہ جناب ابوبکر رض کی نیکیاں کہاں گئیں۔ فرمایا حضرت عمر رض کی ساری نیکیاں ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی طرح ہیں۔

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں پر بہت شفیق تھے اور بہت پیار کرنے والے۔

۱۳۔ حضرت صفیہ رض کو اونٹ پر سوار کرنے کے لیے اپنا گھٹنا بڑھا دیتے جس پر وہ پاؤں رکھ کر سوار ہو جاتیں۔ ایک مرتبہ سفر کے دوران اونٹنی کا پاؤں پھسلنے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صفیہ رض دونوں گر پڑے۔ جب حضرت ابوطلحہ رض خدمات غلامانہ ادا کرنے کے لیے بھاگے ہوئے آئے تو فرمایا کہ پہلے صفیہ کو دیکھو۔ ایک بار ساربان نے اونٹوں کو تیز چلایا تو فرمایا ذرا احتیاط سے دیکھو آبگینے ہیں آبگینے۔

۱۴۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کی محبت کی وجہ سے شہد نہ کھانے کی قسم کھالی تھی جس پر عتاب ہوا اور سورۃ تحریم نازل ہوئی۔

د۔ گھریلو سامان :

آپ کا گھر مبارک مسافرانہ زندگی کا مظہر تھا گرمی سردی سے بچاؤ کا انتظام جانوروں کی مداخلت سے بچاؤ کا انتظام، پردے کا انتظام اور حفظانِ صحت کے ضروری پہلو ملحوظ تھے۔ صفائی کے علاوہ کچھ آرائش نہ تھی۔ بان کی بنی ہوئی چارپائی، چٹائی، تکیہ، بستر، تلوار، ڈھال اور کھانے پینے کے چند برتن گھر کی زینت تھے۔

ر۔ **رقت قلبی :** تورات شریف میں مذکور ہے کہ آپ نہ سخت دل ہیں نہ سخت زبان

Marfat.com

اور نہ ہی بازاروں میں شور مچانے والے ہیں۔ وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف کر دیتے اور بخش دیتے ہیں۔" حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی نرم دل رکھنے والے تھے آپ کی رقت کے چند واقعات درج ذیل ہیں۔

۱۔ اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضؓ کی وفات پر آپ آنسو بہا رہے تھے۔ اسی طرح اپنی صاحبزادی ام کلثوم کی قبر مبارک پر کھڑے ہوئے تو آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

۲۔ لیکن جب ام ایمن چلا کر رونے لگیں تو انہیں منع فرمایا تو وہ کہنے لگیں کہ آپ خود بھی رو رہے ہیں۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ ایسا رونا منع نہیں بلکہ اللہ کی رحمت ہے۔

۳۔ حضرت عثمان بن مظعون کی میت کے سامنے بھی آپ کی آنکھیں نمناک تھیں۔ ان کی پیشانی کو بوسہ دے کر فرمایا کہ آنکھیں اشکبار ہیں۔ دل غمزدہ۔ لیکن ہم زبان سے اس کے ماسوا کچھ نہیں نکالتے جو رب کو پسند ہے۔

۴۔ رونے میں اونچی آواز نہ نکالتے۔ ٹھنڈا سانس لیتے اور ہانڈی کے ابلنے کی سی آواز آپ کے سینے سے نکلتی۔

۵۔ قرآن پاک سن کر بھی رقت طاری ہو جاتی۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو فرمایا کہ قرآن سناؤ۔ جب وہ سورۃ نساء کی اس آیت " فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا " پر پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے اشکوں کا سیل رواں ہو گیا۔ (میدان محشر کا نقشہ سامنے آ گیا تھا)

۶۔ ایک دفعہ ایک آدمی نے اپنی بچی کو زندہ درگور کرنے کا واقعہ سنایا تو آپ زار و قطار رونے لگے۔

۸۔ تفریحات:

۱۔ آپ باغوں کی سیر پسند فرماتے۔ کبھی تنہا اور کبھی ساتھیوں کے ساتھ۔ کبھی باغوں میں ہی مجلس آرائی ہو جاتی۔

۲۔ احباب کے ساتھ کبھی کبھی تالاب میں تیرا کرتے۔ دو دو ساتھیوں کے جوڑ بناتے۔ اور پھر

Marfat.com

ہر جوڑے کے ساتھی دور سے تیر کر ایک دوسرے کی طرف آتے۔ ایک موقع پر اپنا ساتھی جناب ابوبکر صدیق رضؓ کو بنایا۔ اور تیرتے ہوئے ان کی گردن کو پکڑ لیا۔

۳۔ کبھی کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر اس کے دھانے پر تشریف رکھتے۔

۴۔ دوڑوں اور تیر اندازی کے مقابلے کرواتے۔ اور اکھاڑے میں خود دلچسپی سے شریک ہوتے ایسے موقعوں پر ہنسی ہوتی۔

۵۔ خوشی کے موقعوں پر پسند تھا کہ دف بجائی جائے۔ یا نابالغ بچیاں گیت گائیں۔ چنانچہ ایک دفعہ عید کے موقع پر حضرت عائشہ رضؓ کے پاس دو لڑکیاں گیت گا رہی تھیں حضور قریب ہی لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق آئے تو غصے میں انہیں ڈانٹا کہ یہ کیا شیطانی ہنگامہ مچا رکھا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں گانے دو آج عید ہے۔

۶۔ شادی بیاہ کے موقعوں پر بھی دف بجانے کی اجازت فرماتے۔

۷۔ ایک دفعہ بزم عروسی میں بچیاں گا رہی تھیں اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ موجود تھے تو اس پر حضرت عامر بن سعدؓ نے بطور اعتراض کہا کہ اے صحابیانِ رسول اے شرکائے بدر تمہارے سامنے یہ کیا کچھ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر چاہو تو بیٹھو اور سنو ورنہ چلے جاؤ۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے۔

۸۔ جھانجھ کے استعمال سے منع فرمایا اسے شیطان کا باجا قرار دیا۔ اور اسے ملائکہ کی مصاحبت میں مانع قرار دیا۔

Marfat.com

Marfat.com

باب نمبر۱۱

اخلاقِ حسنہ

تیری خَلق کو رب نے جمیل کیا، تیرے خُلق کو رب نے عظیم کہا
کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہا، تیرے خالقِ حسن و ادا کی قسم

قرآن پاک کے گلشن اوراق میں اعلیٰ اخلاق کے جو پھول کھلے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبھی اپنے دامن اقدس میں سجا لیے۔ رفیقوں کے ساتھ رویہ ایسا جیسے بے مثال وفادار اور ہمدرد دوست۔ غیروں کے ساتھ ایسا جیسے عظیم محسن۔ ان کے اخلاق کی کیا تعریف کی جائے جس کو رب نے خلق عظیم قرار دیا۔ آیئے اس کی ایک جھلک صحابہ کی زبانی سنتے ہیں۔

۱۔ میں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی لیکن مجھے کبھی اُف تک نہ فرمایا۔ اور نہ یہ کہ تم نے یہ کیوں کیا یا کیوں نہیں کیا۔ (حضرت انس رض)

۲۔ ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ پر نجرانی چادر تھی تو ایک بدوی نے آپ کو اس چادر سے اس زور سے کھینچا کہ آپ اس کی چھاتی پر جا پہنچے اور آپ کی گردن مبارک پر چادر کا سُرخ نشان پڑ گیا۔ بدوی کہنے لگا اے محمدؐ! جو مال اللہ نے تجھے دیا ہے اس میں سے میرے لیے بھی حکم کیجیے (بدتمیزی کی انتہا دیکھیے لیکن رحمۃ اللعالمین کا اخلاق دیکھیے) تو آپ مسکرا دیئے اور فرمایا کہ اسے کچھ عطا کرو۔ (حضرت انس رض)

۳۔ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ (حضرت انس رض)

۴۔ رسول اللہؐ سے جب بھی سوال کیا گیا تو آپ نے "نہ" نہ فرمایا (اگر کچھ ہوا تو دے دیا۔ نہ ہوا تو عطا کا وعدہ فرمایا بعض اوقات ادھار لے کر دے دیا) سبحان اللہ۔ (حضرت جابرؓ)

۵۔ واہ کیا جود و کرم اے شاہ بطحا تیرا　　"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

Marfat.com

ے زمانے نے زمانے میں ایسا سخی نہیں دیکھا
زباں پر جس کے سائل نے "نہیں" آتے نہیں دیکھا

۵- مدینہ منورہ کے غلام اور لونڈیاں علی الصبح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کے برتن لاتے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ہاتھ ڈبو دیتے (یہ پانی بطور تبرک صحابہ کے گھروں میں استعمال ہوتا) بہت دفعہ وہ لوگ آپ کے پاس پانی ٹھنڈی ٹھٹھرتی صبح کو لاتے تو پھر بھی آپ ہاتھ مبارک ڈبو دیتے (حالانکہ اس وقت وضو کرنا بھی دشوار ہوتا)

۶- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام کاج میں مشغول رہتے یعنی گھر والوں کی خدمت کرتے (بکری کا دودھ دوہ لیتے۔ کپڑے دھو لیتے۔ پھٹے کپڑے اور ٹوٹی ہوئی نعلین خود ہی درست فرما لیتے۔ اپنی خادمہ کے ساتھ چکی بھی پسواتے۔ ازواج مطہرات جب کھانا پکاتیں تو چولہے میں آگ بھی جلاتے) لیکن جب نماز کا وقت ہو جاتا تو پھر مسجد میں تشریف لے جاتے۔

(حضرت عائشہ رضؓ)

ے اپنے کپڑے خود دھو لینا، خاک کے بستر پر سو لینا
سادہ سادہ نیک طبیعت صلی اللہ علیہ وسلم

۷- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کسی سے بدلہ نہ لیا۔ مگر صرف اس صورت میں کہ اللہ کے دین کی حرمت توڑی جا رہی ہو۔ (حضرت عائشہ رضؓ)

۸- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ہاتھ سے نہ مارا نہ بیوی کو نہ خادم کو (حضرت عائشہؓ)

۹- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی مگر مجھے کبھی ملامت نہیں کی۔ اگر کوئی کام مجھ سے خراب ہو جاتا (برتن وغیرہ ٹوٹ جاتے) تو گھر والوں میں سے کوئی مجھے ڈانٹتا تو آپ منع فرماتے اور کہتے جانے دو اگر کچھ اور مقدر میں ہوتا تو وہ ہوتا۔ (حضرت انس رضؓ)

۱۰- بیماروں کی مزاج پرسی فرماتے۔ غلاموں کی دعوت قبول فرماتے۔ گدھے پر بھی سوار ہو جاتے۔ میں نے آپ کو خیبر کے دن گدھے پر سوار دیکھا جس کی مہار پوست کھجور کی تھی (حضرت انس رضؓ)

Marfat.com

۱۱۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہ دیکھا۔

(حضرت عبداللہ بن حارث رض)

بچوں سے شفقت:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے بہت پیار فرماتے۔ ان کو گود میں اٹھاتے دعائیں دیتے۔ سر پہ ہاتھ پھیرتے اور معصوم بچوں کو بوسہ دیتے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اِنَّھُم لَمِنْ رَیحانِ اللہ" (یہ بچے خدا کے پھول ہیں)

۳۔ بچوں کو قطار میں کھڑا کر کے انعامی دوڑ لگواتے کہ دیکھتے ہیں ہمیں سب سے پہلے کون چھوتا ہے بچے دوڑتے ہوئے آتے کوئی آپ کے سینے پر گرتا اور کوئی آغوش رحمت میں۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن بشر کی والدہ نے ان کے ہاتھ انگور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ بھیجے۔ حضرت عبداللہ راستے میں ہی کھا گئے تو آپ نے پیار سے ان کے کان پکڑ کر فرمایا یَا غُدَرُ یَا غُدَرُ (اے دھوکا باز اے دھوکا باز)"

۵۔ سفر سے جب واپس آتے اور کوئی بچہ راستے میں ملتا تو اس کو سواری پر بٹھا لیتے چھوٹا ہوتا تو آگے بڑا ہوتا تو پیچھے۔

۶۔ جب میوے ہدیے میں آتے تو دعائے خیر مانگ کر بچوں میں تقسیم فرماتے۔

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ہمارے بچوں پر شفقت نہ کرے اور بڑوں کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۸۔ اپنے بچوں سے بھی بہت پیار فرماتے۔ حضرت فاطمہ رض جب آتیں تو اٹھ کر استقبال کرتے۔ جب ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ اٹھ کر آپ کا استقبال کرتیں اور ہاتھ مبارک کو بوسہ دیتیں۔ آپ حسن رض و حسین رض کو گود میں لے لیتے۔ کندھوں پہ بٹھاتے۔ ان کے لیے گھوڑا بنتے۔ حالتِ نماز میں بھی ان کی ناز برداری کرتے۔ انہیں بوسے دیتے۔

Marfat.com

بوڑھوں کا احترام:

۱۔اگر کوئی بوڑھا بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا تو اس کا احترام فرماتے۔

۲۔جب حضرت ابو قحافہ رضی کو بیعت کے لیے لایا گیا تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی کو فرمایا کہ انہیں کیوں تکلیف دی میں خود ان کے پاس آجاتا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی نے عرض کیا کہ یہ خلاف ادب تھا تو آپ نے فرمایا ان کے بیٹے کے ہم پر بہت احسان ہیں (شان صدیقی ملاحظہ ہو)

۳۔مدینے کی عورتیں آپ کو راستے میں پکڑ لیتیں اور کافی دیر تک کھڑا کر کے معروضات پیش کرتی رہتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کسی سے اکتاتے اور نہ ہی کسی کی دل شکنی فرماتے۔

باب نمبر ۱۲

سماجی رابطہ

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس مذہبی راہنما ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین اور اصلاح کن معاشرتی اکائی تھی۔ وہ معاشرے کے ہر فرد کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔ ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے اور کسی کو بھی احساس کمتری کا شکار نہ ہونے دیتے۔ آیئے اب دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام لوگوں کے ساتھ کتنا پیارا حسین، دلکش اور دلفریب معاشرتی برتاؤ کیا۔

۱۔ سلام:

سلام کو اسلامی معاشرت میں بنیادی حیثیت دی گئی ہے۔ کیوں کہ اس سے تعلقات اور جذبات محبت فروغ پاتے ہیں۔ آپ نے سلام کو افشا کرنے کی بہت تاکید فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات طیبہ اور فرامین مقدسہ ملاحظہ ہوں۔

Marfat.com

۱۔ راستے میں ملنے والوں کو سلام کہتے اور سلام کرنے میں پہل کرتے۔

۲۔ کسی کو پیغام بھجواتے تو ساتھ سلام ضرور کہلواتے۔

۳۔ کسی کا سلام لایا جاتا تو لانے والے اور کہنے والے دونوں کو سلام کہتے " عَلَیْکَ السَّلَامُ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ " ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

۴۔ لڑکوں کو بھی سلام کہتے اور عورتوں کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لیے بمثل باپ ہیں اس لیے وہ عورتوں کو سلام کر سکتے ہیں اور جواب بھی دیا جا سکتا ہے۔ لیکن غیر محرم مرد غیر عورتوں کو سلام نہیں کہہ سکتا)

۵۔ گھر میں نکلتے اور داخل ہوتے وقت سلام کہتے۔

۶۔ کسی کی ملاقات کو جاتے تو دروازے کے دائیں بائیں کھڑے ہو کر تین مرتبہ سلام کہتے جواب نہ ملتا تو بخوشی واپس تشریف لے جاتے۔ رات کو اگر کہیں جانا ہوتا تو آتنی آواز میں سلام کہتے کہ اگر وہ جاگ رہا ہو تو سن لے اگر سو رہا ہو تو بیدار نہ ہو۔

۷۔ اگر کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاتا تو لبیک فرماتے " میں حاضر ہوں "

۲۔ مصافحہ و معانقہ :

مصافحہ کے معنی ہیں " ہاتھ ملانا " اور معانقہ کے معنی ہیں " گلے ملنا " ان دونوں کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے چاہیئے۔

۲۔ مصافحہ کرتے وقت ہاتھ ہلانا چاہیئے۔

۳۔ اجنبی نوجوان لڑکی سے مصافحہ حرام ہے۔

۴۔ محرم یا بوڑھی عورت سے مصافحہ جائز ہے۔

۵۔ اپنی اولاد کا سر چومنا جائز ہے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کا سر چوم کر فرماتے تھے کہ ان کے جسم سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

Marfat.com

۶- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں چومنا سنت صحابہ ہے۔ حضرت زراع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ آئے تو ہم اپنی سواریوں سے جلد آنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں چومنے لگے۔

۷- اپنی اولاد کے رخسار پر بوسہ دینا بھی جائز ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی پیاری بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رخسار مبارک پر بوسہ دیا اور ان کی بیمار پرسی فرمائی۔

۸- ننگے بدن معانقہ حرام ہے سوائے اپنی بیوی کے۔ باقی لوگوں سے پیار و محبت اور خوشی سے معانقہ جائز ہے۔

۹- کسی کو سجدہ کرنا اور اس کے آگے کی زمین کو چومنا حرام ہے۔ (ماخوذ من مرأت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات طیبہ:

۱- آپ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مصافحہ فرماتے۔ جب کسی سے مصافحہ فرماتے تو اپنا ہاتھ نہ کھینچتے حتیٰ کہ وہ ہی اپنا ہاتھ کھینچتا۔ آپ اپنا رخ انور اس سے نہ پھیرتے جب تک وہ اپنا منہ نہ پھیر لیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی اپنے ہم نشین کی طرف گھٹنے پھیلا کر نہ بیٹھے۔ (نہ اولاد کی طرف۔ نہ ازواج کی طرف۔ نہ خدام کی طرف۔ نہ صحابہ کی طرف) حضرت انس رضی اللہ عنہ

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے قبل ان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں مصافحہ کیا کرو کینہ جاتا رہے گا۔ ہدیے تحفے دیا کرو محبت کرنے لگو گے اور دشمنی جاتی رہے گی۔

۴- حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے معانقہ بھی فرماتے۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اچھی طرح معانقہ کیا۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل سے بھی معانقہ فرمایا اور انہیں مرحبا فرمایا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو گلے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسے دیئے اور فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں خیبر کی فتح سے زیادہ

Marfat.com

خوش ہوا ہوں یا جعفر کے آنے سے۔ یہ آمد فتح خیبر کے دن ہوئی۔

۳۔ عیادت :

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے۔ سرہانے بیٹھ کر پوچھتے "کَیْفَ تَجِدُکَ" (کیا حال ہے) نبض اور پیشانی پر ہاتھ رکھتے۔ کبھی سینے اور پیٹ پر دست شفقت پھیرتے۔ کبھی چہرے پہ ہاتھ مبارک پھیرتے۔ تسلی دیتے اور فرماتے لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللہ۔ فکر نہ کرو یہ بیماری تمہارے گناہ پاک کردے گی یا جلد ہی ڈھل جائے گی یعنی صحت مند ہو جاؤ گے۔ شفا کے لیے دعا فرماتے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مشرک چچاؤں کی بھی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے۔ ایک دفعہ یہودی بچے کی عیادت کی اور اسے اسلام کی دعوت دی۔ تو وہ مسلمان ہو گیا۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابرؓ کی عیادت کے لیے مدینہ منورہ کے ایک کونے میں تشریف لے گئے۔ حضرت جابرؓ بے ہوش تھے۔ آپ نے جا کر وضو کیا اور پانی کے چھینٹے دیئے اور دعاء خیر فرمائی تو حضرت جابرؓ کو افاقہ ہو گیا۔

۴۔ عبداللہ بن ابی منافق جیسے دشمن اسلام کی بھی عیادت فرمائی۔

شوق عیادت بیدار کرنے والے فرامین مقدسہ :

۱۔ جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت بیمار پرسی کرے تو پورا دن ۷۰،۰۰۰ فرشتے اس کے لیے دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں اگر شام کے وقت بیمار پرسی کرے تو صبح تک ۷۰،۰۰۰ فرشتے اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک (مخصوص) باغ ہو گا۔

۲۔ جو وضو کر کے اپنے بھائی کی عیادت کرے طلب ثواب کی خاطر تو اس سے دوزخ ۷۰ سال کے فاصلے پر کر دیا جائے گا۔

۳۔ جو کسی مریض کی عیادت کرے تو وہ رحمت میں غوطے لگاتا ہے حتی کہ جب بیٹھ

Marfat.com

جاتا ہے تو دریائے رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔

۴۔ تعزیت :

تعزیت کا مطلب ہے تسلی دینا۔ لیکن افسوس کہ ہم نے تعزیت ، کا مطلب نہ سمجھا۔ بلکہ ہم روتوں کو رلانے اور ہنسنوں کو پریشان کرنے کو تعزیت سمجھتے ہیں۔ تعزیت کا مقصد یہ ہرگز نہیں بلکہ ماتمی خاندان کو اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف اور ان تکالیف پر ہونے والے انعامات کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح تعزیت فرماتے تھے۔

۱۔ جب کوئی حالت نزع میں ہوتا تو اطلاع پاکر اس کے ہاں تشریف لے جاتے اور توحید اور توجہ الی اللہ کی تلقین فرماتے۔

۲۔ جب کوئی فوت ہو جاتا تو بنفس نفیس جنازہ پڑھاتے۔ تجہیز و تکفین میں جلدی کرواتے اور سفید کپڑوں میں کفن دینے کی تاکید فرماتے۔ اور مُردے کے لیے مغفرت کی دعا کرتے۔

۳۔ میت کے گھر والوں کو کھانا پکا کر بھجوانے کی تلقین فرماتے۔ اس میں ان کی بچت اور تالیف قلوب تھی۔ لیکن آج الٹ ہوگیا کہ میت والے لمبی چوڑی دعوت کا انتظام کرتے ہیں اور ہزاروں روپیہ بہا دیتے ہیں۔ ایک طرف سنت کی خلاف ورزی اور دوسری طرف مالی نقصان۔ جس کا فائدہ میت کو ذرہ بھر نہیں پہنچتا۔ اگر اللہ توفیق دے تو غریبوں بے کسوں اور یتیموں کی دعوت پکائیں اور اس کا ثواب میت کو ایصال کریں۔

۵۔ استیذان (گھر میں داخلے کی اجازت)

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے گھر ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے تو دروازے کے دائیں بائیں کھڑے ہو کر تین مرتبہ سلام کر کے اجازت داخلہ لیتے۔ اگر جواب نہ ملتا تو خوشی واپس تشریف لے آتے۔

۲۔ آپ میزبان کے گھر امتیازی جگہ نہ بیٹھتے۔ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے

Marfat.com

مکان پر تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ کے بیٹھنے کے لیے چمڑے کا ایک گدا ڈال دیا لیکن آپ زمین پر بیٹھ گئے اور گدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہؓ کے درمیان آگیا۔

۳۔ اگر کوئی شخص رسول اللہ کے در دولت میں آنے کے لیے اجازت چاہتا تو آپ پوچھتے کون ہے۔ اور اگر وہ جواب میں صرف "میں" کہتا تو آپ ناپسند فرماتے کہ میں میں کیا کرتے ہو اپنا نام بتاؤ۔

۴۔ اگر کوئی شخص صرف یہ کہتا کہ "اندر آ جاؤں" تو اپنے خادم کو فرماتے کہ جاؤ اسے گھر میں آنے کا طریقہ سکھاؤ کہ پہلے السلام علیکم کہے اور پھر اجازت چاہے۔ البتہ اگر کسی کے ذریعے کسی شخص کو بلانے اور وہ شخص لانے والے کے ہمراہ بغیر اجازت مانگے آجاتا تو آپ محسوس نہ فرماتے۔

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ دی جائے تو وہ لوٹ جائے اور اجازت مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ دروازے پر جاکر سلام کرے۔

۶۔ ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا میں اپنی ماں سے داخلہ کی اجازت لوں فرمایا ہاں وہ بولا گھر میں اس کے ساتھ رہتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے اجازت لو وہ شخص بولا میں اس کا خدمت گار ہوں۔ فرمایا اجازت لو کیا تم اسے ننگا دیکھنا چاہتے ہو وہ بولا نہیں۔ فرمایا پھر داخلہ کی اجازت لو۔

اس ارشاد گرامی سے واضح ہوتا ہے کہ اپنے گھر میں بھی بغیر اجازت داخل نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ممکن ہے کہ گھر والے پردے میں نہ ہوں۔

۹۔ حقوق العباد:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو امت واحدہ بنانے اور اسے مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے ہر مسلمان پر چند حقوق و فرائض واجب کیے تاکہ معاشرے کا ہر فرد ایک مخصوص اہمیت کا حامل محسوس ہو آپ نے فرمایا مومن کے مومن

Marfat.com

پر چھ حق ہیں (۱) جب بیمار ہو تو عیادت کرے (۲) جب مر جائے تو جنازہ پڑھے۔
(۳) جب دعوت دے تو قبول کرے (۴) جب اس سے ملے تو سلام کرے (۵) جب چھینکے تو جواب دے (۶) جب غیر حاضر ہو تو اس کی خیر خواہی کرے۔
۲۔ السلام علیکم پر دس نیکیاں۔ ورحمۃ اللہ ملانے پر بیس۔ وبرکاتہ کا اضافہ کرنے پر تیس اور مغفرتہ بڑھانے پر چالیس نیکیاں ملتی ہیں۔
۳۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! راستے کا کیا حق ہے۔ فرمایا نگاہ نیچی رکھو، تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹا دو۔ سلام کا جواب دو۔ اچھائیوں کا حکم دو۔ برائیوں سے منع کرو۔

باب نمبر ۱۳

عبادات

اللہ رب العزت کا قرآن پاک میں ارشاد ہے " وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ " (ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف عبادت کے لیے پیدا فرمایا) یہ آیت کریمہ انسان کے مقصد حیات کی نقاب کشائی کرتی ہے اور خواب غفلت سے بیدار کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا وسیع و عریض حصہ عبادات پر مشتمل ہے گویا آپ کی زندگی مذکورہ آیات کی عملی تصویر ہے۔ یہ عبادت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمایہ افتخار تھی جب شب معراج کو اللہ کریم نے اپنے محبوب سے استفسار فرمایا کہ آپ کو کس لقب سے پکاروں تو آپ نے عرض کیا یا رب لقب عبد سے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت عبدیت ان کی صفت رسالت سے افضل ہے کیونکہ رسالت کا تقاضا ہے کہ مکہ کی گلیاں ہوں۔ داعی حق قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا کی صدائیں لگا رہا ہو۔ کوئی اس کی دعوت پر لبیک کہہ رہا ہو اور کوئی پتھر برسا رہا ہو لیکن عبدیت کا تقاضا یہ ہے کہ لامکان کی تنہائیاں ہوں۔ اُدْنُ مِنِّیْ کی پکار ہو فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى

Marfat.com

کی قربنیں ہوں - پھر اَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی کی پُر راز گفتگو ہو۔ مختصر الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ رسالت کا تعلق مخلوق سے ہے اور عبدیت کا تعلق خالق سے آیئے حضور علی اللہ علیہ وسلم کے گلشن عبادت کی سیر کریں۔

عبادت میں سرفہرست نماز ہے اس کی تفصیلات آگے آ رہی ہیں۔ فی الحال وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظارہ کرتے ہیں۔

ا۔ وضو :

حضرت عثمان رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی بہایا پھر کلی کی۔ ناک میں پانی چڑھایا۔ پھر تین مرتبہ چہرہ مبارک دھویا۔ پھر کہنی تک اپنا داہنا ہاتھ تین بار اور پھر بایاں ہاتھ تین بار دھویا۔ پھر سر کا مسح فرمایا۔ پھر داہنا پاؤں اور بایاں پاؤں تین تین بار دھوئے (وضو مکمل کر کے فرمایا) جو آدمی میری طرح وضو کرے پھر دو نفل پڑھے جن میں وہ اپنے دل سے باتیں نہ کرے یعنی توجہ اور حضور قلب سے پڑھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

آیئے اب متفرق روایات کی روشنی میں اس وضو کی تفصیل دیکھیں۔ وضو داہنی طرف سے شروع فرماتے۔ ہاتھوں کو تین بار دھوتے اور انگلیوں کا خلال کرتے۔ پھر تین دفعہ دائیں ہاتھ سے پانی لے کر کلی کرتے۔ اکثر مسواک کرتے۔ پھر ناک میں تین مرتبہ دائیں ہاتھ سے پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے جھاڑتے پھر تین مرتبہ چہرہ اقدس دھوتے پیشانی سے لے کر ٹھوڑی تک اور دونوں کانوں کی لو تک پانی کے چھینٹے زور زور سے نہ مارتے۔ پھر دائیں ہاتھ کا چلو (لپ) داڑھی مبارک کے نیچے ڈالتے پھر ہتھیلی کو اپنی طرف کر کے انگلیاں پھیلا کر بالوں کے نیچے سے داخل کر کے اوپر کی طرف نکالتے۔ پھر دایاں بازو کہنی تک تین مرتبہ دھوتے اور پھر بایاں بازو کہنی تک۔ پھر سر کا مسح ایک بار۔ اس کا انداز یوں تھا کہ اپنے دونوں

Marfat.com

ہاتھوں کو بھگو کر دونوں ہاتھوں کی آخری انگلیوں کے پورے جوڑ لیتے۔ پھر دونوں ہاتھ کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلیاں جدا کر لیتے۔ پھر پیشانی کی طرف سے کم از کم چوتھائی سر کا مسح اس طرح فرماتے کہ ہتھیلیاں سر پہ نہ لگتیں۔ پھر اپنے ہاتھوں کو پیچھے سے آگے کی طرف اس طرح واپس لاتے کہ انگلیاں اٹھی ہوتیں اور ہتھیلیاں سر پر مس ہوتیں۔ پھر دونوں انگلیوں کو (جو ابھی تک ترتھیں اور علیحدہ رہیں) کانوں کے اندر داخل فرما کر کان کے اندرونی حصے کا مسح فرماتے پھر انگوٹھوں سے بیرونی کان کا۔ وہ اس طرح کہ انگوٹھے کانوں کی پشت پر نیچے سے اوپر کی طرف لاتے پھر ہاتھوں کی پشت کو گردن پر مارتے۔ پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنوں تک اور پھر بایاں پاؤں ٹخنوں تک دھوتے۔ اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال اس طرح فرماتے کہ اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کو دائیں پاؤں کی چھنگلیا کے گابھے میں نیچے سے اوپر کی طرف داخل کرتے پھر ترتیب وار آگے بڑھتے یہاں تک کہ بائیں پاؤں کی چھنگلیا پر یہ خلال ختم ہو جاتا۔[1]

۲۔ آپ ہر نماز کے لیے تازہ وضو فرماتے۔ فتح مکہ کے دن ایک وضو سے زیادہ نمازیں بھی پڑھیں اور موزوں پر بھی مسح فرمایا۔ (اگر جرابیں چمڑے کی ہوں تو ان پر مسح کرنا سنت اور اہل سنت وجماعت کی پہچان ہے۔ مقیم کے لیے ایک دن (پانچ نمازوں تک) اور

---

[1] نوٹ۔ وضو میں ایک عوامی اضافہ اور بے ترتیبی: میں نے لوگوں کے وضو میں دو غلطیاں عام دیکھیں اور یہ غلطیاں اتنی مروج ہیں کہ ان کے بغیر وضو نامکمل سمجھا جاتا ہے۔ پہلی یہ ہے کہ لوگ دونوں بازو دھو لینے کے بعد پھر بازوؤں پر پانی بہاتے ہیں اسکی اصل میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ بلکہ تحقیق کے بعد یہ اضافہ معلوم ہوتا ہے اسے ترک کرنا چاہیئے۔ دوسری یہ ہے کہ لوگ سر کا مسح کرنے کے بعد پھر دونوں بازوؤں پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور بعض انگلیوں کا خلال کرتے ہیں۔ گو خلال سنت ہے لیکن یہاں بے محل ہے۔ یہ خلال پہلے ہاتھوں کی دھلائی کے وقت ہونا چاہیئے۔ سر کے مسح کے بعد فوراً پاؤں دھونے چاہیئں اور ترتیب نبوی کو توڑنا نہیں چاہیئے۔

Marfat.com

مسافر کے تین دن (۱۵ نمازوں تک) اجازت ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بھگو کر انگلیاں پھیلا کر دائیں ہاتھ کو دائیں پاؤں کے اوپر اور بائیں ہاتھ کو بائیں پاؤں کے اوپر رکھ کر اپنی طرف پنڈلیوں تک کھینچ لے۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے تازہ وضو کی تلقین فرماتے ہوئے کہا کہ اگر تمہارا پہلے وضو ہو تو تازہ کرنے پر دس نیکیاں اضافی ملیں گی۔

۴۔ اکثر اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اعضاء مبارک تین مرتبہ دھوتے لیکن پانی کم ہونے کی صورت میں ایک یا دو مرتبہ بھی دھوتے ہیں۔

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس کے ساتھ وضو کے بعد اپنے اعضاء شریفہ پونچھا کرتے (عائشہ رضہ)

۶۔ کبھی صرف چہرہ پونچھتے اور کبھی بالکل نہ پونچھتے (سبحان اللہ اس محبوب رب نے ہمارے لیے بہت آسانیاں کیں اور سب کچھ سنت بنا دیا۔)

۷۔ وضو کے وقت اپنی انگوٹھی ہلا لیتے (انگوٹھی اگر تنگ ہو تو ہلا لینا سنت ہے اگر کھلی ہو تو ضروری نہیں)

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضہ کو وضو کرتے دیکھا جو خوب پانی بہا رہے تھے حضور ص نے فرمایا یہ اسراف کیسا ہے تو سعد نے کہا یا رسول اللہ۔ کیا وضو میں بھی اسراف ہے فرمایا ہاں اگرچہ تم بہتی نہر میں کیوں نہ ہو۔ (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضہ)

فضیلت : (۱) وضو کے پانی کی برکت سے قیامت کے دن اعضاء چمکیں گے۔

(۲) جنت میں زیورات وہاں تک پہنائے جائیں گے جہاں تک وضو کا پانی لگتا ہے۔

(۳) جو آدمی وضو کے بعد اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ" پڑھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے جس سے چاہے گا داخل ہو جائیگا۔

Marfat.com

۳۔ مسواک :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام بہت رغبت سے کیے ان میں ایک مسواک بھی ہے۔ اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی مسواک کو طلب فرمایا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ سمجھتا تو انہیں حکم دیتا کہ وہ ہر نماز سے پہلے مسواک کریں اور عشاء دیر سے پڑھیں۔ (ابو ہریرہ رض) مسواک کے بارے میں آپ کی عادات طیبہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ آپ وضو کے دوران مسواک فرماتے۔ دوران استعمال دھو لیا کرتے بعض اوقات حضرت عائشہ رض سے بھی دھلواتے اور وہ دھونے سے قبل مسواک اپنے منہ میں مل لیا کرتی تھیں تاکہ لعاب مبارک کی برکت حاصل ہو۔

۲۔ چنار کی مسواک بہت پسند فرمایا کرتے۔ یہ ایک درخت ہے جس کی مسواک کر لینے کے بعد پورا دن منہ سے خوشبو آتی رہتی ہے۔

۳۔ آپ کی مسواک کی لمبائی ایک بالشت تقریباً آٹھ انچ اور موٹائی چھنگلیا کے برابر ہوتی

۴۔ آپ مسواک اوپر تلے نہ مارتے بلکہ لمبے رخ۔ پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف۔

۵۔ جب بھی گھر تشریف لاتے تو مسواک کر رہے ہوتے۔

۶۔ اس کے علاوہ قرآن پاک کی تلاوت کے وقت، دانت پیلے ہونے پر، بھوک یا دیر تک خاموشی یا بے خوابی کی وجہ سے بو آنے پر، سوتے وقت جاگتے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔

فضیلت : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور رب کی رضا کا باعث ہے (عائشہ رض)

۲۔ دس چیزیں انبیاء کی سنت ہیں۔ (۱) مونچھ کٹانا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں پانی چڑھانا (۵) کلی کرنا (۶) ناخن کاٹنا (۷) پورے دھونا (۸) بغل کے بال لینا (۹) زیر ناف بال اکھیڑنا (۱۰) استنجا کرنا۔ (حضرت عائشہ رض)

۳۔ چار چیزیں پیغمبروں کی سنت ہیں۔

Marfat.com

(۱) شرم (۲) ختنہ (۳) مسواک (۴) نکاح اور بعض میں خوشبو کا ذکر ہے۔

۴۔ جس نماز کے ساتھ مسواک کی جائے وہ غیر مسواک والی نماز پہ ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔ (حضرت عائشہ رضی)

۵۔ فقہاء و محدثین کا بیان ہے کہ مسواک کے ستر فائدے ہیں۔ایک یہ بھی ہے کہ مرتے دم کلمہ نصیب ہو جائے گا۔ (فیون (نشہ آور اشیاء) کے ستر نقصان ہیں ایک یہ بھی ہے کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو گا۔

۳۔غسل :

یاد رکھیے تین غسل فرض ہیں۔حیض کے بعد۔نفاس کے بعد۔ جنابت کے بعد۔ایک غسل واجب ہے مرنے کے بعد۔ سنت غسل پانچ ہیں۔جمعہ کے دن۔عیدین کے ایام میں احرام باندھتے وقت۔مستحب غسل تین ہیں۔میت کو نہلا کر۔ فصد لے کر۔ اسلام لانے وقت ٹھنڈک وصفائی کے لیے غسل مباح ہے۔غسل جیسا بھی ہو اگر وہ سنت کے مطابق ہو گا نیکیوں کا بار بن جائے گا۔آیئے مسنون غسل دیکھیں۔

۱۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں ہاتھ دھوتے پھر استنجا کرتے۔پھر نماز کی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈالتے اور ان سے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر اپنے سر پہ دونوں ہاتھوں سے تین چلو (لپ) پانی ڈالتے۔ پھر اپنی پوری جلد پر پانی بہا دیتے۔ (حضرت عائشہ رضی)
(یاد رہے کہ نیند سے بیدار ہو کر یا مباشرت کے بعد ان دھلے ہاتھ برتن میں ڈالنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ایسا کرنے سے پانی مستعمل ہو جاتا ہے اور غسل کے قابل نہیں رہتا)

۲۔بعض اوقات قبل از غسل ہاتھ مبارک مٹی سے مل کر بھی صاف کرتے۔

۳۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تہبند باندھ کر

Marfat.com

اکٹھے غسل کرتے۔ ہم دونوں کے درمیان پانی کا برتن ہوتا۔ حضور جلدی جلدی پانی استعمال فرماتے یہاں تک کہ مجھے کہنا پڑتا کہ دَعْ لِی۔ دَعْ لِی (یا رسول اللہ میرے لیے بھی پانی چھوڑیئے)

۴۔ غسل کے بعد وضو نہ فرماتے۔

(یاد رکھیں کہ غسل وضو سے افضل ہے۔ غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں رہتی بشرطیکہ غسل درست ہوا ہو۔)

۴۔ الصلوٰۃ (نماز):

ارکان اسلام میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کو حاصل ہے۔ یہ دین کا ستون ہے اور مومن کی معراج ہے اس کی ایک امتیازی شان یہ بھی ہے کہ یہ تحفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران معراج عطا کیا گیا باقی سب عبادات زمین پر فرض ہوئیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہونے والا ہے۔ اسے مسلمان اور کافر کے درمیان فرق قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ پانچ نمازیں (ہر نماز پچھلی نماز تک) جمعہ، جمعے تک اور رمضان المبارک رمضان شریف تک گناہ مٹا دیتے ہیں جبکہ آدمی کبائر سے بچتا رہے۔ (حضرت ابوہریرہ رض)

۲۔ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا۔ لوگوں نے عرض کیا بالکل نہیں۔ فرمایا یہ مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (حضرت ابوہریرہ رض)

۳۔ سردی کے موسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے جب پتے جھڑ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑیں تو ان کے پتے جھڑنے لگے پھر فرمایا اے ابوذر! میں نے کہا یا رسول اللہ حاضر ہوں۔ فرمایا جب بندہ مسلمان اللہ کی رضا کی خاطر نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح

Marfat.com

اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔ (حضرت ابوذرؓ)

۴۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کیا تو فرمایا جو اس کی پابندی کرے تو نماز قیامت کے دن اس کے لیے روشنی، دلیل اور نجات ہوگی اور جو اس پر پابندی نہ کرے تو اس کے لیے نہ نور ہوگا نہ دلیل ہوگی اور نہ ہی نجات۔ اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون ہامان اور ابی بن خلف (بڑے بڑے کافروں) کے ساتھ ہوگا۔ (عبداللہ بن عمرؓ)

۵۔ اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور جماعت کی صف اوّل میں کیا ثواب ہے تو پھر بغیر قرعہ ڈالے اسے نہ پا سکیں۔ اگر جانتے کہ دوپہر کی نماز (ظہر و جمعہ و چاشت وغیرہ) میں کیا ثواب ہے تو لوگ اس کی طرف دوڑ کر آتے اور اگر جانتے کہ صبح و عشاء میں کیا ثواب ہے تو ان میں گھسٹتے ہوئے بھی پہنچ جاتے۔ (حضرت ابوہریرہؓ)

۶۔ جو فجر کی نماز کی طرف گیا وہ ایمان کا جھنڈا لے گیا اور جو صبح بازار گیا وہ شیطان کا جھنڈا لے گیا۔ (سلیمانؓ)

و۔ ادائیگی نماز:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے اور قرأت الحمد شریف سے شروع فرماتے تکبیر کہتے وقت اپنے ہاتھ مبارک کانوں کی لو تک اٹھاتے۔ بعض اوقات کندھوں تک بھی اٹھائے ہیں۔ تکبیر کے بعد مختلف ثنائیہ کلمات پڑھتے جن کی تفصیل کتب احادیث میں موجود ہے ان میں سے ایک سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ... بھی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ اپنے ہاتھ مبارک ناف کے نیچے اس طرح باندھتے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رہتا یعنی بائیں کلائی پر۔ قیام میں سورۃ فاتحہ ضرور پڑھتے اور فرماتے کہ اس شخص کی نماز نہ ہوگی جو الحمد شریف نہ پڑھے۔ پھر کوئی سورۃ ملاتے بعض اوقات پوری سورۃ اور بعض اوقات سورۃ کا اقتباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ اسوقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں جس کی آمین فرشتوں کے موافق ہو جائے گی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے

Marfat.com

نیز یہ بھی فرمایا کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ پہلی رکعت ذرا لمبی پڑھتے اور دوسری ذرا کم۔ تکبیر اولیٰ کے بعد خاموش رہتے پھر والضآلین پر خاموش ہوتے۔ ظہر و عصر کی قرأت دل میں کرتے اور فجر، مغرب وعشاء کی قرأت با آواز بلند ہوتی۔ فجر و مغرب کی سنتوں میں اکثر قل یٰاَیُّھا الکٰفِرُون اور قل ھو اللہ پڑھتے۔

پھر رکوع کرتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے گویا آپ انہیں پکڑے ہوئے ہیں۔ اپنا سر مبارک نہ بہت اونچا رکھتے اور نہ ہی نیچا بلکہ درمیان۔ رکوع میں اکثر سبحان ربی العظیم پڑھتے۔ دیگر تسبیحات بھی منقول ہیں رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوائل اسلام میں رفع یدین بھی فرمایا لیکن آخر عمر میں ترک فرما دیا) سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الحمد کھڑے کھڑے فرماتے۔

پھر سجدے میں ناک اور پیشانی زمین پر رکھتے۔ سجدہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان ہوتا۔ ہاتھ پہلوؤں سے دور رکھتے۔ پیٹ بھی رانوں سے نہ لگتا۔ پاؤں کی انگلیاں موڑ کر قبلہ رُخ فرما لیتے اور اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے۔ شیطان کی بیٹھک اور کہنیاں درندوں کی طرح بچھانے سے منع فرماتے یہاں بیٹھ کر التحیات۔ تشہد۔ درود شریف اور دعا پڑھتے پھر دائیں طرف کندھے کو دیکھتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ پڑھتے اور پھر بائیں طرف اسی طرح تشہد میں اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور ان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پر دائیں ہاتھ کی انگلی شہادت سے اشارہ فرماتے ان کا طریقہ یہ ہوتا کہ اس کلمے پر انگلیاں سکیڑ کر درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر کلمے کی انگلی سے اشارہ فرماتے اسے تریپن کا حلقہ (۵۳) کہتے ہیں یہی حنفی مسلک میں رائج ہے۔ اشارہ کرنے کے بعد اپنا ہاتھ مبارک پھر حسب معمول سیدھا کر دیتے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرواتے تو دو سکوت فرماتے ایک تکبیر

Marfat.com

کے بعد اور دوسرا والضالین کے بعد۔ جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو بغیر خاموش ہوئے قرأت الحمد شریف سے شروع فرماتے۔ جماعت کے دوران اکثر مفصل سورتیں پڑھتے (سورۃ حجرات سے الناس تک) جمعۃ المبارک کے دن اکثر فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ سجدہ (الم۔ تنزیل) اور دوسری رکعت میں سورۃ دھر پڑھتے۔

ب۔ رکوع:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوعوں میں اکثر یہ بھی فرماتے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي کبھی یہ بھی فرماتے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحُ اپنے غلاموں کو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھنے کا حکم فرماتے (عائشہ رض)

۲۔ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے اور فرماتے جب تمہارا امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ فرشتے بھی یہ کہتے ہیں جس کا کلام فرشتوں کے کلام کے موافق ہو جائے گا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کی نماز درست نہیں ہوتی جب تک وہ رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

۴۔ لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نمازیں چوری کرے۔ لوگ بولے یا رسول اللہ اپنی نمازیں چوری کیسے کرے گا فرمایا کہ رکوع اور سجود پورا نہ کرے۔

ج۔ سجدہ:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔ پیشانی۔ دو ہاتھ۔ دو گھٹنے۔ قدموں کے کندھے۔ اور یہ کہ کپڑے اور بال جمع نہ کروں۔

۲۔ جب تم سجدہ کرو تو ہتھیلیوں کے درمیان برابر رہو۔ اپنی کہنیاں اٹھائے رکھو اور انہیں کتے کی طرح نہ بچھاؤ۔

Marfat.com

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اپنے رب کے زیادہ قریب سجدے میں ہوا کرتا ہے لہٰذا سجدے میں زیادہ دعائیں مانگا کرو۔

۴۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز پر نظر نہیں فرماتا جو نماز میں رکوع کے بعد اور سجدے کے درمیان بیٹھے سیدھی نہیں کرتا۔

۷۔ تشہد :

تشہد میں التحیات۔ کلمہ شہادت اور درود شریف پڑھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔ بروایت دیگر اس پر اللہ اور اس کے فرشتے ستر بار درود پڑھیں گے۔ یہ درود شریف بارگاہِ اقدس میں فرشتے پہنچاتے ہیں لیکن یہ صرف غلامانہ خدمات کی سرانجام دہی ہے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ "میں اہل محبت کا درود خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درود و سلام کا جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔ حضورؐ کا ایک ارشاد مبارک یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جس نے مجھ پر زیادہ درود پڑھا ہو گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف کے بعد دعائیہ کلمات پڑھتے۔ بہت دعائیں منقول ہیں جن میں سے چند ایک درج کر رہا ہوں۔

۱۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ ..... یوم یقوم الحساب۔

۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

۸۔ **سلام :** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دائیں سلام پھیرتے تھے پھر بائیں۔ (جب چہرہ اقدس گھماتے تھے تو) میں آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیا کرتا

Marfat.com

تھا۔ (حضرت سعدؓ)

۲۔ سلام پھیر کر کبھی دائیں جانب سے پھر کر مقتدیوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی بائیں طرف سے پھر کر۔

۳۔ دعا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوجاتے تو اپنے ہاتھ مبارک سینے تک اٹھاتے اور کبھی بلند بھی فرما لیتے۔ پھر دعا مانگتے۔

۲۔ دعا سے پہلے حمد الٰہی اور درود شریف کی تلقین فرماتے۔ ایک دفعہ آپ نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا جو نماز سے فارغ ہوکر یوں کہنے لگا الٰہی مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ کی حمد کر جس کے وہ لائق ہے اور مجھ پر درود بھیج پھر دعا کر (تب دعا قبول ہوگی) فضالہ ابن عبیدؓ

۳۔ وہ دعا زمین و آسمان کے درمیان موقوف ہوجاتی ہے جس میں اپنے نبی پر درود نہ بھیجو۔

(حضرت عمرؓ)

۴۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو یاد فرماتے اور دعا دیتے تو اپنے لیے پہلے دعا مانگتے۔ (ابی بن کعبؓ)

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مسلمان ایسی دعا مانگتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی نہیں ہوتی (تو دعا قبول فرمالی جاتی ہے) اور اسے تین میں سے ایک شے دے دی جاتی ہے۔ یا تو دعا فوراً قبول ہوجاتی یعنی اللہ اس کی خواہش پوری فرما دیتے ہیں یا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے (آخرت میں اجر دے گا) یا پھر داعی سے دعا کے برابر برائی دور کردی جاتی ہے۔ تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ پھر تو ہم بہت دعائیں مانگا کریں گے۔ فرمایا ہاں اللہ سب سے زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔ (ابو سعیدؓ)

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے وقت اپنے ہاتھ مبارک کندھوں کے برابر کرتے تھے (حضرت سہل بن سعدؓ)

Marfat.com

۷۔ حضور سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تھے تو اپنے ہاتھ مبارک اٹھاتے تھے پھر دونوں ہاتھوں کو چہرہ مبارک پر پھیر لیا کرتے تھے۔ (حضرت سائب بن یزید رض)

۸۔ تین دعائیں رد نہیں ہوتیں۔ایک افطاری کے وقت روزہ دار کی دعا۔انصاف والے بادشاہ کی دعا۔مظلوم کی دعا جسے اللہ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتا ہے۔اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور رب فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ دیر سے ہی سہی۔ (حضرت ابوہریرہ رض)

۹۔ جامع دعائیں بہت پسند فرماتے۔ مثلاً (۱) رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

۱۰۔ارشاد گرامی ہے کہ جب تم اللہ سے مانگو تو ہتھیلیوں سے مانگو۔ہاتھوں کی پشت سے نہ مانگو۔جب فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھ منہ پر پھیر لو۔ (حضرت مالک بن یسار رض)

۱۱۔ اللہ سے دعا مانگو تو قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے۔جان لو کہ اللہ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ (ابوہریرہ رض)

۱۲۔ تمہارا رب حیا والا ہے وہ اس سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے (سلیمان رض)

۱۳۔ جو اللہ سے دعا نہ مانگے تو اللہ اس پر ناراض ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی کرامت والی شے نہیں۔ (حضرت ابوہریرہ رض)

۱۴۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔دعا عبادت ہے۔(انس رض)

۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی پیٹھ کے پیچھے مانگی ہوئی مسلمان کی دعا رد نہیں ہوتی۔اس آدمی کے سر کے پاس ایک فرشتہ ہوتا ہے

Marfat.com

جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے غیب میں دعا کرتا ہے تو وہ مقرر فرشتہ آمین کہتا ہے۔ اور ساتھ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔

۱۶۔ قبولیت دعا کے اوقات : (۱) بارش کے دوران (۲) اذان اور اقامت کے درمیان۔ (۳) جمعہ کے خطبوں کے درمیان (۴) افطاری کے وقت (۵) جمعۃ المبارک کی آخری ساعت میں (۶) رات کے پچھلے پہر میں (۷) لیلۃ القدر کی خاص ساعت میں۔

ش۔ جماعت اور ذکر :

۱۔ جماعت کی نماز باقی نمازوں پر ۲۷ گنا فضیلت رکھتی ہے۔

۲۔ نمازیں صف سیدھی کرنے کا حکم فرماتے۔ ملکر کھڑا ہونے کی تلقین فرماتے تا کہ شیطان صف میں گھسنے نہ پائے۔

۳۔ پہلی صف کی فضیلت میں فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

۴۔ جو مؤذن کی اذان سنے اور اس کی اطاعت سے کوئی عذر منع نہ کرے تو اسکی نماز قبول نہ ہو گی اگر وہ گھر میں پڑھے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول! عذر کیا ہے فرمایا ڈر یا بیماری۔

۵۔ عورت کی اپنے صحن میں پڑھی ہوئی نماز سے گھر کے اندر پڑھی جانے والی نماز افضل ہے اور گھر کی نماز سے کوٹھڑی والی نماز افضل ہے۔

۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب امامت سے فارغ ہوتے تو صحابہ بآواز بلند تکبیر کہتے (اللہ اکبر) تین مرتبہ استغفار پڑھنا بھی منقول ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بھی پڑھتے۔

۷۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنی بلند آواز سے فرماتے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

Marfat.com

وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۔

۸- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے پھر کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

ص۔ سنتوں کی فضیلت:

۱- جو دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھا کرے اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ چار ظہر سے قبل۔ دو ظہر کے بعد۔ دو مغرب کے بعد دو عشار کے بعد اور دو رکعتیں فجر کے بعد۔ (حضرت ام حبیبہ رض)

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سے قبل چار رکعت پڑھتے۔ پھر جمعہ کے لیے تشریف لے جاتے۔ لوگوں کو نماز پڑھاتے تو پھر گھر واپس آکر دو رکعتیں پڑھتے۔

(یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بعد دو، ۴، اور ۶ رکعتیں پڑھی ہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح کے نزدیک چار موکدہ ہیں اور باقی دو غیر موکدہ۔)

۳- فجر کی دو سنتیں اور مغرب کی دو سنتیں گھر پڑھنے کی تلقین فرماتے (مغرب کی سنتیں جلد پڑھی جائیں کیونکہ یہ فرائض کے ساتھ اٹھائی جاتی ہیں)

۴- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں ہمیشہ پڑھتے رہے لیکن مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا۔ یہ خصوصیات مصطفےٰ سے ہے۔

ض۔ وتر اور نماز تہجد:

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز تہجد پڑھتے۔ یہ نماز آپ پر فرض تھی۔ اس کی کم از کم رکعتیں دو ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر آٹھ

Marfat.com

پڑھا کرتے تھے۔ معمول مبارک تھا کہ وتر تہجد سے ملا کر پڑھتے تو یہ کل گیارہ رکعتیں بن جاتیں۔ پھر فجر کی سنتیں پڑھ لینے کے بعد داہنی کروٹ پر آرام فرما ہو جاتے یہاں تک کہ مؤذن تکبیر کی اجازت لینے کے لیے آتا تو مسجد میں تشریف لے جاتے۔

۲۔ نماز تہجد کا طریقہ یہ تھا کہ جب سحری کو اٹھتے مسواک کرتے۔ وضو فرماتے اور پھر دو ہلکی رکعتیں پڑھتے۔ پھر دو رکعتیں دراز پڑھتے۔ پھر دو رکعتیں ذرا اس سے ہلکی اور پھر دو رکعتیں مزید ہلکی قرأت اتنی آواز سے فرماتے کہ صحن والے سن لیتے۔ اس سے بلند نہ ہوتی۔

۳۔ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کافی دیر تک سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھتے۔

۴۔ وتر پڑھنے کا طریقہ یہ تھا کہ پہلی دو رکعتیں پڑھ کر التحیات بیٹھتے اور تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور دوسری صورت کے ملانے کے بعد تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھتے۔ حضور ﷺ سے کئی دعائیں منقول ہیں ان میں سے ایک اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ ..... بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ہے۔

ط۔ رات میں رحمت خداوندی :

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آخری رات رہ جاتی ہے تو ہمارا رب آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ ارشاد فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں قبول کروں۔ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دوں کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔ (حضرت ابوہریرہ رض)

۲۔ تم رات کو اٹھنا لازم پکڑ لو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ رب کے قرب کا ذریعہ گناہوں کو مٹانے والا ہے اور آئندہ گناہوں سے بچانے والا ہے (ابو امامہ رض)

ظ۔ شب برات کو خصوصی انعامات :

۱۔ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے گم پایا (تو میں آپ کو تلاش کرنے لگی) پس وہ جنت البقیع میں تھے تو آپ نے فرمایا کیا تو اس سے خوف کرتی تھی کہ تم

Marfat.com

پر اللہ اور اس کے رسول ظلم کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خیال ہوا کہ آپ اپنی کسی اور بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں تو فرمایا اللہ تعالیٰ پندرھویں شعبان کی رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ کو بخش دیتا ہے جو آگ کے مستحق ہو گئے تھے۔ (حضرت عائشہ رضؓ)

۲۔ حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب پندرہ شعبان ہو تو رات کو قیام کرو۔ دن کا روزہ رکھو۔ کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ سورج ڈوبتے ہی آسمان دنیا پر نزول رحمت فرماتا ہے اور کہتا ہے۔ ہے کوئی معافی مانگنے والا میں اسے بخش دوں۔ ہے کوئی روزی کا طلبگار ہیں اسے روزی دوں۔ ہے کوئی بیمار میں اسے راحت دوں۔ اسی طرح طلوع فجر تک پکار پڑتی رہتی ہے۔

ع۔ دیگر نفل نمازیں:

۱۔ صلوٰۃ ضحٰی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر چار رکعت صلوٰۃ الضحٰی پڑھتے تھے اس وقت جب دن خوب روشن ہو جاتا۔ اس نماز کی کم از کم چار اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی چاشت کی بارہ رکعت پڑھ لے اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنایا جائے گا۔ رب فرماتا ہے کہ جو شخص چاشت کے وقت چار رکعتیں پڑھ لے آخر دن تک میں اس کے لیے کافی ہوں گا۔

۲۔ اشراق: جو شخص نماز فجر سے فارغ ہو تو اپنے مصلے پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ اشراق کی دو رکعتیں پڑھ لے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ دوسری روایت کے مطابق پورے حج و عمرے کا ثواب ہو گا۔

۳۔ نماز تسبیح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضؓ کو فرمایا اے میرے چچا کیا میں تجھے کچھ عطا نہ کروں۔ کچھ نہ دوں اور کچھ خبر نہ کروں۔ کیا تمہارے ساتھ دس بھلائیاں نہ کروں اگر تو انہیں کرے تو اللہ تعالیٰ تیرے پہلے اور آخری، پرانے

Marfat.com

اور نئے، بھولے سے یا جان بوجھ کر ہونے والے، چھوٹے اور بڑے، چھپے ہوئے اور اعلانیہ کیے ہوئے گناہ بخش دے تو چار رکعتیں پڑھے (پڑھنے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے) اگر تو کر سکے تو دن میں ایک بار، اگر یہ نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک بار اگر یہ نہ کر سکو تو ماہ میں ایک بار اگر یہ بھی نہ کر سکو تو سال میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس نماز کو پڑھا کرتے تھے۔ حنفی مذہب میں اس کی ادائیگی کا طریقہ یوں ہے۔

چار رکعت نماز تسبیح کی نیت باندھے۔ ثنا پڑھ لینے کے بعد پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر فاتحہ اور سورۃ پڑھ لینے کے بعد قیام میں ہی دس مرتبہ اس تسبیح کو پڑھے پھر رکوع میں رکوع کی اپنی تسبیح پڑھنے کے بعد دس مرتبہ یہ تسبیح مذکور پڑھے۔ پھر قومے میں دس مرتبہ۔ پھر سجدے میں دس مرتبہ۔ پھر جلسے میں دس مرتبہ اور پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ۔ ایک رکعت میں یہ تسبیح ۷۵ مرتبہ بن جائے گی۔ دوسری رکعت کے آغاز میں ہی پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے پھر باقی پوری رکعت پہلی رکعت کی طرح پڑھے۔ درمیان والا التحیات یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب تک پڑھ سکتا ہے۔ پھر تیسری رکعت کے آغاز میں ثنا پڑھ لینی چاہیئے پھر باقی رکعت پہلی کی طرح۔ اسی طرح چار رکعتیں پڑھے۔

صلوٰۃ اوابین: یہ نماز مغرب کے بعد پڑھی جاتی ہے اس کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ اٹھارہ رکعتیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو آدمی مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے جن کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو یہ بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوں گی۔ ان چھ رکعتوں میں دو سنتیں اور دو نفل بھی شامل ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آدمی مغرب کے دو نفل کی بجائے چار نفل پڑھے تو یہ ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ کیا سستا ثواب ہے۔

Marfat.com

ف : جمعۃ المبارک :

۱- یوم جمعہ کے فضائل : (۱) بہترین دن جس میں سورج نکلے جمعے کا دن ہے اسی میں حضرت آدم ؑ پیدا ہوئے ۔ اسی دن جنت میں گئے ۔ اسی دن وہاں سے نکالے گئے ۔ توبہ بھی اسی دن قبول ہوئی ۔ قیامت بھی جمعہ کے دن ہوگی ۔ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے جسے بندہ مومن نہیں پاتا کہ اس میں کوئی بھلائی مانگے مگر اللہ تعالیٰ اسے عنایت فرماتا ہے ۔ (حضرت ابوہریرہ رضؓ)

۲- حضرت اوس بن اوس رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بہترین دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے ۔ اس میں حضرت آدم ؑ پیدا ہوئے اسی دن وفات دیئے گئے ۔ اسی میں صور پھونکا جائے گا اسی میں بے ہوشی ہے ۔ اس دن مجھ پر درود زیادہ پڑھا کرو کیونکہ تمہارے درود مجھ پر پیش ہوتے ہیں لوگ بولے یارسول اللہ ! ہمارے درود آپ پر کس طرح پیش ہوں گے آپ تو زمین میں گل گئے ہوں گے ۔ فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام (ان کا کھانا یا گلانا) حرام فرما دیئے ہیں ۔ (یعنی تا قیامت میں قبر میں صحیح سلامت تمہارے درود سنتا اور پہچانتا رہوں گا) دوسری روایت میں ہے کہ اللہ کے نبی زندہ ہیں ان کو روزی دی جاتی ہے ۔

۳- جو مسلمان جمعہ کے دن یا شب جمعہ کو فوت ہو جائے تو عذاب قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے ۔ (عبداللہ بن عمرو رضؓ)

۴- ترک جمعہ پر وعید : (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بلا وجہ سستی سے تین جمعے چھوڑ دے اللہ اس کے دل پر مہر کر دے گا (پھر اچھائی اور برائی کو نہ سمجھے گا ۔ سیاہ دل مردہ دل ہو جائے گا) ابو جعد ضمری رضؓ

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بلا وجہ جمعہ چھوڑ دے تو ایک دینار خیرات کرے اگر نہ پائے تو آدھا دینار ۔

Marfat.com

۳۔ نماز جمعہ کا ثواب (فرامین نبوی ﷺ)

(۱) یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص جمعہ کے دن غسل کرے۔ بقدر طاقت صفائی کرے اپنے تیل میں سے کچھ لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو لگالے۔ پھر مسجد میں آئے۔ دو شخصوں کو الگ نہ کرے (بیٹھے ہوئے دو شخصوں کے درمیان گھس کر نہ بیٹھے) مقررہ نماز پڑھے۔ جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش رہے تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہ معاف نہ فرمادیئے جائیں۔ (حضرت سلیمان رضؓ)

(۲) جو جمعہ کے دن نہلائے اور نہائے اور جلدی (مسجد میں) آئے۔ جلدی کام کرے پیدل آئے سوار نہ ہو۔ امام سے قریب بیٹھے اور کان لگا کر خطبہ سنے اور کوئی بے ہودگی نہ کرے تو اسے ہر قدم کے عوض ایک سال کے روزوں اور شب بیداریوں کا ثواب ملے گا۔

(حضرت اوس بن اوس رضؓ)

(۳) یہ وہ دن ہے جسے اللہ نے عید بنایا لہٰذا نہاؤ۔ جس کے پاس خوشبو ہو تو اسے لگانے میں ضرر نہیں۔ اور مسواک کو لازم پکڑو۔ (حضرت عبید بن سباق رضؓ)

(۴) جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے دوزخ کی طرف پل بنالیا۔

(معاذ بن انس رضؓ)

(۴) ادائیگی جمعہ کا طریقہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ پڑھاتے۔ گرمیوں میں دوپہری ٹھنڈا ہونے پر اور سردیوں میں جلدی۔ دو رکعت فرض پڑھاتے۔ اس سے قبل گھر میں ۴ رکعت سنت ادا فرماتے۔ خطبہ ستون حنانہ کے ساتھ ٹیک لگا کر دیتے تھے پھر جب منبر بن گیا تو اس پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے اور خطبہ کے دوران عصا مبارک پر ٹیک لگاتے۔ خطبہ میں اکثر سورۃ قٓ پڑھتے۔ صحابہ آپ کی طرف منہ کر لیتے نماز جمعہ کے بعد گھر میں کبھی ۴ رکعت اور کبھی ۶ رکعت پڑھتے۔ حنفی مذہب میں نماز جمعہ کی تفصیل یوں ہے۔

Marfat.com

(۱) چار رکعت نماز سنت موکدہ (۲) دو فرض (۳) چار سنت موکدہ (۴) دو سنت غیر موکدہ (۵) دو نفل۔ کل ۱۴ رکعتیں ہوئیں۔

ق۔ عیدین کی نماز اور فضائل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقعوں پر عید گاہ تشریف لے جاتے۔ دو رکعت نماز ادا فرماتے ساتھ چھ تکبیرات زائد کہتے۔ اس نماز کے لیے نہ اذان ہوتی نہ تکبیر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے انہیں نصیحت و وصیت فرماتے۔ عورتوں کو علیحدہ وعظ فرماتے۔

۲۔ عید الفطر ذرا دیر سے پڑھتے۔ عیدگاہ جانے سے قبل کچھ طاق کھجوریں کھا لیتے پیدل چل کر جاتے راستہ بدل کے آتے۔ عید الاضحیٰ جلدی پڑھتے۔ نماز سے قبل کچھ نہ کھاتے نماز عید پڑھ کر قربانیاں کرتے۔

۳۔ عید اکثر جنگل میں پڑھتے۔ ایک دفعہ بارش کی وجہ سے نماز عید مسجد نبوی میں بھی ادا فرمائی۔

۴۔ نماز عید کے بعد، پہلے نوافل نہ پڑھتے۔

ل۔ قربانی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصی، سینگوں والے اور چت کبرے بکرے عید قربان کے دن ذبح فرمائے۔ انہیں قبلہ رو لٹایا پھر فرمایا۔ (حضرت جابرؓ)

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پھر ذبح فرمائے۔

Marfat.com

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے لیے ایسا بکرا پسند فرماتے جس کی آنکھیں سیاہ ہوں، منہ تھوڑا سا سیاہ، تھوڑی تھوڑی ٹانگیں سیاہ ہوں باقی سفید ہو یا چت کبرا۔
(یادرکھیں اسلام میں سب سے افضل قربانی اونٹ کی ہے۔ پھر گائے کی۔ پھر بکرے کی۔ پھر دنبے کی۔ اونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ موٹے بکرے کی قربانی دو دنبوں سے افضل ہے)

۳۔ قربانی کے جانور کے ہر بال اور اس کی صوف کے ہر ریشے پر ایک نیکی ملتی ہے۔

م۔ نماز کسوف وخسوف:

جب سورج گرہن لگتا تو دو رکعت نماز کسوف ادا فرماتے۔ اس کی جماعت ہوتی۔ قرأت باآواز بلند ہوتی۔ جب چاند گرہن لگتا تو نماز خسوف گھر میں پڑھتے۔ قیام و رکوع بہت دراز ہوتا۔

ن۔ نماز استسقاء:

قحط سالی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دعائے بارش کے لیے عیدگاہ لے گئے انہیں دو رکعت پڑھائیں جن میں قرأت بلند کی۔ دعا مانگتے ہوئے قبلہ رو ہو کر اپنے ہاتھ اٹھائے اور اپنی چادر الٹی۔

اذان

یاد رکھیے کہ اذان حضرت عبداللہ بن زید رضؓ کو خواب میں سکھائی گئی تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ بلال رضؓ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور انہیں کلمات بتاتے جاؤ اذان وہ دیں گے کیونکہ وہ تم میں بلند آواز والے ہیں۔ پھر وہ بتانے لگے اور حضرت بلال رضؓ اذان دینے لگے۔ یہ اذان جب حضرت عمر رضؓ نے گھر میں سنی تو چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے

Marfat.com

بھی ایسا ہی خواب دیکھا جیسا حضرت عبداللہ بن زید نے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کا شکر ہے۔ اذان کے الفاظ یہ تھے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشھد ان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اشھد ان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اشھد اَنَّ محمدً رسول اللہ۔ اشھد ان محمد رَسُوْلُ اللہ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح حَیَّ عَلَی الْفَلَاح اللہ اکبر اللہ اکبر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ۔

و۔ اذان دینے والے کی فضیلت:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں اونچی ہوں گی (وقار۔ تکریم۔ عزت اور زیادتی ثواب کی وجہ سے)

۲۔ مؤذن کی انتہائی آواز کو کوئی جن و انس اور دوسری چیزیں نہیں سنتیں مگر قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی (اس کی نیکی و ایمان کی) (ابو سعیدؓ)

۳۔ جب تم مؤذن کو سنو تو تم بھی وہی کہو جو وہ کہتا ہے (لیکن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح سن کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پڑھو۔ صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کا جواب صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ سے دو) پھر مجھ پر درود بھیجو کیوں کہ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو۔ یہ جنت کا اعلیٰ مقام ہے۔ تمام بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا تو اس کے لیے میری شفاعت لازم ہو جائے گی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جو اذان کا مذکورہ طریقے سے جواب دے وہ جنت میں جائے گا۔ (عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ)

۴۔ جو آدمی اذان سن کر اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ

Marfat.com

الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ کہے تو قیامت میں اس کے لیے میری شفاعت لازم ہو جائے گی۔ (جابرؓ)

۵۔ جو اذان سن کر اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّرَسُوْلًا پڑھے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (سعد بن ابی وقاصؓ)

۶۔ جو سات برس صرف ثواب کے لیے اذان دے تو اس کے لیے آگ سے نجات لکھی جائے گی۔ (ابن عباسؓ)

۷۔ مؤذن کی انتہاء آواز تک بخشش کی جاتی ہے (جتنی آواز اونچی اتنی بخشش زیادہ یا جہاں تک آواز جائے گی وہاں تک کے لوگوں کے لیے بخشش ہے) اور اس کے لیے ہر تر و خشک شے گواہی دے گی اور جماعت میں حاضر ہونے والے کے لیے ۲۵ نمازیں لکھی جاتی ہیں اور دو نمازوں کے درمیان گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ (ابوہریرہؓ)

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤذن ایسا مقرر کرو جو اذان پر اُجرت نہ لے (عثمان بن ابو العاصؓ)

۹۔ اذان اور تکبیر کے درمیان مانگی دعا رد نہیں ہوتی۔ (انسؓ)

۱۰۔ جو آدمی بارہ سال اذان دے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور اس کی ہر اذان کے عوض ۶۰ نیکیاں اور تکبیر کے عوض ۳۰ نیکیاں لکھی جائیں گی۔

۶۔ مسجد کی قدر و منزلت:

۱۔ آبادیوں میں سب سے پیاری جگہ اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور بدترین جگہیں بازار ہیں۔ (ابوہریرہؓ)

۲۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا (عثمانؓ)

۳۔ سات آدمی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سائے میں ہوں گے جب کہ اس کے

Marfat.com

سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) عادل بادشاہ (۲) وہ جوان جو اپنی جوانی عبادت میں گزارے (۳) جو مسجد سے نکلے اور اس کا دل مسجد میں اٹک جائے یہاں تک کہ پھر واپس آجائے (۴) وہ دو شخص جو اللہ کے لیے محبت کریں اسی پر جمع ہوں اور اسی پر جدا (۵) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے تو آنکھوں میں آنسو بہہ جائیں (۶) وہ شخص جسے خاندانی عورت بلائے تو وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۷) اور وہ شخص جو چھپ کر خیرات کرے یہاں تک کہ اس کا بایاں ہاتھ بے خبر رہے کہ اس کے داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ (ابوہریرہ رض)

۴۔ آدمی کی جماعت کی نماز اس کی گھر والی اور بازار والی نماز پر ۲۵ گنا فضیلت رکھتی ہے جب وہ اچھا وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف چلتا ہے اور صرف نماز اس کے پیش نظر ہوتی ہے تو ہر قدم پر (جو مسجد کی طرف اٹھتا ہے) ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے جب نماز پڑھتا ہے تو جب تک اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے۔ ملائکہ اس کے لیے دعا کرتے ہیں "یا اللہ اسے بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔ اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما" جب تک تم میں سے کوئی انتظار نماز میں رہتا ہے جب تک تم میں سے کوئی انتظار نماز میں رہتا ہے نماز ہی میں رہتا ہے جب تک آدمی وہاں کسی کو ایذا نہ دے اور وضو نہ ٹوٹے

(ابوہریرہ رض)

نوٹ: جب آدمی نماز کی جگہ بدل دیتا ہے یعنی یہاں نماز پڑھی وہاں سے اٹھ کر کہیں اور بیٹھ جاتا ہے تو ان دعاؤں سے نکل جاتا ہے اس لیے کوشش کریں کہ جہاں نماز ختم ہو وہیں بیٹھے رہیں۔ یہ بہت رواج ہے کہ امام صاحب کے سلام پھیرتے ہی لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور صفیں توڑتے ہیں۔ یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے۔ دعا مکمل ہونے تک اپنی جگہ سے نہیں ہلنا چاہیئے اور بعد میں بھی کوشش کریں کہ جہاں نماز ختم کی جائے وہیں بیٹھا جائے۔

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا شریف میں پیدل اور سوار ہر ہفتہ کو

Marfat.com

کو تشریف لے جاتے تھے اور اس میں دو رکعتیں پڑھتے۔ (ابن عمرؓ)

۶۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دایاں پاؤں اندر رکھ کر یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ؕ اور جب نکلے تو بایاں پاؤں باہر رکھ کر یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (ابو سعیدؓ)۔

۷۔ جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو کچھ کھا لیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ جنت کے باغ کون سے ہیں فرمایا مسجدیں۔ عرض کیا گیا چرنا کیا ہے؟ یارسول اللہ فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا بالکل ایسا ہی فرمان محفل ذکر کے لیے بھی ہے۔ (ابوہریرہؓ)

۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد مصطفٰےؐ پر درود بھیجتے اور فرماتے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ۔ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب باہر تشریف لاتے تو بھی درود شریف پڑھتے اور فرماتے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ حضورؐ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت یہ پڑھتے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (فاطمہ بنت حسینؓ)

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد میں داخل ہو کر کہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ بِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ سُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ تو شیطان کہتا ہے کہ یہ مجھ سے سارا دن محفوظ رہے گا۔ (عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ)

۱۰۔ مرد کی نماز اپنی مسجد میں ۲۵ گنا، جامع مسجد میں ۵۰۰ گنا، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی میں پچاس ہزار گنا اور مسجد حرام میں ایک لاکھ گنا ہوتی ہے۔

۱۱۔ قیامت کے دن پوری روشنی کی بشارت ہے اس شخص کے لیے جو اندھیرے میں مسجد کو جائے۔

۱۲۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھانے کے لیے تشریف

Marfat.com

لانے میں بہت تاخیر فرمائی قریب تھا کہ ہم سورج کو دیکھ لیں پھر آپ تشریف لائے نماز کی تکبیر کہی گئی۔ حضورؐ نے نماز پڑھائی اور نماز میں اختصار فرمایا (جلدی پڑھائی) جب سلام پھیرا تو بلند آواز سے فرمایا اپنی جگہ پر بیٹھے رہو جیسے ہو۔ پھر ہماری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح مجھے کس چیز نے روکا۔ میں رات میں اٹھا وضو کیا اور پھر مقدور بھر نماز تہجد پڑھی۔ نماز ہی میں مجھے اونگھ آگئی حتیٰ کہ نیند غالب ہو گئی۔ اچانک میں اپنے رب کے پاس اچھی صورت میں تھا تو مجھے رب نے فرمایا کہ اے محمد! میں نے عرض کیا یا رب حاضر ہوں۔ فرمایا مقرب فرشتے کس چیز میں جھگڑتے ہیں (یعنی کس اچھے عمل کا ثواب لکھنے کے لیے ایک دوسرے سے جلدی کرتے اور جھگڑتے ہیں کہ یہ میں لکھوں گا۔ یہ میں بارگاہِ الٰہی میں پیش کروں گا) میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا۔ یہ تین بار فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دست رحمت میرے کندھوں کے بیچ میں رکھا۔ حتیٰ کہ میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی تو مجھ پر ہر چیز عیاں ہو گئی اور میں نے ہر شے کو پہچان لیا[1]۔ رب نے پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا حاضر ہوں میرے رب فرمایا اب بتاؤ کہ مقرب فرشتے کس شے میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا یا رب کفارات میں۔ پھر ارشاد خداوندی ہوا کہ وہ کیا ہیں میں نے عرض کیا وہ (۱) جماعت کی طرف اٹھائے ہوئے اقدام (۲) مسجدوں میں نماز کے بعد بیٹھ جانا اور (۳) مشکلات میں تازہ وضو کرنا ہیں (یعنی بے ماری اور سخت سردی میں) ارشاد ربانی ہوا پھر کس شے میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے کہا وہ درجات ہیں۔ پھر رب کریم نے فرمایا وہ کیا ہیں میں نے کہا وہ ہیں (۱) (مسکینوں کو) کھانا کھلانا (۲) نرم گفتگو کرنا اور (۳) رات کی نماز جب لوگ سو رہے

---

[1] پہچان سے مراد معرفت ہے یعنی مجھے علم بھی ہو گیا اور معرفت بھی حاصل ہو گئی۔ معرفت علم سے بہت اعلیٰ درجے کی شے ہے اس میں تمام باطنی علوم مضمر ہیں جو سارے علم میں نہیں۔ یہاں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا اور کیسا علم سکھایا ہو گا۔

Marfat.com

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے میرے محبوب) مانگو (کیا مانگتے ہو) تو میں نے کہا۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَۃً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ"۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حق ہے۔ اسے یاد کر لو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ۔

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں مولی، پیاز، لہسن کھا کر آنے سے منع فرمایا مسجد میں تھوکنے سے باز رکھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے سامنے اپنی امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو میں نے ان سے سب سے اچھا کام راستے سے موذی چیز ہٹانا اور سب سے برا کام مسجد میں تھوکنا پایا (جس تھوک کو دفن نہ کیا گیا ہو) آپ نے ہر گھر میں مسجد بنانے (ایک کمرہ نماز کے لیے مخصوص کرنے) انہیں پاک صاف اور معطر رکھنے کا حکم فرمایا۔

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دیوانے آدمی اور چھوٹے نا سمجھ بچوں کو لانے سے منع فرمایا۔

۱۵۔ مسجد کی دیوار پر اگر کوئی تھوک دیتا تو سخت ناپسند فرماتے۔ خود تھوک کے دھبوں کو مٹا دیتے دیتے اگر کوئی یہ کام کرتا تو اس سے خوش ہوتے جمعہ کے دن خوشبو کی انگیٹھیاں جلائی جاتیں۔

۱۶۔ پیاز، لہسن اور مولی کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا۔

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز تلاوت:

۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے اس طرح پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر ٹھہر جاتے پھر فرماتے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پھر ٹھہر جاتے یعنی ہر آیت پر وقف کرتے ان ہی سے جب پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کیسے تھی تو آپ نے فرمایا کہ ایک ایک حرف الگ الگ۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو جس طرح خوش الحانی سے تلاوت کا حکم دیا اتنا کسی اور چیز کا نہیں دیا (ابوہریرہؓ)

۳۔ مصحف شریف کی قرأت زبانی تلاوت پر دو ہزار گنا فضیلت رکھتی ہے۔

و۔ فضائل تلاوت قرآن:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ایک ہزار آیت

Marfat.com

کے برابر ہے۔ سورۃ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ¼ قرآن، سورۃ اخلاص ⅓ قرآن اور سورۃ زِلْزَال اور عٰدِیٰتِ ½ قرآن اور سورۃ فاتحہ ⅔ قرآن ہے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ اَعلیٰ سے بہت محبت فرماتے۔ اسے وتر کی پہلی رکعت میں رکھتے۔ دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں سورۃ اخلاص پڑھتے۔

۳۔ سورۃ رحمٰن قرآن پاک کی زینت ہے۔

۴۔ ہر شے کی ایک بلندی ہوتی ہے اور قرآن کی بلندی سورۃ بقرہ ہے۔ ہر چیز کا ایک خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن کا خلاصہ سورۃ فاتحہ ہے اس میں ہر مرض کی دوا ہے ہر شے کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے۔ جو آدمی اس سورت کو اللہ کی رضا کے لیے تلاوت کرے گا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے پس اسے مُردوں کے پاس پڑھا کرو۔ جو شخص شروع دن میں اسے تلاوت کرے اس کی تمام ضروریات پوری ہو جائیں گی اور اسے دس مرتبہ قرآن پاک کے ختم کرنے کا ثواب ہو گا۔

۵۔ حضرت خالد بن معدان رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص سورۃ الٓمٓ۔ تنزیل (سورۃ سجدہ ۲۱ واں پارہ) تلاوت کرتا رہتا تھا اس کے سوا کچھ نہ پڑھتا۔ وہ بہت گنہگار تھا۔ جب مر گیا تو اس پر اس سورۃ نے پر پھیلا دیئے اور کہا یا رب اسے بخش دے وہ مجھے اکثر تلاوت کیا کرتا تھا۔ تو اللہ نے اس کی شفاعت کو قبول فرما لیا اور فرمایا اس کے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی لکھ دو اور درجہ بلند کر دو۔ یہ عذاب قبر سے بچا لیتی ہے اور یہی مقام سورۃ ملک کا ہے۔ حضرت طاؤس رح فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں سورتیں باقی سورتوں پر ۶۰ گنا فضیلت رکھتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ سونے سے قبل یہ دونوں سورتیں تلاوت فرما لیا کرتے تھے۔

۶۔ جو جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے تو اس کا نورِ ایمان دو جمعوں کے درمیان

Marfat.com

چمکتا رہے گا۔ اس کی پہلی یا آخری دس آیتیں فتنۂ دجال سے محفوظ رہنے میں بہت اکثیر ہیں۔ یہی بشارت تین آیتوں کے یاد کرنے پر بھی دی گئی ہے۔

۷۔ حضرت جبیر بن نفیرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نچلے خزانوں سے دی گئی ہیں۔ انہیں خود سیکھو اور اپنی بیویوں کو سکھاؤ یہ نماز ہیں۔ یہ دعا ہیں یہ اللہ کا قرب ہیں۔

۸۔ جو آدمی ہر دن سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے تو اس کے ۵۰ سالوں کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے سوائے قرض کے۔

۹۔ جو شخص صبح اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ تین مرتبہ پڑھ کر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ملا کر سورۃ حشر کی آخری تین آیات تلاوت کرے تو ستر ہزار فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اس دن کو مر جائے تو شہید مرتا ہے اور جو شام کو پڑھ لے تو رات میں ایسا ہی ثواب پائے گا۔

۱۰۔ جو آدمی شب جمعہ کو سورۃ دخان پڑھے تو اس کی بخشش ہو جائے گی اور صبح تک ۷۰،۰۰۰ فرشتے اس کے لیے دعا کریں گے۔ (ابوہریرہؓ)

۱۱۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ طٰہٰ و یٰسٓ زمین و آسمان کی تخلیق سے ۱۰۰۰ سال قبل فرشتوں پر پڑھی تھیں تو جب فرشتوں نے سنا تو کہا خوبی ہے اس امت کے لیے جس کی طرف یہ نازل ہوں گی۔ خوشخبری ہے ان سینوں کے لیے جو اسے اٹھائیں گے (یاد کریں گے) اور خوبی ہے ان زبانوں کے لیے جو ان کی تلاوت کریں گی۔ (ابوہریرہؓ)

۱۲۔ جو قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے تو اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب سے بھی بڑھ کر ہوگی جبکہ وہ گھروں میں آ جائے تو اس کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جو خود عامل ہو (اس کے تاج کی روشنی اور عزت و تکریم کا کیا کہنا) (معاذ بن جبلؓ)

Marfat.com

۱۳۔ قیامت کے دن صاحب قرآن کو کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھ۔ اور اس طرح پڑھ جس طرح تو دنیا میں پڑھتا تھا۔ آج تیرا ٹھکانا وہ ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے۔ (عبداللہ بن عمرؓ)

۱۴۔ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات ایسی ہیں جو انہیں رات کو پڑھ لے تو یہ اس کے لیے کافی ہوں (یعنی دکھ درد سے محفوظ اور عبادت بھی شمار ہوتی ہے)

۱۵۔ حضرت ابو امامہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ قرآن پڑھو بیشک وہ اپنے قاریوں کی شفاعت کرے گا۔ قیامت کے دن۔ دو چمکتی سورتیں بقرہ اور آل عمران پڑھا کرو وہ قیامت کے دن یوں آئیں گی جیسے بادل کے ٹکڑے یا سائبان یا صف بستہ چڑیوں کی ٹولیاں۔ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ سورۃ بقرہ پڑھا کرو بے شک اس کا پڑھنا برکت اور ترک حسرت ہے اور منافق اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔

۸۔ روزہ

۱۔ فضائل روزہ:

۱۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک باب الریان ہے اس میں صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ (سہل بن سعدؓ)

۲۔ بندے کے ہر عمل کا ثواب دس گنا سے ۷۰۰ گنا تک ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا ثواب دوں گا۔ یا میں اس کا ثواب خود ہی ہوں یعنی روزہ دار مجھے پالے گا۔ (ابوہریرہؓ)

۳۔ بندہ میرے لیے شہوت اور کھانا چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور دوسری رب کی ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی بہتر ہے۔ روزہ ڈھال ہے۔ پس،

Marfat.com

جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو گندی باتیں نہ کرے اور نہ ہی شور مچائے اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو وہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

۳۔ جو اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ اسے آگ سے ۷۰ سال کی راہ دور کر دے گا۔ دوسری حدیث کے مطابق اس کے اور دوزخ کے درمیان زمین و آسمان جیسی خندق پیدا کر دی جائے گی۔

۴۔ جو اللہ کی رضا کی خاطر روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اتنا دور کر دے گا جیسے کہ ایک کوا بچہ ہو اور اڑنا شروع کرے اور پھر بوڑھا ہو کر مر جائے (یعنی جتنا وہ فاصلہ کر جائے۔ حکماء کے نزدیک کوے کی عمر ۱۰۰۰ سال ہے)

۵۔ روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا پیا جائے تو اس وقفے کے دوران اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور اسے فرشتے دعائیں دیتے ہیں۔

۶۔ جو رمضان کے روزے رکھے اور شوال کے چھ روزے بھی رکھ لے تو ساری عمر کے روزوں کی طرح ہو جائے گا۔

۷۔ پیر کے روزے کے متعلق جب آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسی دن ہم پیدا ہوئے اور اسی دن وحی نازل ہوئی (یعنی بہت مبارک دن ہے) نیز اس دن اور جمعرات کو اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔

۸۔ ہر ماہ میں تین دن کے روزے اور رمضان سے رمضان تک کے روزے ساری عمر کے روزے ہوتے ہیں۔ عرفہ (۹ ذوالحجہ) کے دن کا روزہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہوں کا کفارہ ہے اور یوم عاشورہ (دس محرم) کا روزہ پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۹۔ عشرہ ذوالحجہ کا ہر روزہ سال بھر کے برابر اور شب شب قدر کی طرح ہے۔

ب : روزے میں معمولاتِ نبوی : (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے

Marfat.com

روزے رکھتے۔ جب رکھتے تو مسلسل رکھتے چلے جاتے اور جب افطار کرتے تو مسلسل افطار کرتے جاتے۔ رمضان المبارک کے روزے بہت پابندی سے رکھتے۔ شعبان بھی تقریباً پورا روزے کی حالت میں بسر ہوتا۔

۲۔ ہر ماہ میں تین روزے ضرور رکھتے اور تاریخوں کا تعین نہ فرماتے۔ کسی ماہ پورے روزے رکھ لیتے۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ماہ میں روزے بالکل ہی نہ رکھے ہوں۔

۳۔ یوم عاشورہ کا روزہ ضرور رکھنے اور اس کا حکم فرماتے۔ پندرہ شعبان کا روزہ رکھنے کا بھی حکم فرماتے۔

۴۔ معمول مبارک یہ تھا روزہ جلدی افطار فرماتے۔ تر کھجوروں سے افطاری کو ترجیح دیتے اگر یہ میسر نہ ہوتیں تو چھوہارے استعمال فرماتے۔ اگر وہ بھی میسر نہ ہوتے تو پانی کے گھونٹ سے افطاری کرتے اور نماز مغرب کا جلدی اہتمام فرماتے۔

۵۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار مرتبہ روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا (عامر بن ربیعہ رضؓ)

۶۔ حضور روزہ کی حالت میں بھی اپنی بعض بیویوں کا بوسہ لے لیا کرتے لیکن وہ اپنی نفسی حاجات پر بہت قادر تھے (عائشہؓ)

۷۔ روزہ کی حالت میں سرمہ لگانے کی اجازت فرماتے۔

۸۔ اگر گرمی زیادہ شدت کی ہوتی سر پر پانی ڈال لیتے۔

ج: عورتوں کے لیے ہدایات:

۱۔ عورتوں کو ایام حیض اور نفاس میں روزے چھوڑنے کی اجازت فرماتے لیکن اس کی قضا کا حکم بھی دیتے۔

۲۔ عورت کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھے اور نہ

Marfat.com

ہی اسے یہ درست ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دے۔ (ابو ہریرہ رض)

د۔ روزے کے فوائد:

بے شک اللہ تعالیٰ کا ہر حکم بڑا با حکمتوں اور مصلحتوں پر مشتمل ہے۔ روزے کے فوائد لاتعداد ان گنت ہیں۔ ان میں سے سب سے اہم ترین روحانی ترقی ہے۔ اسی لیے ہر مذہب میں روزے کا وجود ملتا ہے۔ دوسرا بڑا فائدہ نفس کشی ہے یہ شہوت کو توڑتا ہے غیر شادی شدہ نوجوانوں کو اپنی عصمت و پاکدامنی محفوظ رکھنے کے لیے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ تیسرا بڑا فائدہ جذبۂ ہمدردی کی پیداوار ہے۔ آدمی بھوک پیاس میں مبتلا ہو کر بھوکے پیاسوں کا احساس کر سکتا ہے چوتھا فائدہ بھوک پیاس برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے جو سفر اور جہاد میں انتہائی معاون ثابت ہوتی ہے۔ انبیائے کرام روزوں کی بہت کثرت کرتے رہے ہیں۔ حضرت نوح ؑ پورا سال روزہ رکھتے تھے۔ حضرت داؤد ایک دن افطار فرماتے اور ایک دن روزہ رکھتے۔ حضرت عیسیٰ ؑ ایک دن روزہ رکھتے اور دو دن افطار فرماتے۔ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بہت شوق سے روزے رکھتے تھے۔

ر۔ یوم عاشورہ کی فضیلت:

دس محرم (یوم عاشورہ بروز جمعہ) کو تاریخ انسانیت میں بڑی اہمیت حاصل ہے اس کی چند اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اس دن حضرت آدم ؑ کی تخلیق ہوئی۔ اسی دن دنیا پر بھیجے گئے اور اسی دن توبہ قبول ہوئی۔

۲۔ حضرت نوح ؑ کی کشتی جودی پہاڑ پر لگی۔

۳۔ اسی دن حضرت یونس ؑ کو مچھلی نے اگل کر ساحل پر ڈال دیا۔

۴۔ اس دن حضرت ایوب ؑ کو شفا ملی۔

۵۔ حضرت یوسف ؑ کنویں سے نکالے گئے۔

Marfat.com

۶۔ حضرت ابراہیمؑ کی ولادت ہوئی۔

۷۔ حضرت سلیمانؑ کو ملک عطا ہوا۔

۸۔ حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کو فرعون سے نجات ملی اور فرعون غرق ہوا۔

۹۔ حضرت عیسیٰؑ کی ولادت ہوئی۔

۱۰۔ حضرت ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی ہوئی۔

۱۱۔ مشہور واقعہ کربلا اسی دن پیش آیا۔

۱۲۔ اسی دن قیامت برپا کی جائے گی۔

۹۔ اعتکاف:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان المبارک میں اعتکاف بیٹھتے۔ ایک سال شب قدر کی تلاش میں پورا ماہ رمضان اعتکاف میں گزرا۔ جب اللہ تعالیٰ نے خبردار فرما دیا کہ شب قدر آخری عشرے میں ہے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صرف آخری عشرے کا اعتکاف فرمانے لگے۔ آخری سال ۲۰ دن اعتکاف فرمایا۔ اس سال پچھلے اعتکاف کی قضا بھی تھی اور لقائے الٰہی کی تیاری بھی۔ لیکن دوام آخری عشرے کے اعتکاف پر ہی رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف بیٹھتی تھیں اعتکاف میں آپ کے معمولات درج ذیل ہیں۔

۱۔ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر پڑھ کر اعتکاف گاہ میں داخل ہوتے اصل اعتکاف ۲۰ رمضان کی نماز عصر پڑھ کر شروع فرماتے۔ الحمدللہ اہل سنت اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اعتکاف گاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بوریئے کا یا چٹائی کا چھوٹا سا حجرہ بنا دیا جاتا تھا جس میں زیادہ وقت بسر فرماتے تھے۔ کبھی آپ کا تخت پوش ستون توبہ کے پاس ڈال دیا جاتا تھا اور کبھی بستر بچھایا جاتا۔

۲۔ آپ مسجد میں ہی رہتے۔ بجز حاجات بشری کے باہر تشریف نہ لاتے۔ بعض اوقات

Marfat.com

سر مبارک حجرے کی طرف جھکا دیتے اور حضرت عائشہ آپ کے بالوں میں کنگھی کر دیتیں۔

۳۔ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ بحالت اعتکاف بیمار کی عیادت یوں فرمانے کہ چلتے رہتے اور نہ مڑتے۔ اس کا مزاج پوچھ لیتے۔ بیمار پرسی کے لیے گھر تشریف نہ لے جاتے اور نہ ہی جنازے میں شامل ہوتے۔ نہ عورت کو ہاتھ لگاتے۔ ضروری کام کے سوا کہیں نہ جاتے۔ اعتکاف میں روزہ ضروری رکھنے کا حکم فرماتے۔

۴۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ معتکف کو ساری نیکیوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

۵۔ اعتکاف جامع مسجد میں کرنا چاہیئے۔ اگر اعتکاف غیر جامع مسجد میں ہو تو جمعہ کے لیے مناسب وقت پر نکلا جا سکتا ہے۔ سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔ یعنی محلے میں ایک آدمی کا اعتکاف بیٹھنا ضروری ہے ورنہ سب گنہگار ہو جائیں گے۔ اس کا ثواب ایک حج اور ایک عمرے کے برابر ہے۔

۶۔ اعتکاف کی مدت: (۱) واجب اعتکاف۔ ایک دن اور ایک رات بمع روزہ (۲) سنت اعتکاف۔ رمضان المبارک کا آخری عشرہ بمع روزہ (۳) نفل اعتکاف ایک گھڑی۔ روزہ شرط نہیں۔

۱۰۔ زکوٰۃ

زکوٰۃ چار مالوں پر فرض ہے۔ سونا، چاندی، مال تجارت، جنگل میں چرنے والے جانور، زمینی پیداوار مال تجارت اور سونا چاندی کا چالیسواں حصہ اور بارانی پیداوار کا دسواں حصہ اور نہری زرعی پیداوار کا بیسواں حصہ۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضہ سے احادیث مروی ہیں جن کا مفہوم یہ ہے۔ اگر سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دی جائے تو قیامت کے دن اس کے آگ کے پترے بنائے جائیں گے پھر ان کو دوزخ میں دھونکا جائے گا جس سے اس کے پہلو، پیشانی اور پشت داغی جائے گی۔ جب ٹھنڈے ہو جائیں گے تو پھر تپا لیے جائیں گے۔ یہ پورا دن (۵۰،۰۰۰ برس) ہوتا رہے گا یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا جائے۔ جو آدمی اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ نہ دے گا تو وہ سارے اونٹ جوان جوان موٹے تازے کر کے لائے جائیں گے

Marfat.com

اور اس شخص کو ان کے سامنے اوندھا لٹا دیا جائے گا اور وہ اونٹ حلقہ بنا کر اسے اپنے پاؤں سے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے۔ جب پچھلا اونٹ گزر جائے گا تو پہلا اونٹ پھر آجائے گا۔ یہ اونٹ اسے پورا دن (۵۰۰۰۰ سال) روندتے رہیں گے پھر اسی طرح گائے بکریوں کی زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن ان کے سامنے کھلے میدان میں اوندھا لٹا دیا جائے گا۔ یہ سارے جانور آجائیں گے کسی کا سینگ ٹوٹا یا ٹیڑھا نہیں ہو گا۔ یہ اسے اپنے سینگوں اور کھروں سے روندیں گے۔ جب پچھلا گزر جائے گا تو پہلا پھر واپس آجائے گا۔ یہ پورا دن ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا جائے۔ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے تو اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں نمودار ہو گا جس کے دو گیسو ہوں گے۔ قیامت میں اس کے گلے کا طوق ہو گا اور اس کے دونوں جبڑے پکڑ کر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں۔ میں تیرا خزانہ ہوں۔

نصاب زکوٰۃ: سونے کا نصاب ۷½ تولے۔ چاندی کا نصاب - ۵۲½ تولے۔ اونٹوں کا نصاب ۵، گائے بھینس کا نصاب ۳۰، بکریاں ۴۰ باقی تفصیلات کتب فقہ میں تلاش کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری حیات طیبہ میں زکوٰۃ نہیں دی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی بھی آپ کے پاس مال نصاب تک نہیں پہنچا۔ جس وقت کچھ پاس آتا تو اسی وقت خیرات فرما دیتے۔ یہ بہت اعلیٰ مرتبہ سخاوت ہے۔ ہمارے لیے یہی حکم ہے کہ اگر مذکورہ بالا نصاب کا کوئی مال ایک سال تک کسی کے پاس رہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔

۱۱۔ حج وعمرہ

یاد رہے کہ زمین کی تخلیق کا آغاز کعبہ شریف کی جگہ سے ہوا۔ یہیں سے زمین پھیلائی گئی اسی لیے اسے اُمُّ القریٰ کہتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل بیت المعمور کے عین نیچے زمین پر کعبہ شریف فرشتوں نے تعمیر کیا

Marfat.com

اور اس کا نام ضراح رکھا۔ فرشتے اس کا ہر سال حج کیا کرتے تھے۔ حضرت آدمؑ نے اس کے چالیس حج کیے۔ پھر جب ہمارے نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور امت مسلمہ پر حج فرض ہوا تو حضورؐ کے ساتھ حضرت موسیٰؑ اور حضرت یونسؑ نے (روحانی طور پر) حج کیا۔ یہ مالدار، صاحب استطاعت آدمی پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ عمرہ سنت ہے۔ عمرہ سال میں کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے اور حج صرف نو ذوالحجہ کو۔ عورت اپنے محرم کے سوا کوئی سفر نہیں کر سکتی۔ محرم وہ ہیں جن کے ساتھ اس کا نکاح حرام ہے۔

ا۔ اہمیت:

۱۔ جو آدمی اللہ کی رضا کے لیے حج کرے اور حج کے دوران گندی باتیں نہ کرے اور گناہوں سے بچے تو وہ اس طرح لوٹتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا یعنی گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے۔ (ابو ہریرہؓ)

۲۔ عمرہ دوسرے عمرے تک گناہوں کا کفارہ ہے اور مقبول حج کی جزا صرف جنت ہے۔

۳۔ جب تم حاجی سے ملو تو اسے سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اپنی بخشش کی دعا کرواؤ وہ بخشا ہوا ہے۔ (ابن عمرؓ)

۴۔ جس آدمی کو کوئی ظاہری عذر، بیماری یا جابر بادشاہ نہ روکے اور وہ حج کیے بغیر مر جائے تو چاہے یہودی ہو کر مر جائے یا عیسائی ہو کر مر جائے۔ یعنی وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ (ابو امامہؓ)

۵۔ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہوتا ہے۔ (ابن عباسؓ)

طریقہ ادائیگی حج و عمرہ:

حضرت جابر بن عبداللہؓ حجۃ الوداع کا قصہ سناتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں ۹ سال رہے لیکن حج نہ کیا۔ دسویں سال لوگوں میں

Marfat.com

حج کا اعلان کروایا گیا تو مدینہ منورہ میں بہت لوگ جمع ہو گئے۔ سفر حج کا آغاز ہوا تو ہم سب حضورؐ کے ہمراہ ذوالحلیفہ آ گئے۔ یہاں حضرت اسماء بنت عمیس رضہ کے ہاں حضرت محمد بن ابی بکر رضہ پیدا ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (مناسب عرصے کے بعد) انہیں نہلانے، کپڑا باندھنے اور احرام باندھنے کا حکم دیا۔ پھر ذوالحلیفہ میں عصر، مغرب، عشا۔ فجر اور ظہر پڑھیں پھر قصوی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ جب اونٹنی میدان میں سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ نے تلبیہ پڑھی۔ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اور ارشاد فرمایا کہ جب مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو انتہا زمین تک ادھر ادھر کے تمام درخت اور ڈھیلے تلبیہ کہتے ہیں۔ ذوالحلیفہ میں ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا یہی اہل مدینہ کا میقات ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے راستے پر مقام جحفہ بھی میقات مدینہ ہے۔ اہل عراق کا میقات ذات عرق، اہل نجد کا قرن، اور اہل یمن کا یلملم ہے البتہ مکہ والے حج کا احرام گھر سے باندھیں گے اور عمرے کا احرام مکہ سے باہر میقات پر۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین ذوالحجہ بروز ہفتہ ذی طوی (مکہ معظمہ کی نواحی آبادی) پر پہنچ گئے۔ وہیں رات گزاری اور ۴ ذوالحجہ بروز اتوار صبح کے وقت باب السلام کی طرف سے مسجد حرام میں داخل ہوئے اور سب سے پہلے طواف قدوم کیا۔ آپ سیدھے رکن اسود پر تشریف لے گئے اور اسے بوسہ دے کر سات مرتبہ طواف کیا۔ پہلے تین چکروں میں رمل کیا یعنی پہلوانوں کی طرح کندھے ہلاتے چلے اور پھر چار چکر معمولی رفتار سے۔ پھر مقام ابراہیم پر تشریف لائے تو یہ آیت تلاوت فرمائی وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی؛ پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ مقام ابراہیم کو بیت اللہ شریف اور اپنے درمیان کر لیا پہلی رکعت میں سورۃ کٰفرون اور دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھی۔ پھر رکن اسود کی طرف لوٹے اور اسے بوسہ دیا۔ پھر دروازے سے صفا پہاڑ کی طرف تشریف لے گئے۔

Marfat.com

جب صفا کے قریب ہوئے تو یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ پھر فرمایا کہ ہم وہیں سے ابتدا کریں گے جہاں سے ہمارے رب نے ابتدا فرمائی۔ چنانچہ آپ نے صفا سے سعی کا آغاز فرمایا۔ اس پر چڑھے حتیٰ کہ کعبہ کو دیکھ لیا تو کعبہ کی طرف منہ کیا اور اللہ کی توحید و تکبیر بیان فرمائی اور فرمایا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔ پھر ان ذکروں کے درمیان دعا مانگی تین بار ایسا ہی فرمایا پھر اس پہاڑی سے اترے اور مروہ پر چڑھے حتیٰ کہ بطن وادی میں آپ کے قدم شریف برابر سیدھے ہو گئے۔ یعنی صفا کی ڈھلائی اور مروہ کی چڑھائی کے درمیان ہموار زمین پر پہنچ گئے پھر دوڑے۔ جب آپ نے مروہ کی چڑھائی پر چڑھنا شروع کیا تو معمولی چال چلے حتیٰ کہ مروہ پر پہنچے پھر مروہ پر وہی کیا جو صفا پر کیا تھا حتیٰ کہ مروہ پر آخری چکر ہوا تو آپ نے آواز دی حالانکہ آپ مروہ پر تھے اور لوگ نیچے تو اعلان فرما دیا کہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں وہ اسے عمرہ بنا لے اور احرام کھول دے۔ پھر لوگوں نے بال کٹوا دیئے اور احرام کھول دیئے۔ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان آدمیوں کے جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے۔ پھر آٹھ ذوالحج کو لوگوں نے جب منیٰ کا رخ کیا تب حج کا احرام باندھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے تو منیٰ میں ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء اور فجر پڑھی پھر تھوڑی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ سورج چڑھ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونی خیمہ لگانے کا حکم دے دیا جو آپ کے لیے نمرہ میں لگا دیا گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے قریش کو اس میں شک ہی نہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشعر الحرام کے پاس قیام نہ کریں گے جیسے کہ اسلام سے قبل قریش کرتے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے آگے بڑھ گئے اور عرفات میں قدم رنجا فرما ہوئے تو نمرہ میں اپنے خیمے کے پاس اتر گئے حتیٰ کہ سورج ڈھل گیا تو اونٹنی قصوی کے لیے

Marfat.com

حکم دیا کہ اسے کجاوہ کس دیا جائے۔ آپ سواری پر سوار ہو کر بطن وادی میں تشریف لائے (جہاں اب مسجد نمرہ ہے) اور لوگوں کو تاریخ ساز خطبہ دیا۔

"تمہارے خون تمہارے آپس کے مال تم پر یوں ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن - اس مہینہ اور اس شہر کی حرمت ہے۔ خبردار زمانہ جاہلیت کی تمام رسمیں میرے قدموں کے نیچے روند دی گئیں اور جاہلیت کے خون منسوخ کر دیئے گئے۔ میں اپنے خونوں سے سب سے پہلے ابن ربیعہ کا خون معاف کرتا ہوں یہ بنی سعد میں شیر خوار تھے تو انہیں قوم ہذیل نے قتل کر دیا تھا اور زمانہ جاہلیت کے سود منسوخ ہیں میں اپنے سودوں میں سے سب سے پہلا سود ختم کرتا ہوں وہ عباس بن عبد المطلب کا سود ہے وہ سارا ہی ختم کر دیا گیا پس تم عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امان کے ساتھ لیا ہے۔ اور کلمہ الہیہ سے ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔ تمہارے ان پر یہ حقوق ہیں کہ وہ تمہارے بستروں کو ان سے پامال نہ کروائیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو (یعنی تمہارے گھروں میں ان کو نہ آنے دیں اور نہ ہی ان کو بستروں پر بیٹھنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو) پھر اگر عورتیں ایسا کریں تو تم انہیں غیر مہلک مار مارو (یعنی زیادہ سخت نہ مارو) اور تم پر ان کے حقوق یہ ہیں کہ انہیں کھلانا ہے۔ پہنانا ہے بھلائی کے ساتھ۔ اور میں تم میں وہ چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہے "کتاب اللہ" اور تم میرے متعلق پوچھے جاؤ گے تو تم کیا جواب دو گے وہ بولے ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے ہمیں تبلیغ کر دی۔ امانت ادا کر دی اور نصیحت کر دی پھر انگلی شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکایا اور فرمایا "اے اللہ گواہ ہو جا" یہ تین مرتبہ فرمایا۔"

پھر حضرت بلال رض نے اذان دی تکبیر کہی اور نماز ظہر ادا فرمائی گئی۔ پھر تکبیر کہی اور عصر بھی پڑھ لی۔ ان دو نمازوں کے درمیان کچھ نہ پڑھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی

Marfat.com

پر سوار ہوئے حتٰی کہ عرفات میں قیام گاہ پر آ گئے تو اپنی قصوٰی کا پیٹ بڑے بڑے پتھروں کی طرف کر دیا اور جبل مشاۃ کو اپنے سامنے کر لیا اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے پھر یہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور زردی چھپ گئی تو آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھایا پھر مزدلفہ پہنچے اور یہاں مغرب و عشا ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ پڑھی۔ ان کے درمیان کچھ نہ پڑھا۔ پھر آرام فرمایا یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی پھر اذان و اقامت کے ساتھ نماز فجر پڑھی۔ پھر قصوٰی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ مشعر الحرام پہنچے پھر قبلہ کی طرف منہ کیا۔ رب سے دعا مانگی تکبیر کہی۔ تہلیل و توحید کہتے رہے اور ٹھہرے رہے یہاں تک کہ خوب اجالا ہو گیا تو سورج نکلنے سے پہلے روانہ ہو گئے اور اپنے پیچھے فضل بن عباس رضؓ کو سوار فرما لیا حتٰی کہ وادی محسر میں آئے یہاں اپنی اونٹنی کو تیز چلایا۔ (وادی محسر وہ جگہ ہے جہاں ابرہہ کا ہاتھی عذاب کی وجہ سے بیٹھ گیا تھا) پھر سیدھے بڑے جمرہ کے پاس تشریف لے گئے اور اسے ۷ کنکر مارے۔ ہر کنکر کے ساتھ تکبیر کہتے تھے یہ کنکر ٹھیکری جیسے تھے (انگوٹھے اور انگلی شہادت کے ساتھ مارتے تھے) یہ کنکر جمرہ کے سامنے ہموار زمین پر کھڑے ہو کر مارے پھر آپ قربان گاہ کی طرف تشریف لائے تو ۶۳ اونٹ اپنے ہاتھ مبارک سے ذبح فرمائے پھر باقی حضرت علی رضؓ کو دیئے پھر انہوں نے ذبح کیے کل ۱۰۰ اونٹ ذبح ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی قربانی میں شریک کر لیا اور پھر حکم دیا کہ ہر اونٹ کی ایک بوٹی لے کر ہانڈی میں ڈالی اور پکائی جائے۔ یوں ہی کیا گیا دونوں صاحبوں نے گوشت کھایا اور شوربا پیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور بیت اللہ شریف زوال سے پہلے پہنچے اور طواف کیا پھر ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھی۔ پھر بنی عبدالمطلب کے پاس پہنچے جو چاہ زمزم پر پانی کھینچ رہے تھے فرمایا اے بنی عبدالمطلب کھینچتے جاؤ۔ اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پانی کھینچنے میں تم پر غلبہ کر لیں گے تو میں تمہارے ساتھ پانی کھینچتا (میری سنت سمجھ کر ہر آدمی پانی کھینچے گا

Marfat.com

اور آپ کی باری نہیں آئے گی) لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈول پیش کیا تو آپ نے اس سے نوش فرمایا۔

۱۲۔ جہاد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاد بہت مرغوب تھا۔ آپ بہت سے جہادوں میں بنفس نفیس شامل ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ اس چیز کا ضامن ہو چکا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں نکلا مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتے ہوئے تو اسے اجر اور غنیمت کے ساتھ لوٹاؤں گا اور اسے جنت میں داخل کروں گا نیز فرمایا کہ جو آدمی اونٹنی دوہنے کے بقدر (دس پندرہ منٹ) اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا تو اسے اللہ جنت میں داخل فرما دے گا۔ شہید کے لیے چھ ثواب ہیں (i) پہلی بار ہی بخشش (ii) دنیا میں جنتی ٹھکانے کی زیارت (iii) قبر کے عذاب سے چھٹکارا (iv) بڑی گھبراہٹ (قیامت کے دن والی) سے امن (v) اس کے سر پر تاج وقار رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا وما فیہا سے قیمتی ہو گا (vi) ۷۲ حور عین اس کے نکاح میں دی جائیں گی (vii) ۷۰ اہل قرابت کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں (ابو موسیٰ رض)

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آلات جہاد میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ فرماتے۔ آپ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ الغرض آپ کی تلوار سونا چاندی سے مزین کی جاتی تھی۔

۴۔ جہاد کے دوران مختلف رنگوں کے پرچم استعمال فرماتے تھے فتح مکہ کے دن سفید جھنڈا استعمال فرمایا تھا۔

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران جہاد بہت شجاعت کا مظاہرہ فرماتے۔ بڑی

Marfat.com

حاضر دماغی سے لشکر کو ترتیب دیتے اور خود مناسب جگہ تشریف رکھتے ۔ آپ غزوہ حنین میں جب چند صحابہ کے ساتھ اکیلے رہ گئے تو آپ خچر کو آگے ایڑ لگا رہے تھے اور فرما رہے تھے ۔ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب ۔

و۔ سفر جہاد :

۱۔ آپ جہاد کے سفر کے لیے جمعرات کا دن پسند فرماتے ۔ غزوہ تبوک پر روانگی بھی جمعرات کو ہی فرمائی ۔

۲۔ واپسی ہمیشہ صبح یا شام کو فرماتے ۔ رات کو کبھی بھی تشریف نہ لاتے ۔

۳۔ جب واپسی تشریف لاتے تو بچے پیشوائی کے لیے جاتے تو آپ انہیں اپنے ساتھ سوار کر لیتے ۔ ایک سفر سے واپسی پر مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر آگے بٹھا لیا ۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے لائے گئے تو آپ نے انہیں اپنے پیچھے سوار کر لیا ۔ (عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ)

۴۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کو آرام کرو تو راستوں سے الگ اترو ۔ کیونکہ وہ جانوروں کے راستے اور کیڑوں مکوڑوں کے ٹھکانے ہیں ۔

۵۔ سفر سے واپسی پر مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کی ملاقات کے لیے وہیں تشریف رکھتے ۔

۶۔ فوجی دستے اکثر چاشت کے وقت بھیجا کرتے ۔

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین ساتھی چار ہیں ۔ بہترین فوج چار سو کی ہے ۔ اور بارہ ہزار کی نفری کبھی تھوڑا ہونے کی وجہ سے مغلوب نہ ہوگی ۔

۸۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بدر کے دن ایک اونٹ پر تین سوار ہوئے تھے ۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت لبابہ رضی اللہ عنہ کو سوار فرمایا تھا ۔ طریقہ کار یہ تھا کہ ہم میں سے دو پیدل چلتے اور

Marfat.com

ایک سوار رہتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدل چلنے کی باری آتی تو آپ بھی چلتے۔ حضرت علی رضہ اور حضرت لبابہ رضہ نے عرض کیا کہ ہم آپ کی طرف سے پیدل چل لیں گے تو آپ فرماتے کہ تم مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں اور نہ ہی ثواب سے مستغنی ہوں۔

۹۔ سفر میں سواری کو زیادہ تیز چلانا پسند فرماتے اور جب دیکھتے کہ راستہ لمبا ہے تو سواری کو ذرا تیز کرتے۔

۱۰۔ سفر میں کہیں پڑاؤ کرکے روانہ ہوتے تو عادت طیبہ یہ تھی کہ صبح کے وقت کوچ فرماتے۔

۱۱۔ سفر میں جب بھی کہیں پڑاؤ کرتے تو دوگانہ ادا فرمانے سے قبل آرام نہ فرماتے۔

۱۲۔ حضرت انس رضہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا۔ اِنْطَلِقُوا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ (اللہ کے نام اور اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ کے دین پر روانہ ہو جاؤ) کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔ نہ کسی بچے کو اور نہ ہی کسی عورت کو۔ خیانت نہ کرنا۔ اصلاح اور بھلائی کرنا۔ بے شک اللہ بھلائی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

۱۳۔ کسی کو سفر پر روانہ فرماتے تو یوں دعا دیتے۔ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکَ (میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے اعمال کے انجاموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔)

۱۴۔ حضرت ثوبان رضہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو سب سے آخر میں حضرت فاطمہ رضہ کو مل کر جاتے۔ اور جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضہ زہرا سے ملتے (یہ ان کی محبت کی وجہ سے تھا) ایک دفعہ آپ کسی غزوہ سے تشریف لائے تو حضرت فاطمہ رضہ نے اپنے دروازے پر پردہ لٹکا دیا

Marfat.com

تھا اور امام حسن اور حسین رض کو چاندی کے کنگن پہنائے ہوئے تھے۔ آپ حسبِ معمول حضرت فاطمہ رض کے ہاں تشریف لائے تو اندر داخل نہ ہوئے اور واپس تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہ رض سمجھ گئیں کہ زینت اور زیور نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنے سے روکا ہے۔ انہوں نے پردے کو پھاڑ ڈالا اور بچوں کے ہاتھوں سے کنگن نکال کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوا دیئے۔ آپ نے فرمایا اے ثوبان یہ زیور فلاں شخص کی آل کے ہاں لے جاؤ کیونکہ یہ میرے اہل بیت ہیں میں پسند نہیں کرتا کہ یہ اپنی دنیوی زندگی میں لذائذ سے حظ اٹھائیں اور فاطمہ کے لیے ایک عصب کا ہار اور عاج (ہاتھی دانت) کے کنگن خرید لاؤ۔

۱۵۔ سفر میں ساتھ لے جانے کے لیے ازواج مطہرات کے نام پر قرعہ ڈالا جاتا جس زوجہ محترمہ کا نام نکل آتا اسے ہی رفاقت کی سعادت میسر آتی۔

۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سواری پر سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھتے تو فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ پھر سواری پر اچھی طرح بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ اللّٰہ اکبر کہتے پھر یہ دعا مبارک پڑھتے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی ط اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ۔

پاک ہے وہ ذات جس نے یہ سواری ہمارے لیے مسخر فرمائی جبکہ ہم اسے قابو میں نہیں کر سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔ اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں بھلائی، پرہیزگاری اور تیرے پسندیدہ اعمال کا سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان

Marfat.com

فرمادے اور اس کی دوریوں کو لپیٹ دے۔ اے اللہ۔ تو میرا سفر میں ساتھی ہے اور میرے اہل و عیال میں میرا نائب ہے۔ اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر کی سختیوں سے۔ میرے انتظار سے اور خاندان و مال میں بُری واپسی سے پناہ مانگتے ہیں۔

جب واپس پلٹتے تو یہی دعا پڑھتے اور ان الفاظ کا اضافہ فرما دیتے آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں اور رب کے ثنا گو ہیں)

یہ بہت پیاری اور جامع دعا ہے اسے یاد کریں اور اپنے سفروں میں پڑھیں۔

* رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سفر کے لیے رخصت فرماتے تو اس سے دعا کا مطالبہ فرماتے کہ بھئی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منکسر المزاجی۔

۱۸۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد۔ حج و عمرہ وغیرہ سے واپس ہوتے تو ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر فرماتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ پڑھتے۔

۱۹ ب۔ غزوات و سرایا:

غزوہ وہ جنگ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود شرکت فرمائی۔

اور سرایا وہ فوجی مہم ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمائی مگر خود شامل نہ ہوئے۔ سرایا کی تعداد ۵۲ اور کل غزوات کی تعداد ۲۷ ہے۔ غزوات کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ابواء (۲) بواط (۳) بدر اُولیٰ (۴) ذوالعشیرہ (۵) غزوہ بدر کبریٰ (۶) بنو قینقاع (۷) سویق (۸) بنو سلیم (۹) غطفان (۱۰) احد (۱۱) حمراء الاسد (۱۲) بنو نضیر (۱۳) بدر ثانی

Marfat.com

(۱۴) دومتہ الجندل (۱۵) بنو مصطلق (۱۶) احزاب (۱۷) بنو قریظہ (۱۸) بنو لحیان (۱۹) غابہ (۲۰) حدیبیہ (۲۱) وادی القرای (۲۲) ذات الرقاع (۲۳) فتح مکہ (۲۴) حنین (۲۵) طائف (۲۶) خیبر (۲۷) تبوک۔

باب نمبر ۱۴

اوراد

۱۔ استغفار:

۱۔۱ استغفار کا مطلب ہے بخشش مانگنا یہ اللہ کریم کو بہت پسند ہے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کثرت کرتے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ دروازہ توبہ جس کی چوڑائی ستر سال کی راہ ہے اس وقت تک بند نہ ہو گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔

Marfat.com

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کی قسم میں ایک دن میں ۷۰ بار سے زیادہ رب سے مغفرت مانگتا ہوں۔ دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو دیکھو میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ (ابوہریرہ رض)

۳۔ حضرت ابن عمر رض فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو ایک مجلس میں سو بار شمار کر لیتے تھے۔ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ" پڑھے تو اسے بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو (کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا ہو) (حضرت بلال بن یسار رض)

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سید الاستغفار یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ۔ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں پس تیرے عہد اور وعدے پر ہوں۔ جہاں تک میری طاقت ہے اے میرے پیارے اللہ میں ہر اس برائی سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں نے کیا۔ میں تیری اس نعمت کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر انعام کی گئی ہے میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔

حدیث میں ہے جو شخص یقین قلبی کے ساتھ دن کو یہ کہے اور مر جائے۔ تو اہل جنت میں سے ہوگا اور جو رات کو یقین سے پڑھے اور پھر مر جائے تو وہ بھی اہل جنت میں سے ہوگا۔ (شداد بن اوس رض)

Marfat.com

۲۔ افضل کلمات :

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ افضل کلام چار ہیں۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ۔ واللہ اکبر۔ دوسری حدیث میں ہے کہ یہ کلمات مجھے ہر اس شے سے پیارے ہیں جن پر سورج طلوع ہوا۔ (پورے جہاں سے) تیسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خزاں میں ایک دن درخت پر لاٹھی مارتے تھے جب پتے جھڑتے تھے تو فرماتے تھے ان مذکورہ کلمات سے اسی طرح گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر صبح کو سو بار سبحان اللہ کہے اور سو بار شام کو تو اس طرح ہوگا جیسے سو حج کرے اور جو صبح کو سو بار الحمد للہ پڑھے اور سو بار شام کو تو اس طرح ہوگا جو سو گھوڑے اللہ کی راہ میں خیرات کرے اور جو صبح و شام ۱۰۰ بار لا الٰہ الا اللہ پڑھے تو اس طرح ہوگا جو اولادِ اسمٰعیل سے ۱۰۰ غلام آزاد کرے اور جو صبح و شام سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو قیامت کے دن کوئی بھی اس سے زیادہ نیکیاں نہیں لاسکے گا سوائے اس آدمی کے جو انہی کلمات کو زیادہ پڑھ کر آئے گا۔ مزید فرمایا بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔

۲۔ سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ جو سو مرتبہ پڑھے گا اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ افضل کلام یہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے فرشتوں کے لیے چنا۔ چنانچہ فرشتے یہی تسبیح پڑھتے ہیں۔ جو آدمی سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھے اس کے لیے جنت میں درخت لگایا جائے گا سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ وَسُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ دو ایسے کلمات ہیں جو زبان پر ہلکے، خدا کو بہت محبوب اور میزان میں بہت وزنی ہیں۔

۳۔ جو آدمی دن میں سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے

Marfat.com

کا ثواب لکھا جائے گا۔ سو نیکیاں ملیں گی۔ سو گناہ معاف ہوں گے اور وہ شیطان سے دن بھر محفوظ رہے گا یہاں تک کہ شام ہو جائے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل نہ لا سکے گا سوائے اس کے جو اسی کو زیادہ پڑھے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جو آدمی صبح کو یہ کلمہ پڑھ لے تو اسے اولادِ اسمٰعیل سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ دس گناہ معاف ہوں گے۔ دس درجے بلند ہو جائیں گے شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اگر یہی کلمہ شام کو کہہ لے تو اتنا ہی اجر ملے گا۔ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ کی عطائیں لامحدود ہیں۔

۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رض روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا اور دل میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عبداللہ بن قیس رض کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دوسری حدیث میں ہے کہ یہ کلمہ زیادہ پڑھا کرو یہ جنت کا خزانہ ہے۔ جو کوئی پڑھا کرے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا بِاللّٰہِ تو اللہ کریم اس سے مصیبتوں کے ۷۰ دروازے بند کر دے گا جن میں سے ادنیٰ فقر ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ کلمہ ۹۹ بیماریوں کی دوا ہے جس میں ادنیٰ غم ہے۔

۵۔ جو آدمی نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد بغیر بات کیے سات مرتبہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ تو اس رات کو اگر وہ مر جائے تو دوزخ سے آزاد ہے اور اگر صبح کی نماز کے بعد پڑھے اور دن کو مر جائے تو دوزخ سے آزاد ہے۔

۶۔ جو شخص صبح و شام تین مرتبہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّرَسُوْلًا پڑھے وہ اللہ کے ذمہ کرم پر ہو گا کہ قیامت کے دن اسے راضی کر دیا جائے۔

Marfat.com

۷۔ جو شخص صبح کو یہ کہے اَللّٰھُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْھِدُکَ وَ نُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ وَمَلٰئِکَتَکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ۔ تو دن کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اگر شام کو پڑھے تو رات کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم نے صبح کی۔ ہم تجھے اور حاملین عرش کو اور تیرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ کرتے ہیں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے و رسول ہیں۔

۳۔ اللہ کے نام کا ذکر اور ذاکر:

۱۔ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں بندے کے گمان کے نزدیک ہوتا ہوں جب میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے دل میں یاد کرتا ہوں اگر مجھے مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اسے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں (ملائکہ کے مجمع میں) (ابوہریرہؓ)

۲۔ جو اللہ کا ذکر کرے اور جو نہ کرے ان کی مثال زندہ اور مردے کی سی ہے۔ (ابوموسیٰؓ)

۳۔ کوئی قوم جب اللہ کا ذکر کرنے بیٹھتی ہے تو فرشتے اسے گھیر لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس والے (مقربین) فرشتوں میں کرتا ہے۔ (ابوہریرہؓ)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شے کی پالش ہے اور دلوں کی پالش ذکر اللہ ہے۔ فرمایا کوئی شے اللہ کے عذاب سے ذکر اللہ سے زیادہ نجات نہیں دیتی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد بھی اتنا نہیں بچاتا، فرمایا نہیں اگرچہ غازی اپنی تلوار سے کفار کو مارے حتیٰ کہ تلوار ٹوٹ جائے (ابن عمرؓ)

۵۔ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں جو انہیں یاد کرے اور ان کا ورد کرے جنت میں

Marfat.com

جائے گا۔ یہ اسمار عموماً قرآن پاک کے پہلے صفحے پر مرقوم ہوتے ہیں۔ (ابو ہریرہ رض)

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین عمل نہ بتاؤں جو رب کے نزدیک بہت پاکیزہ اور تمہارے درجات کو بلند کرنے والا اور تمہارے سونا چاندی خیرات کرنے سے افضل ہو۔ اور تمہارے جہاد کرنے سے بھی بہتر ہو۔ جہاد بھی ایسا جس میں تم شہید ہو جاؤ اور تم ان کو قتل کر دو۔ صحابہ بولے یا رسول اللہ ضرور بتلایئے فرمایا وہ اللہ کا ذکر ہے۔ (ابو درداء رض)

۷۔ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کے احکامِ شریعت بہت ہیں آپ مجھے ایسی شے بتائیں جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں۔ جواباً فرمایا تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (عبداللہ بن بسر رض)

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون لوگ اللہ کے نزدیک افضل اور قیامت کے دن بلند درجہ والے ہوں گے فرمایا اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں

(ابو سعید رض)

۹۔ حضرت مالک رض سے ایک طویل حدیث روایت ہے جس کا مفہوم پیش خدمت ہے۔ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے خشک درختوں میں ایک ہرا درخت ایسا ہے جیسے اندھیرے گھر میں چراغ۔ اللہ تعالیٰ اسے زندگی میں ہی جنتی ٹھکانا دکھا دیتا ہے اور غافلوں میں ذکر کرنے والے کی بخشش انسانوں اور جانوروں کے برابر ہوتی ہے۔

۴۔ نفی اور اثبات کا ذکر:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ذکر نفی اثبات کا ذکر کہلاتا ہے کیونکہ اس کا پہلا حصہ نفی اور دوسرا حصہ اثبات پر مشتمل ہے۔ سلسلہ چشتیہ میں اس کا ورد کرایا جاتا ہے۔ اس کی فضیلت میں ایک حدیث سپردِ قرطاس کی جا رہی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی اے میرے رب! مجھے کوئی ایسی شے سکھایئے جس سے تجھے یاد کروں اور تجھے پکارا کروں فرمایا اے موسیٰ لآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہ پڑھا کرو۔ تو حضرت موسیٰ نے عرض کیا یارب یہ تو سارے بندے ہی پڑھتے ہیں میں تو کوئی خاص شے مانگتا ہوں تو اللہ نے فرمایا اے موسیٰ اگر سات آسمان اور میرے سوا ان کی ساری آبادی اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسرے پلڑے میں لآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہ رکھا جائے تو لآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہ سب پر بھاری ہو جائے۔

۵۔ اللہ کی رحمت کی انتہا:

حدیث قدسی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو آدمی ایک نیکی کرے اس کے لیے دس نیکیوں کا اجر ہے اور میں زیادہ بھی دوں گا۔ اور جو آدمی برائی کرے تو اس کی سزا ایک برائی کے برابر ہی دوں گا۔ اور اگر چاہوں تو بخش بھی دوں گا۔ جو آدمی میرے قریب ایک بالشت ہوگا۔ میں اس کے نزدیک ایک ہاتھ ہوں گا جو میرے نزدیک ایک ہاتھ ہوگا۔ میں اس کے نزدیک ایک باع ہوں گا جو مجھے اس حال میں ملے کہ اس کے گناہ زمین بھر ہوں لیکن اس نے شرک نہ کیا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ اسے ملوں گا۔

باب نمبر ۱۵

مسنون دعائیں

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانیوں اور تکلیفوں کے وقت فرماتے لآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ لآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔ کبھی یَا حَیُّ یَا

Marfat.com

يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ فرماتے۔ (ابن عباس رض)

۲- غصہ کے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھا جائے۔

۳- جب مرغا بولے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ پڑھا جائے کیونکہ وہ فرشتہ رحمت دیکھ کر اذان دیتا ہے اور جب گدھے کا آواز سنے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر ہینگتا ہے (ابوہریرہ رض)

۴- جو آدمی کسی منزل پر اترے تو کہے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ تو جب تک اس منزل سے کوچ نہ کرے اسے کوئی چیز ضرر نہ دے گی۔

جو آدمی یہ کلمات صبح کو پڑھ لے تو شام تک کوئی شے اسے گزند نہ پہنچائے گی۔ اگر رات کو کہہ دے تو رات کو کوئی موذی شے اسے ایذا نہ دے گی۔ یہاں تک کہ زہریلے بچھو اور سانپ وغیرہ نہ کاٹیں گے۔ (حضرت خولہ بنت حکیم رض)

فائدہ: میں نے اس کلمہ کی کرامت کا بارہا مظاہرہ دیکھا بعض اوقات رات کو سفر کیے تو سفر سے پہلے یہ کلمات کہہ لیے تو سفر کے دوران کانٹا بھی نہ چبھا۔ ایک دفعہ رات کے سفر کے دوران جنات نے ہمیں پتھر مارنے شروع کر دیئے تو میں نے یہ کلمات پڑھے تو فوراً بند ہو گئے۔ ان ہی کلمات کی برکت ہے کہ آج تک مجھے کوئی موذی شے نہ کاٹ سکی۔

۵- نئے چاند کے دیکھنے پر یوں فرماتے اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔ (طلحہ بن عبداللہ رض)

۶- جو کسی بیماری میں مبتلا آدمی کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ تو وہ آدمی بلا میں گرفتار نہ ہو گا۔

۷- جو بازار میں جا کر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ

Marfat.com

عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر۔ تو اللہ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے، دس لاکھ گناہ مٹاتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (عمرؓ)

۸۔ جب آدمی گھر سے نکلے تو کہے بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ تو اسے کہا جاتا ہے کہ تجھے ہدایت دی گئی۔ کفایت دی گئی اور محفوظ کر دیا گیا۔ شیطان اس سے دور بھاگتا ہے اور دوسرا شیطان اسے کہتا ہے کہ تجھے اس آدمی سے کیا تعلق ہے جو ہدایت دیا گیا۔ کفایت دیا گیا اور محفوظ کر دیا گیا۔ (انسؓ)

۹۔ جب آدمی گھر میں داخل ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُکَ خَیۡرَ الۡمَوۡلِجِ وَخَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَجۡنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

(مالک بن اشعریؓ)

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تجھ سے داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اللہ کے نام سے ہم گھر میں داخل ہوئے اور ہم اپنے رب اللہ پر توکل رکھتے ہیں۔

۱۰۔ جب آدمی اپنی دلہن کو دیکھے یا خادم خریدے تو کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُکَ خَیۡرَھَا وَخَیۡرَ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡہِ وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡہِ۔

جب اونٹ خریدے تو اس کا کان پکڑ کر یہ کہے۔ (عمرو بن شعیبؓ)

۱۱۔ حضرت ابو سعیدؓ خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ دعا نہ سکھا دوں کہ جب تم اسے پڑھو تو اللہ تمہارے غم مٹا دے اور تمہارا قرض اتار دے فرمایا صبح وشام پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡھَمِّ وَالۡحُزۡنِ وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡعَجۡزِ وَالۡکَسَلِ وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡبُخۡلِ وَالۡجُبۡنِ وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ غَلَبَۃِ الدَّیۡنِ

Marfat.com

وَقَہْرِ الرِّجَالِ۔

یہ دعا بہت مجرب ہے اللہ تعالیٰ قرضے اور غم مٹا دیتا ہے اس کی برکت سے۔

۱۲۔ جب آندھی چلتی تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ آندھیوں پر لعنت کرنے سے منع فرماتے۔ کہتے وہ اللہ کے اذن سے ہیں۔

۱۳۔ بارش برستے وقت یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا (اے اللہ نفع بخش بارش ہو)

۱۴۔ جب کسی قوم سے خطرہ محسوس ہوتا تو یہ دعا فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

۱۵۔ نظر بد سے بچاؤ کے لیے بچوں کے لیے یہ دعا فرماتے۔

اُعِیْذُکُمْ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَھَامَّۃٍ وَکُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ۔

۱۶۔ اچھی خبر سن کر فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ۔

۱۷۔ جب بری خبر سنتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔

۱۸۔ صبح و شام کو حضور یہ دعا فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ۔

اے اللہ ہم نے تیری بدولت صبح کی اور تیری ہی بدولت شام۔ اور تیرے سہارے ہی جیتے ہیں اور تیری تقدیر سے ہی مرتے ہیں اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے (مرنے کے بعد قیامت کے دن)

Marfat.com

۱۹۔ نماز کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ ذیل دعائیں منقول ہیں۔

(i) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

(ii) کبھی اپنا دایاں ہاتھ مبارک سر پر رکھ کر یہ دعا پڑھتے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ط اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیَ الْھَمَّ وَالْحُزْنَ۔

(iii) یہ دعا بھی پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رض کو یہ دعا سکھائی اور فرمایا اسے ہر نماز کے بعد پڑھنا اور کبھی نہ چھوڑنا۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رض کو یہ دعا سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

۲۲۔ اپنی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رض کو یہ کلمات سکھائے۔

۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار اللہ اکبر اور ایک بار چوتھا کلمہ۔ یہ تعداد ۳۳ سبحان اللہ، الحمد للہ ۳۳۔ اللہ اکبر ۳۴ بھی منقول ہے۔ اگر آدمی کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو بخش دیئے جائیں گے۔

۲۳۔ جو شخص صبح و شام یہ دعا سات مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں اسے کافی ہو گا۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

Marfat.com

۲۴- ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ دنیا مجھ سے پھر گئی اور میں خالی ہاتھ رہ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طلوع فجر سے نماز صبح تک سو بار یہ دعا پڑھا کرو تو دنیا تیرے پاس ذلیل ہو کر آئے گی۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ۔

باب نمبر ۱۶

متفرقات

معمولات وفرامین

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے کوئی چیز لیتے تو دائیں ہاتھ سے لیتے اور دیتے تو بھی دائیں ہاتھ سے۔

۲- جب خط لکھواتے تو سب سے پہلے بسم اللہ لکھواتے پھر یوں عبارت شروع کرواتے۔ من محمد الیٰ . . . . خط پر مہر لگواتے۔

۳- اچھے نام رکھنے کی تلقین فرماتے برے نام بدل دیتے۔ حُزن کی بجائے سہل عاصیہ کی بجائے جمیلہ نام تجویز فرماتے۔

۴- آدمی کے نام میں خوشی، برکت اور کامیابی کا مفہوم ہوتا تو اس سے اچھی فال لیتے۔

۵- جن لوگوں کے ناموں میں لڑائی جھگڑے یا نقصان کا معنی شامل ہوتا اسے کوئی کام نہ سونپتے۔

۶- شور۔ ہنگامہ اور ہڑبونگ اچھی نہ لگتی۔ سکون۔ وقار۔ نظم اور تربیت کی تعلیم دیتے۔

۷- مہمان کے احترام کا حکم فرماتے لیکن مہمان کو تین دن سے زیادہ کہیں قیام کرنے کو منع فرماتے۔

۸- اپنے مہمان کے ساتھ دروازے تک جاتے اور اس کا حکم دیتے۔

۹- نجومیوں کے پاس جانے سے منع فرماتے۔ جو ان کے پاس جا کر کچھ پوچھے تو اس کی ۴۰ رات کی نمازیں قبول نہ ہوں گی۔

Marfat.com

نوٹ: بعض اوقات نجومیوں کی بات درست ہو جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے احکام الٰہی کا عنان بادل میں اتر کر تذکرہ کرتے ہیں۔ تو شیطان کوئی بات اچک لیتا ہے پھر وہ نجومی کو بتاتا ہے ساتھ اپنے پاس سے سو جھوٹ ملا کر۔ مزید فرمایا علم نجوم جادو کا حصہ ہے۔ جو نجومی کے پاس جائے اور اس کی بتائی ہوئی بات کی تصدیق کرے یا اپنی بیوی کے پاس حالت حیض میں جائے یا پیچھے سے صحبت کرے تو وہ شریعت محمدیہ ﷺ سے بری ہو گیا یعنی اس کا شریعت میں کوئی مقام نہیں سخت گنہگار ہے۔

۱۰۔ اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (تصویر سے مراد فوٹو۔ مجسمہ اور قلمی تصویر سب داخل ہیں) مزید فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب مصوروں (فوٹو گرافروں) کو ہو گا۔ ہر تصویر ساز آگ میں ہو گا اور ہر تصویر کے عوض ایک ذات بنائی جائے گی جو اسے دوزخ میں عذاب دے گی۔

۱۱۔ جو آدمی نردشیر (ہار جیت والا جوا) کا کھیل کھیلے گویا اس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں رنگ لیے۔ نیز شطرنج کھیلنے سے ممانعت فرمائی۔

۱۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، جوئے، طبلے، باجے اور حبشی شراب سکرکہ سے منع فرمایا۔

۱۳۔ ایک شخص کو کبوتری کے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھ کر فرمایا "شیطان شیطان کے پیچھے دوڑ رہا ہے"۔

۱۴۔ حرام چیزوں سے دوا کرنے کی ممانعت فرمائی (ابو داؤد) فرمایا اللہ تعالیٰ نے حرام میں شفا نہیں رکھی۔ شراب دوا نہیں بلکہ نری بیماری ہے۔ نیز فرمایا کہ شہد شراب کا نعم البدل ہے یعنی جہاں شراب سے علاج کرنا پڑے وہاں شہد استعمال کرو۔

۱۵۔ عبد اللہ اور عبدالرحمٰن نام بہت پسند فرماتے۔ یسار۔ نافع۔ مالک الاملاک۔ رباح نجیح اور افلح نام رکھنے سے منع فرمایا۔ عاص۔ عاصیہ۔ عزیز۔ عتبہ۔ شیطان۔ حکم۔ غراب

Marfat.com

حباب اور شہاب وغیرہ نام بدلے ۔ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم قیامت کے دن اپنے ناموں اور اپنے والد کے ناموں سے پکارے جاؤ گے پس اپنے نام اچھے رکھو ۔ یہ بھی تجویز فرمایا کہ انبیاء کے نام رکھو ۔ حارث ۔ ہمام بت کے نام اور حرب وغیرہ بہت برے نام ہیں ۔

۱۶۔ زیارت قبور: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا پس اب زیارت کیا کرو کیونکہ یہ دنیا میں زہد اور آخرت کی یاد کرواتی ہے (ابن مسعودؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر آخر شب کو جنت البقیع میں تشریف لے جاتے اور جا کر یہ کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ ۔

۱۷۔ میت پر رونا: میت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم آنسوؤں سے روتے ۔ حضرت عثمان بن مظعونؓ پر آپ پُرنم تھے اور عثمان کو بوسہ بھی دیا ۔ اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کے وصال پر بھی آنسو بہائے ۔ یہ ارشاد فرمایا کہ جو آدمی رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور جہالت کی باتیں منہ سے نکالے وہ ہم میں سے نہیں ہے (عبداللہ بن مسعودؓ)

ایک اور ارشاد مقدس ہے کہ اگر نوحہ کرنے والی عورت موت سے قبل توبہ نہ کرے تو قیامت میں اس طرح کھڑی ہوگی کہ اس پر رال کا لباس اور جرب کی قمیض ہوگی ۔ یہ لباس بہت خارش پیدا کرتا ہے اور بہت جلدی آگ پکڑتا ہے ۔

۱۸۔ جب بجلی کڑکتی تو فرماتے سُبْحٰنَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کڑک کے وقت کوئی آدمی یہ دعا پڑھ لے اور اگر وہ ہلاک ہو جائے تو اس کا خون بہا میرے ذمہ ہے (یعنی وہ ہلاک نہیں ہو سکتا)

۱۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کی سو تعداد بہت پسند فرماتے ۔ جب آپ کے

Marfat.com

پاس باریاں سو سے تجاوز کر نہیں تو ایک کو ذبح کر ڈالتے۔

۱۹۔ مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنے پر بہت ناراض ہوتے اور فرماتے لَا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ ضَالَّتَکَ (اللہ تعالیٰ تجھے تیری گم شدہ چیز نہ لوٹائے)

۲۰۔ غم کے وقت، دوران صدمہ آپ اپنا دست مبارک سر اور داڑھی مبارک پر باربار پھیرتے۔ ریش مبارک میں انگلیوں سے خلال کرتے اور فرماتے حَسْبِیَ اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْل (مجھے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔)

۲۱۔ خوشی کے وقت نظر نیچے کر لیتے۔

۲۲۔ صدقہ وغیرہ کی رقوم فوراً مستحقین میں تقسیم فرما دیتے۔

۲۳۔ گرمی کے موسم میں جب بارش ہوتی تو اپنا کرتا مبارک اتار دیتے اور بدن مبارک کو اس مبارک پانی سے تر کرتے اور فرماتے اِنَّھَا حَدِیْثَۃٌ مِّنْ رَبِّیْ۔ یہ میرے رب کی طرف سے نئی نئی (نعمت) آئی ہے۔

۲۴۔ لین دین دائیں ہاتھ سے کرتے۔ بائیں ہاتھ سے صرف ناک صاف فرماتے، استنجی کرتے اور جوتی وغیرہ اٹھاتے۔

۲۵۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم غریب مسکین صحابہ سے بہت محبت فرماتے ان کی دل جوئی فرماتے۔ ان کے پاس بیٹھتے۔ انہیں جنت میں پہلے جانے کی بشارت دیتے اور خود دعا کرتے۔

اے اللہ۔ مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکین اٹھا اور مسکینوں کے ساتھ میرا حشر فرما۔

اے اللہ مجھے مسکینوں کی محبت عطا فرما۔

۲۶۔ کسی کے دروازے کے سامنے کھڑا ہونے سے منع فرماتے۔ اجازت لینے کی صورت میں بھی علیحدہ کھڑا ہونے کی تلقین فرماتے۔ اور خود بھی ایسا ہی کرتے۔

۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ پر اتنے شفیق تھے کہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر

Marfat.com

کوئی مقروض مسلمان فوت ہو جائے تو مجھے اطلاع دو اس کا میں قرضہ ادا کر دوں گا۔ اور اگر کوئی مسلمان مال چھوڑ کر مر جائے تو اس کا ترکہ اس کے ورثا میں تقسیم کیا جائے۔

۲۸۔ سادگی کو بہت پسند فرماتے۔ گھر بلو ضروریات کے علاوہ گھر میں کچھ نہ رکھتے۔ پیوند لگے ہوئے کپڑے استعمال فرما لیتے۔ گھر میں آکر کھانا نہ مانگتے۔ اگر کسی نے لا کر رکھ دیا تو کھا لیا ورنہ قناعت کر لی۔

۲۹۔ بے زبان جانوروں پر بہت ترس کھاتے۔ ایک دفعہ آپ نے ایک کمزور اونٹ دیکھ کر فرمایا ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ان پر اچھی حالت میں سواری کرو اور انہیں اچھی حالت میں چھوڑ دو یعنی انہیں مناسب خوراک دو اور انہیں زیادہ بھی نہ تھکاؤ۔

۳۰۔ وعدے کی پابندی کی بہت تاکید فرماتے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ وعدہ خلافی منافق کی علامت ہے۔ انتہائی مشکل حالات میں بھی وعدہ پورا کرنے کی تلقین فرماتے۔ جنگ بدر کے دن جب مسلمانوں کی تعداد انتہائی کم تھی اس دن دو صحابیوں کو لڑنے سے صرف اس لیے منع فرما دیا کہ انہوں نے کفار سے اس شرط پر رہائی پائی تھی کہ وہ جنگ میں حصہ نہ لیں گے۔

۳۱۔ آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ ۹۰۰۰۰ درہم مسجد میں پڑے پڑے خیرات کر دیئے۔ جب کچھ نہ رہا تو ایک آدمی آیا تو آپ نے اسے فرمایا کہ میرے نام پر قرض لے لے جب میرے پاس ہو گا تو ادا کر دوں گا۔ سبحان اللہ۔

۳۲۔ جانداروں کو زندہ جلانے سے منع فرماتے۔ آپ کہتے کہ مخلوق کو آگ کا عذاب صرف خالق ہی دے سکتا ہے۔

(نوٹ) ہمیں چیونٹیوں اور چوہوں اور شہد کی مکھیوں وغیرہ کو جلانے سے باز آنا چاہیے۔

۳۳۔ آپ ارشاد فرماتے کہ پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو گے تو ان کے نتائج بھگتنے پڑیں گے۔ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان میں مبتلا ہو۔ وہ پانچ بدخصائل

Marfat.com

مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) فحش و بے حیائی۔ جب کسی قوم میں بے حیائی پھیلتی ہے تو اس کی وجہ سے قوم پر لعنت و پھٹکار پڑ جاتی ہے۔ ان میں طاعون اور ایسے امراض پھیلتے ہیں کہ ان کے بڑوں نے کبھی نہ دیکھے نہ سنے۔

(۲) ناپ تول میں کمی کرنا۔ جب کوئی ناپ تول میں کمی کرتا ہے تو قحط اور گرانی کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ ان پر لوگوں کے مطالبے اور قرضے بڑھ جائیں گے۔ ان کے حکام ان پر ظلم کریں گے۔

(۳) خدا اور اس کے رسول کا عہد توڑنا۔ اور جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اس پر دشمن مسلط ہو جاتے ہیں جو ان کے اموال ناجائز طریق پر چھین لیتے ہیں۔

(۴) قرآنی احکام نافذ نہ کرنا۔ جب مسلمان احکام قرآن نافذ نہیں کریں گے تو آپس میں اختلاف اور جنگ چھڑ جائے گی۔

(۵) زکوٰۃ میں کوتاہی کرنا۔ جب کوئی قوم زکوٰۃ زکوٰۃ دینے میں کوتاہی کرتی ہے تو بارش وقت پر نہیں ہوتی۔ اگر بہائم اور جانور نہ ہوتے تو ایسے لوگوں پر کبھی بارش نہ ہوتی۔

۳۴۔ اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

تو اگر ان کے نصیب میں اس صحبت میں بچہ ہو تو اسے شیطان کبھی نقصان نہ دے سکے گا۔

۳۵۔ جو آدمی بادشاہت و گورنری وغیرہ کی خواہش کرتا تو آپ اسے حاکم نہ بناتے۔ فرمایا کرتے خدا کی قسم! ہم امور دین و شریعت کا والی اس شخص کو مقرر نہیں کیا کرتے جو ہم سے ولایت کا طالب ہو اور نہ اس شخص کو جو اس کی حرص رکھتا ہو۔

۳۶۔ جہاد کے بارے میں جب کسی آدمی کو منصب سالاری سے نوازتے تو اسے پرہیزگاری کی تلقین فرماتے اور اپنے ساتھیوں سے نیکی کرنے کی ہدایت فرماتے۔

۳۷۔ جب کوئی مقام فتح ہو جاتا تو وہاں تین دن تک قیام فرماتے۔ فتح کی خوشخبری سن

Marfat.com

کر سجدہ شکر بجا لاتے۔ میدان جنگ میں خوب شجاعت کا مظاہرہ فرماتے۔

۳۸ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام مرض الموت میں اعلان کیا کہ اگر میرے ذمہ کسی کا قرض ہو یا میں نے کسی کی جان و مال یا آبرو کو صدمہ پہنچایا ہو تو وہ مجھ سے بدلہ لے لے۔ مجمع میں سناٹا چھا گیا۔ ایک شخص نے چند درہم کا مطالبہ کیا جو پورا فرما دیا گیا۔

۳۹ - بعض اوقات چیز خرید کر بطور ہدیہ اسی آدمی کو عطا فرما دیتے۔ یہ محبت بڑھانے کے لیے ہوتا۔ ایسا واقعہ حضرت عمرؓ اور حضرت جابرؓ سے پیش آیا۔

۴۰ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو غسالے کو صحابہ اپنے جسم پر مل لیتے۔ جسے یہ پانی نہ ملتا وہ دوسرے کے جسم سے تراوت حاصل کرتا۔ یہ تھی صحابہ کی انتہائی عقیدت جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔

۴۱ - رہبانیت (گوشہ نشینی) سے منع فرماتے۔ ایک دفعہ جب ایک صحابی نے رہبانیت کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا "میں یہودیت اور نصرانیت لے کر دنیا میں نہیں آیا بلکہ آسان اور سہل ابراہیمی مذہب لے کر آیا ہوں۔"

۴۲ - قوم کے معززین کا احترام فرماتے۔ انہیں اسلام لانے کے بعد اپنی طرف سے قوم پر متولی اور سردار مقرر کرتے۔

۴۳ - دوستوں کی خبر گیری فرماتے اور ان کی اصلاح سے غافل نہ ہوتے۔ اچھی باتوں کی تحسین فرماتے اور بری باتوں کو زائل کر دیتے۔

۴۴ - جب کسی کو پکارنا چاہتے اور اس کا نام آپ کو معلوم نہ ہوتا تو اسے "یا ابن عبداللہ" (اے اللہ کے بندے کے بیٹے) کہہ کر پکارتے۔

۴۵ - عورتوں سے بیعت دو طریقوں سے لی۔ چادر مبارک کا ایک سرا عورت کو پکڑاتے اور دوسرا خود پکڑتے۔ ہاتھ بالکل نہ ملاتے یا پانی کے برتن میں پہلے اپنا ہاتھ مبارک ڈبوتے اور پھر عورت ڈبوتی۔

Marfat.com

۴۶ - مقروض کا جنازہ نہ پڑھاتے بلکہ صحابہ کو پڑھانے کا حکم فرما دیتے۔

۴۷ - غلاموں، مظلوموں اور بھوکوں پر بہت ترس کھاتے۔ ایک دفعہ ایک آقا کو اپنے غلام کو مارتے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تجھ پر زیادہ قدرت ہے جتنی تجھے اس غلام پر حاصل ہے۔

اسی طرح ایک غریب صحابی عباد بن شرجیل نے کسی کے باغ سے کھجوریں توڑیں۔ تو مالک باغ نے ان کے کپڑے اتروا لیے اور مارا بھی۔ اور معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا تو آپ نے سن کر فرمایا یہ جاہل تھا اسے تعلیم دینی تھی۔ یہ بھوکا تھا اس کو کھانا کھلانا تھا۔ پھر اس کے کپڑے دلوائے اور اپنے پاس سے ۶۰ صاع غلہ عنایت فرما دیا۔

۴۸ - آپ بڑے مہمان نواز تھے۔ مہمانوں کی تکریم کرتے۔ اور بنفس نفیس ان کی خدمت کرتے۔

Marfat.com

باب نمبر ۱۷

سیرت ایک نظر میں

۱- پیدائش : موسم بہار ۲۲ اپریل ۵۷۱ء - یکم جیٹھ ۶۲۸ سمت بکرمی ۔ بارہ ربیع الاول بوقت صبح صادق بروز سوموار ۔ بعض محققین کے نزدیک آپ ۹ ربیع الاول کو تولد ہوئے۔

۲- رضاعت : پیدائش کے بعد دو تین دن تک ثوبیہ (کنیز ابولہب) کا دودھ پیا پھر باقاعدہ دورِ رضاعت حضرت حلیمہ سعدیہ رض کے گھر تقریباً ۴ سال۔

۳- والدہ کا انتقال بہ عمر ۶ سال۔

۴- دادا جان کا انتقال بہ عمر ۸ سال۔

۵- پہلا سفر شام (حضرت ابوطالب کے ہمراہ) ۱۲ سال۔ بحیرہ راہب کا مشہور واقعہ اسی سفر میں پیش آیا۔

۶- جنگ فجار۔ بعمر ۱۵ سال۔

۷- حلف الفضول۔ بعمر ۱۶ سال۔

۸- شام کا سفر تجارت بعمر ۲۳ سال ۲۴ سال۔

۹- حضرت خدیجہ رض سے نکاح بعمر ۲۵ سال - ۲ ماہ - ۱۰ دن۔

۱۰- غیبی اسرار کھلنے لگا ۷ سال قبل از اعلان نبوت بعمر ۳۳ سال۔

۱۱- حجر اسود کو نصب کرنے کا واقعہ بعمر ۳۵ سال۔

۱۲- بعثت بعمر ۴۰ سال ۱۱ دن - ۹ ربیع الاول ۴۱ سنہ سال میلاد۔ ۱۲ فروری ۶۱۰ء بروز سوموار۔

۱۳- آغاز نزول قرآن - ۱۸ رمضان ۱ سنہ سال بعثت بروز جمعہ رات کے بعد۔ ۱۷ اگست ۶۱۰ء

Marfat.com

۱۴- اعلانِ نبوت ۳ھ بعثت

۱۵- ہجرت حبشہ، رجب ۴۵ھ سال میلاد ۵ھ بعثت

۱۶- حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کا قبولِ اسلام ۶ھ بعثت

۱۷- شعب ابی طالب میں نظربندی - یکم محرم ۴۷ھ میلاد

۱۸- نظربندی کا خاتمہ - ۹ھ بعثت کے آخر میں -

۱۹- عام الحزن ۱۰ھ نبوی -

۲۰- سفر طائف - جمادی الثانی ۵۰ھ میلاد

۲۱- معراج - ۲۷ رجب ۵۰ھ میلاد سوموار شب

۲۲- فرضیت نماز رجب ۵۰ھ میلاد سوموار شب

۲۳- مدینہ میں اسلام کا آغاز - ذی الحجہ ۵۰ھ میلاد

۲۴- وفد مدینہ (۶ افراد) کا قبول اسلام - ذی الحجہ ۵۱ھ میلاد

۲۵- بیعت عقبہ اولیٰ (۱۲) افراد کا قبول اسلام) ذی الحجہ ۵۲ھ میلاد

۲۶- بیعت عقبہ ثانی (۷۵ افراد کا قبول اسلام) ذی الحجہ ۵۳ھ میلاد ۱۳ھ بعثت

۲۷- ہجرت - مکہ سے غار ثور - ۲۷ صفر شب ۵۳ھ میلاد ۱۳ھ بعثت

غار ثور سے روانگی - یکم ربیع الاوّل بروز سوموار - ۱۶ ستمبر ۶۲۱ء

قبا میں تشریف آوری بروز سوموار ۸ ربیع الاوّل ۵۳ھ میلاد - ۲۳ ستمبر ۶۲۱ء

قبا سے مدینہ منورہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱ھ بروز جمعہ

۲۸- مسجد نبوی کی بنیاد - ربیع الاوّل ۱ھ

۲۹- مہاجرین وانصار میں مواخات ۱ھ

۳۰- یہود سے معاہدہ وسط ۱ھ

۳۱- فوجی دفاعی دستے روانہ کیے جانے لگے - ساتویں ماہ کے شروع میں ۱ھ

Marfat.com

۳۲- حضرت عائشہ رض کی رخصتی۔ شوال ۱ھ

۳۳- جہاد کی فرضیت - ۱۲ صفر ۲ھ

۳۴- واقعہ نخلہ۔ رجب ۲ھ

اس میں عمرو بن حضرمی مارا گیا۔ دو قیدی اونٹوں اور اسباب سمیت مدینہ منورہ لائے گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا۔ غزوہ بدر کا ایک محرک یہ بھی تھا۔

۳۵- اذان کا آغاز۔ ۲ھ

۳۶- فرضیت زکوٰۃ ۲ھ

۳۷- تحویل قبلہ ۱۵ شعبان ۲ھ

۳۸- فرضیت روزہ رمضان۔ یکم رمضان ۲ھ

۳۹- معرکہ بدر۔ ۱۷ رمضان ۲ھ

۴۰- حضرت علی رض اور فاطمہ رض کا نکاح ۲ھ۔ جنگ بدر کے بعد

۴۱- حضرت حفصہ بنت عمر رض سے نکاح ۳ھ

۴۲- حضرت عثمان رض اور حضرت ام کلثوم کا نکاح ۳ھ

۴۳- غزوہ اُحد ۶ شوال بروز اتوار ۳ھ

۴۴- غزوہ بنو نضیر۔ ربیع الاوّل ۴ھ

۴۵- غزوہ بدر ثانی۔ ذی قعدہ ۴ھ لیکن جنگ نہیں ہوئی

۴۶- غزوہ بنو مصطلق ۳ شعبان ۵ھ

۴۷- حضرت جویریہ رض سے شادی شعبان ۵ھ

۴۸- واقعہ افک (حضرت عائشہ رض پر بہتان) ۵ھ

۴۹- غزوہ احزاب شوال ۵ھ

۵۰- بنو قریظہ کی سرکوبی۔ ذوالحج ۵ھ

Marfat.com

۵۱۔ حضرت زینب بنت جحش سے نکاح ۵ھ

۵۲۔ معاہدہ حدیبیہ۔ ذی قعدہ ۶ھ

۵۳۔ غزوہ خیبر۔ محرم ۷ھ

۵۴۔ حضرت صفیہ رضؓ سے نکاح۔ محرم ۷ھ

۵۵۔ حضرت میمونہ رضؓ سے نکاح۔ محرم ۷ھ

۵۶۔ غزوہ موتہ۔ جمادی الاوّل ۸ھ

۵۷۔ فتح مکہ۔ مدینہ سے روانگی۔ ۱۰ رمضان ۸ھ بروز بدھ

فتح۔ ۲۰ رمضان ۸ھ

۵۸۔ قیام مکہ۔ ۹ شوال تک

۵۹۔ غزوہ حنین ۱۰۔۸ روز بعد ماہ شوال ۸ھ

۶۰۔ محاصرہ طائف۔ ذی قعدہ۔ ۲۰۔ ۱۸ روز بعد

۶۱۔ حضرت زینب بنت حضورؐ کا انتقال ۸ھ

۶۲۔ حضرت ابراہیم رضؓ کا انتقال ۸ھ

۶۳۔ غزوہ تبوک رجب ۹ھ

۶۴۔ مسجد ضرار جلانے کا واقعہ۔ تبوک سے واپسی کے بعد

۶۵۔ فرضیت حج ۹ ذوالحجہ ۹ھ

۶۶۔ حجۃ الوداع: مدینہ سے روانگی، ۲۶ ذی قعدہ ۱۰ھ

مسجد حرام میں داخلہ۔ ۵ ذوالحجہ

مکہ سے باہر۔ ۸ ذوالحجہ

منیٰ سے عرفہ کو روانگی۔ ۹ ذوالحجہ بروز جمعہ

خطبہ حج۔ ۹ ذوالحجہ بروز جمعۃ المبارک دوپہر

Marfat.com

خطبہ منیٰ ۔ ۱۰ ذوالحجہ بوقت چاشت بروز ہفتہ

۶۷۔ مرض وفات کا آغاز ۔ اواخر صفر ۱۱ھ

۶۸۔ وصال مبارک ۔ یکم ربیع الاوّل ۱۱ھ سوموار بوقت چاشت

۶۹۔ تدفین مبارک ۔ ۲ ربیع الاوّل منگل اور ۳ ربیع الاوّل بدھ کی درمیانی شب (حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے حجرہ مبارک میں)

خاندانی معلومات

۱۔

سلسلہ پدری	سلسلہ مادری
والد ماجد عبداللہ	آمنہ ۔ والدہ ماجدہ
داداجان عبدالمطلب	وھب ۔ ناناجان
پردادا جان ہاشم	عبدمناف ۔ پرناناجان
عبدمناف	زہرہ
قصی	

کلاب

۲۔ چچے : آپ کے نو چچا تھے (۱) حضرت حمزہ رضؓ (۲) حضرت عباس رضؓ (۳) ابوطالب (۴) ابولہب (۵) زبیر (۶) مقوم (۷) ضرار (۸) مغیرہ (۹) حارث

۳۔ پھوپھیاں : آپ کی چھ پھوپھیاں تھیں (۱) حضرت صفیہ رضؓ بنت عبدالمطلب رضؓ (۲) اُمِ حکیم رضؓ (۳) اروی (۴) عاتکہ (۵) برہ (۶) امیمہ

۴۔ بیٹے : آپ کے تین بیٹے تھے (۱) حضرت قاسم رضؓ حضرت خدیجہ رضؓ کے بطن اطہر سے پیدا ہوئے ۔ پاؤں پر چلنا سیکھ گئے تھے تب وصال فرمایا ۔

Marfat.com

۲۔ حضرت عبداللہ رضؓ : یہ بیٹے بعثت کے بعد پیدا ہوئے۔ ان کا لقب طاہر و طیب تھا۔ ان کی وفات پر کفار نے آپ کو طعنہ دیا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بے نام ہو جائیں گے کیونکہ ان کے ہاں نرینہ اولاد نہیں رہی اس پر سورۃ کوثر نازل ہوئی۔

۳۔ حضرت ابراہیم رضؓ : یہ حضرت ماریہ قبطیہ رضؓ کے بطن مبارک سے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی وفات ایام شیر خوارگی میں ہوئی۔ ان کی وفات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نمناک دیکھا گیا اور اس دن سورج کو گرہن بھی لگا۔

۵۔ بیٹیاں : آپ کی چار صاحبزادیاں تھیں۔

۱۔ حضرت زینب رضؓ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ ابوالعاص بن ربیع کے نکاح میں آئیں ان کو اسلام کی خاطر بہت ستایا گیا۔ ان کی ایک صاحبزادی حضرت امامہ رضؓ تھیں۔

۲۔ حضرت رقیہ رضؓ۔ یہ بھی مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ حضرت عثمان رضؓ کے نکاح میں رہیں۔

۳۔ حضرت ام کلثوم رضؓ۔ یہ بھی مکی دور میں پیدا ہوئیں اور حضرت رقیہ رضؓ کے وصال کے بعد حضرت عثمان رضؓ کے نکاح میں آئیں۔ اسی لیے حضرت عثمان رضؓ کو ذی النورین کہتے ہیں۔

۴۔ حضرت فاطمہ رضؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور محبوبہ بیٹی ہیں یہ حضرت علی رضؓ کے نکاح میں رہیں۔ ۲۸ سال عمر پائی۔

۶۔ بیویاں (ازواج مطہرات)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ خوش قسمت خواتین کو شرف زوجیت بخشا اور ایک لونڈی کو صحبت سے نوازا۔ ان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ام المومنین حضرت خدیجہ رضؓ (۲) ام المومنین حضرت جویریہ رضؓ (۳) ام المومنین حضرت میمونہ رضؓ
(۴) ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضؓ (۵) ام المومنین حضرت صفیہ رضؓ (۶) ام المومنین حضرت سودہ رضؓ
(۷) ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ (۸) ام المومنین حضرت حفصہ رضؓ (۹) ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضؓ
(۱۰) حضرت زینب بنت جحش رضؓ (۱۱) حضرت زینب بنت خزیمہ رضؓ (۱۲) حضرت ماریہ قبطیہ رضؓ (کنیز)

Marfat.com

اقوالِ زرّیں

شاہد حمید

بک کارنر پبلشرز
جہلم

Marfat.com

معمولاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

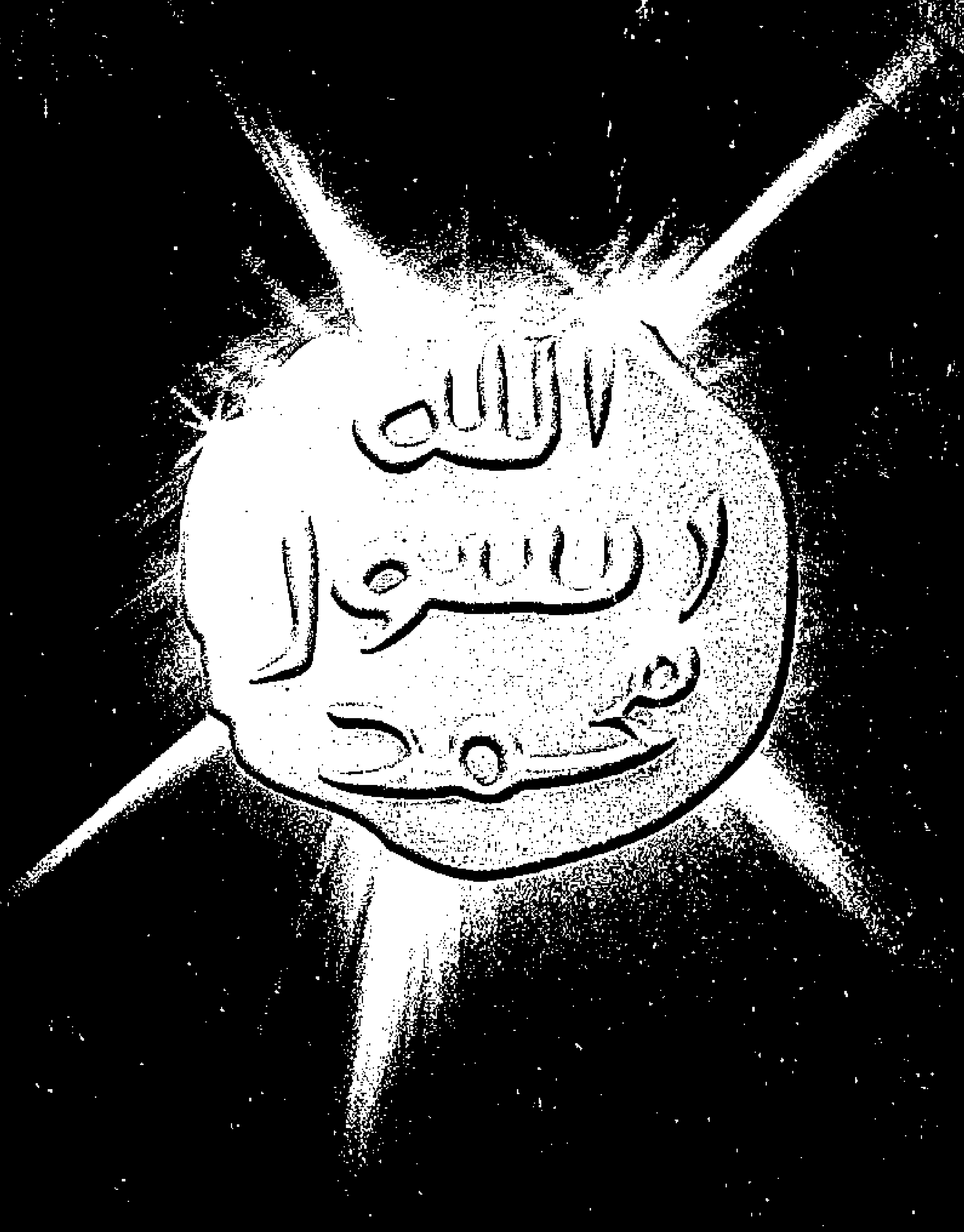

پروفیسر محمد اکرم مدنی

Marfat.com